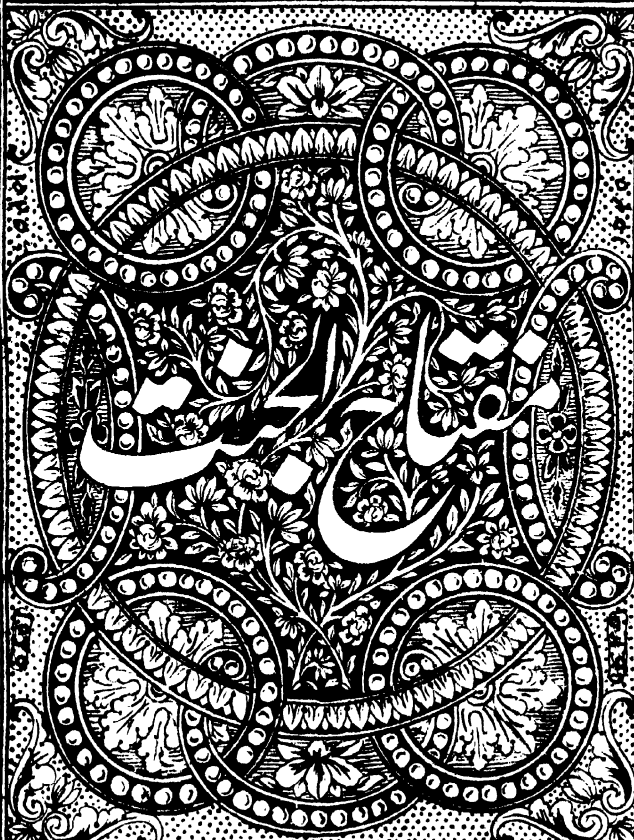
ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

مفتاح الجنت



مطبع مصطفائی مصطفی طبع نمود
در زمن منشی محمد مصطفی خان ۱۲۶۲

فہرست مفتاح الجنت کے

یہ کتاب محمد مصطفی خان کی مطبع مین چھپی



سب تعریف اللہ کی واسطی ہی اور وہی ہی حمد اور ثنا کی لائق جو تمام عالم کا پالنی والا ہے
اور وہ بڑا مہربان ہی اور نہایت مہربانی کرنی والا اور اپنی مسلمان بندونکو جو اوسکی عذاب سے
ڈرتی ہین اور اوسکی حکم کی موافق کام کرتی اور اوسکی فرمائی کو برحق جانتی بہشت مین لیجانی والا اور
اونکو وہان ایسی نعمتین بخشیگا کہ جسکا بیان کرنا نہایت مشکل ہی غرض یہہ کہ وہ نہایت خوش
رہینگی اللہ سی اور اللہ اونسی راضی رہیگا اور وہ جو جو وہان چاہینگی اونکو وہان سب کچھہ ملیگا مگر اوسمین سی
تہوڑا سا مسلمانونکی خوشی کی واسطی ہم بیان کرتی ہین اور وہ یہہ ہی کہ مسلمانونکی واسطی بہشت مین
خاصی باغ ہین اور خاصی نہرین جسکی پانی مین بہانت بہانت کی خوشبو آتی ہی اونکی باغونکی درختونکی
تلی سی اور اونکی محلون کی نیچی سی بہی جاتین ہین اور میوی اون باغون کی نہایت لذیذ ہین
رنگ برنگ کی مزی اور خوشبو رکہتی اور اونکی آرام کیواسطی وہان خاصی تخت موجود
ہین جسمین جواہر جڑی ہین اور اونکی لباس وہان ہری ہری ستہری ریشم کی ہونگے
اسواسطی کہ جتنی بہشتی مرد اور عورتین ہونگی وہ سب گوری گوری جوان جوان
خوبصورت خوبصورت یہان تک کہ عورتین سولہ برس کے اور مرد تینتیس برس کی ہوکر اوٹہینگی اگرچہ دنیا مین بڈہی
عورت یا کنواری لڑکی یا بڈہی مرد اور کالی اور بدصورت ہی ہونگی اور گوری بدن پر

سبز رنگ نہایت زیب دیتا ہی اور زیور سونی اور چاندی کی اوسپر پہینگی اور عورتین اپنی
مردونکی ساتھہ اور مرد اپنی عورتونکی ساتھہ خوشیان کرینگی اور اگر لڑکی کنواری مرینگی
اور بہشت مین جاویگی تو اللہ تعالی اوسکا بہی کسی بہشتی مردسی نکاح کردیگا اسیطرح بی عورتکی
مرد کو جو رو بہی ملیگی اور مردونکی واسطی سوای اپنی عورتونکی اور بہی عورتین ستہری ستہری
کشادہ چشمین نیچی نگاہ والی اپنی مردونکی عاشق اور انکو کبہی نہ کسی جن نی چہوا نہ کسی آدمی نی
جیسی کہ لعل اور موتی ہوتا ہی اس نزاکت کی ساتہہ اللہ تعالی نی اونکو وہان خیمونمین نگاہ
رکہا ہی اور میوی بہشت کی ایسی ہین کہ کہانی والا اگر لیٹا یا بیٹہا یا کہڑا ہووی اور چاہی
کہ ہم میوہ کہاوین میویکا درخت سرجہکا دیوی وہ فراغت سی کہا لیوی اور خدمتگار بہشتیونکی
لڑکی ہونگی سونی کی بالی کانون مین پہنی پہنی اور اگر تو اونکو دیکہی تو کہی کہ یہہ تو موتی ہین صاف
کئی ہوی گویا کہ اسیوقت سیپ سی نکلین ہین اور کسی نی ابہی تک چہوا بہی نہین ہی
ایسی لڑکی کوزی اور آبخوری اور پیالی شراب پاک اور میٹہی پانی سی بہری لئی پہرینگی
اپنی مالکون کی پاس اور اونکو اوس شراب کی پینی سی سر درد نہووی اور نہ
بیہوش اور بی عقل ہووین اور وہی لڑکی خدمتگار میوی لئی پہرینگی جون جون میوی کہ ان
بہشتی لوگونکو پسند آوینگی اور جس جس میوی پر خواہش ڈولا دینگی اور مرغونکی گوشت جو
نہایت نرم ہوتی ہین جس قسم کا چاہینگی خواہ کباب خواہ شوربا دار وہ خدمتگار اونکی پاس
حاضر کرینگی اور پانی مین بہشت کی خوشبو کافور کی ہی اور بعضی مین سونٹہہ کی اور بعضی مین مشک کی
اور دودہ سی بڑہ کی سفید اور شہد سی چڑہ کی میٹہی اور اونکی پاس آوینگی پیالی بڑی چاندی کی
اور پیالیان چہوٹی چاندی کی انکی پیاس کے موافق نہ تو پانی کم ہووی کہ پہر مانگنی کی احتیاج ہووی
اور نہ بڑہی کہ چہوٹہ نہ پڑی اور وہ چاندی ایسی صاف ہی کہ مثال شیشہ کی اندر کی چیز باہر سی
نظر پڑتی ہی غرض اس ناز اور نعمت کی ساتہہ بہشت مین تکیہ لگائی تختون پر بیٹہی ہینگی اور آرام کرتی
اور بہشت مین نہ تو گرمی ہووی اور نہ جاڑا وہان ہوا ہی خاصی ال بہاتی اور روشنی آفتاب سی

بڑہ کی ہوگی اور گرمی بندار داور اللہ تعالی کا دیدار بہشتیونکو نصیب ہوگا سب نعمتوں سی
افضل اوسکی خوشی دیکہنی ہی سی معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالے اور اللہ تعالی اپنی کان بندون غضب
کو جو ہکی پہرتی ہین اور اوسکی حکم سی سو نہہ موڑتی اور کلمہ شہادت کا زبان پر نہین لاتی اور
نماز ونکو ادا نہین کرتی اور زکوۃ نہین دیتی اور جن پر حج فرض ہی حج نہین ادا کرتی اور
روزہ رمضان کا نہین رکہتی اور جو حکم اللہ تعالے کی ہین اوس سی باہر رہتی اور گناہون مین
گہستی دوزخ مین ڈالیگا ایسی دوزخ کہ اونکی بدنکی چمڑیکو گلا ڈالیگی مگر جان نہ نکلیگی اور
دوزخ کا عذاب بہی قابل بیان کی نہین ہی غرض یہہ کہ عذاب پر عذاب اور مار پر مار پڑیگی
مگر تہوڑا سا اوسکا بہی بیان کرتی ہین جسمین کہ لوگ کانسی روئی غفلت کی باہر نکالین اور
چوکنی ہو جاوین سو دوزخ کا احوال یہہ ہی کہ دوزخ پر اللہ تعالی نی انیس فرشتی متعین کئے ہین
اور اون مین سی ایک کا نام مالک ہی وہ سردار ہی اٹہارہ تن فرشتون کی ساتہہ بیٹہا ہی
وہ فرشتی اسقدر بڑی ہین کہ انہون کی ایک کندہی سی دوسری کندہی تک برس دنکی راہ ہے
اور اونہون کی منہہ سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور اونمین کا ایک فرشتہ چاہی تو ایک ہاتہہ سی
ستر ہزار کافرکو دوزخ مین جسطرف چاہی پہینک دیوی اور تمام آدمی اونمین سی ایک
فرشتی کی دیکہنی کی طاقت نہ رکہینگی اونسی برابری یا لڑائی کرنی تو کیا ذکر ہی اور وہ سب
فرشتی جو دوزخکی نگہبان ہین اونکی بات بہت کڑی ہی اور کام اونکی نہایت سخت نہ تو اونسی
دوزخیونکو قوت ہی لڑائی کی اور نہ اونکی مار سی مجال ہی بہاگنی کی اور نہ وہ سب
رشوت لیوینگی کہ کچہہ نرمی کرین یا اللہ کا حکم ٹالین اونکو جو اللہ تعالی نی فرمادیا ہی وہی
کیا کرتی ہین اور کافرونکو پکڑکی ستر ستر گزکی زنجیرون مین کستی اور اونکی ہاتہون کو
گردنون پر باندہتی ہین اور دہکتی آگ مین جہونک دیتی اور اوس روز اونکا وہان کوئی
حمایتی نہو ویگا کہ اونکی حمایت کری اور عذاب نہ کرنی دی اپنی کل باندہینگی اور جلادینگی اور
جسجس کل پاوینگی مارینگی کسی سی کچہہ نہ بن آویگی اور دوزخیونکو وہان کچہہ کہانا نہ ملیگا

مگر پیپ جو دوزخیونکی بدنسی بہتی ہی یا سیہنڈ کہانیکو پاوینگی تب اوسی ہی شکم بہینگی ماری بہوکہ کے
اللہ تعالی دوزخ مین اونپر بہوکہ کا عذاب بہی مقرر کریگا کہ ماری بہوکہ کی سیہنڈ کہا
جاوینگی اور اوس کی اوپر گرم پانی پیوینگی ایسا گرم پانی کہ اوسکی بہاپہ سی مُنہہ کا گوشت پیالی مین
گل کر گر پڑیگا اور اللہ تعالی اونپر ایسا عذاب پیاس کا غالب کریگا کہ جسوقت وہی گرم پانی
اونکو دکہلاوینگی ماری پیاس کی بہت سا پی جاوینگی اور پیاس نجاوینگی جسطرح سی بالو کی زمین کہ
پانی پڑتا ہی اور سوکہہ جاتا ہی اوسیطرح سے پانی گرم بہت سا پیوینگی مگر پیاس نجاوینگی سو یہہ تو تہوڑی سی
بات ہی اس سی بہی بڑہ کی دوزخکا عذاب ہی جہانکا کہانا پیپ اور سیہنڈ ہی اور پینا گرم پانی
اور سایہ چاہین تو آگ کی پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کی دہوئین کا جو نہایت گرم ہی نہ اوس سایہ مین
ٹہنڈک ہی اور نہ آرام اور اگر ہوا چاہین تو گرم ہوا ہی جسکی گرمی ناک مین گہس جاوی اور دماغ
کو بہسم کرڈالی اور اگر آگ سی پناہ مانگی تو پانی مین ڈالی جاوین جو تمام بدنکو گلاڈالی سو ایسی مکان کی
عذاب کا بیان کہان ہو سکتا ہی اسیطرح سی عذاب پر عذاب اور رنج پر رنج ہی اب آدمی کو
مناسب ہی کہ جب اللہ نی بہشت مسلمانونکی واسطی بنایا ہی اور دوزخ کافرونکی واسطی
سو اوس اللہ پر ایمان لاوین اور اوسکا حکم بجا لاوین اور اوسکی حمد کرین اب اللہ تعالی
کی حمد کی بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بہیجتا ہی اوسکی رسول مقبول پر جو بخشانیوالی امت کی
ہین اور بتانیوالی اچہی راہ کی اور امت پر مہربان جان اور دلسی اور پیدا ہوا اوسکی پہلی نور اونکا
اور دنیا مین ہوا سب نبیونکی بعد ظہور اونکا اور اونکی بعد کوئی نبی نہوگا اونہین کا دین قیامت تک
جاری رہیگا اور اونکی چار یار پر درود اور سلام جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر خطاب
اور حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی بن ابی طالب ہین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
کہ سب چارون صاحب سوای حکم اللہ اور رسول کی کچہہ نہین کرتی تہی اور ہمیشہ دین محمدی کو
جاری کرتی اور جان اور مال سی دین پر فدا رہتی اور اونکی اولاد پاک پر جو حضرت امام حسن
اور امام حسین ہین رضی اللہ تعالی عنہما اور ان صاحبزادونکی والدہ پر جو لڑکی ہین محمد رسول اللہ

صلوٰۃ اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت کی دونو چچا بزرگ یعنی حضرت حمزہ اور حضرت عباس ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت کی سب صحابون پر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین **اما بعد** اسکی بیان کرتا ہی فقیر گنہگار اپنی گناہون سی شرمسار اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار علی حنفی جونپوری مشہور کرامت علی اللہ بخشی اوسکی گناہون کو جو اوس نی کئی ہین اور توفیق دی توبہ کی اور اب گناہ نکرنی کی اور خوش رہی اللہ تعالیٰ اوسکی والدین اور اوسکی اوستادونسی جنہون کی سبب سے دین کا علم آیا اور اوسکی پیر سی جو نائب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کی گہر کی چراغ روشن ہین حضرت سید احمد جنکی چہرہ کی روشنی سی کفر کی تاریکی ایسی بہاگتی ہی جیسی کہ صبح ہونی سی رات اور اونکی زیارت سی گناہ ایسی چہڑتی ہین جیسی کہ پت جہاڑ سی درختونکی پات اور نگاہ پاک اوس ولی پاک کی دلکی میل چہڑانی کی واسطی صابونکا خواص رکہتی ہی اور شغل تعلیم کرنا اوس شیر عبادت کی میدان کا دلکی مورچی چہڑانی کی واسطی مصقلہ ہی حق یہی ہی اوس سی بہت بڑہ کی ہین زیادہ حضرت کا رتبہ ہی اور سچ تو یہہ ہی کہ ہمکو بہلا اوس عارف ربانی کی درجی اور مرتبی پہچاننی کی عقل اور صفت کرنیکی طاقت کہان اور خوش رہی اللہ اوسکی سب مریدونسی اور سب مسلمان مردون اور عورتون سی اور سبہون پر رحمت کری اور گناہ بخشی آمین یا رب العالمین اور وہ بیان یہہ ہی کہ جب اس فقیر عاجز نی جمعہ کی نماز پڑہائی اور اپنی طاقت کی موافق معنی قرآن شریف اور حدیث کی بیان کرنی شروع کئی تب اللہ تعالیٰ کی کلام کی اثر سی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کی برکت سی بہت سی مسلمان دین پر مضبوط ہوئی اور اذان اور نماز خوب ہونی لگی اور مسلمانونکی عورتین بہی بہت سی اللہ کی ہدایت سی نماز پڑہنی لگین تب اس فقیر عاصی نی چاہا کہ ایک رسالہ چہوٹا سا جسمین مسئلی ضروری روزی نماز کی سب رہین ہندی زبان مین جو آسانی سی عورتون اور مردونکی سمجہہ مین آوین لکہا چاہئی اور اس بات کو موجب بہتری اپنی کا اور پڑہنی والونکا سمجہہ کی اس رسالہ کی تئین معتبر کتابونسی جسطرح شرح وقایہ اور فتاوی محیط اور

ہدایہ اور فتاوی مختصر شافی اور مختصر قدوری اور کنز اور شرح اوراد وغیرہ سی خوب تحقیق
کرکی ان کتابوں مین سی نکال کی اس رسالی مین لکہا ہی اور اس رسالہ کی تئین نہایت ہندی سیدہی زبان مین جو
عورت مرد کی سمجہہ مین آوی بیان کیا اور کچہہ فقیر کو غرض ریختہ اور رنگینی سی نہین ہی اور
نہ فقیر شاعرونکی زمری مین ہی اسی واسطی فقیر نی اپنی شہر کی زبان مین لکہا جسمین کسیکو مشکل نہ
معلوم ہوئی اور اس کتاب کا نام مفتاح الجنت رکہا تو اب امید ہی بزرگونکی عنایت سی
کہ اس کتاب کی تئین اپنی لڑکونکو پڑہاوین اور اپنی عورتونکو اگر پڑہی ہووین تو اونکی
مرد پڑہاوین کیونکہ مرد سب بات کی محرم اپنی عورتونکی ہوتی ہین اور اگر کسی کی عورت
نہ پڑہی ہووی تو مناسب ہی کہ اوس عورت کو قرآن شریف پڑہانا شروع کردی
اور جب وہ قرآن کی لفظین آپ سی پڑہنی لگی تب اسمین سی مسئلی جو عورتونکی فائدیکی
ہین اور اوسکا بوجہنا نہایت ضروری خط قرآنی مین لکہہ کی پڑہاوی تو انشاء اللہ تعالی
یقین ہی اللہ کی فضل سی کہ تہوڑی دنمین خبردار ہو جاوی اور دونو فائدہ پاوی ایک فائدہ
قرآن پڑہنی کا اور دوسرا مسئلہ جاننی کا اور غرض اس عاصی کی اس رسالی کی لکہنی سی یہہ ہی کہ
عورتین ہندوستانکی خصوصا اس دیار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کی مسئلی سی نہایت
نادان ہین بلکہ ہرگز واقف بہی نہین ہین وہ واقف ہو جاوین سو مناسب ہی کہ اونکی مرد
اونکو سمجہونکی تئین پڑہاوین تاکہ وہ سب خبردار ہو کی بخوبی اچہی طرح سی نماز روزی ادا کرین
اور اونکو سمجہا دیوین کہ تم جب فراغت سی بیٹہو تب اپنی پڑوسکی عورتین بڈہی اور جوان اور
لڑکیونکو جمع کرکی مسئلی سنایا کرو کہ اسکا ثواب اللہ تعالی تمکو بہت سا دیویگا اور اس بات
مین اللہ اور رسول کی خوشی ہی اور عورتونکو خبردار کرنا فرض ہی جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی
اٹہائیسوین سیپارہ سورہ تحریم مین یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا
وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اسکی معنی یہہ ہین کہ ای مسلمانون نگاہ رکہو اپنی جان کو گناہ
ترک کرنیکی سبب سی اور نگاہ رکہو اپنی جورو اور لڑکونکی جان کو نصیحت کی باعث سی اوس آگ

سی کہ جسکی چیلیاں آدمی اور کافر اور رہتے ہووین تو اب مسلمانونکو مناسب ہی کہ آپ بہی گناہونکو
ترک کرین اور اپنی جورو اور لڑکونکی تئین بہی دین کی باتین سمجہاوین جسمین وی سب بہی اور
آپ بہی آگ سی بچی رہین اور بہشت مین جا کی بسین اور اگر پڑہا نہی سکین تو اس رسالی کی
مسئلی پڑہ پڑہ اون عورتونکو سنایا کرین اور اس رسالی مین اکثر باتین جنکا نام لینا زبان ہندی مین
کر یہ معلوم ہوتا ہی اوسکی ہندی نہین کی زبان عربی مین لکہا اوسکی ہندی پڑہانی والی سمجہا
دیوینگی اور اس رسالی کی تئین بہت مختصر کیا تا کہ لکہنی پڑہنی مین مشکل نہ معلوم ہووی

پہلا باب ایمان کی بیان اور نماز کی فضیلت مین

اور اس باب مین دو فصلین ہین **پہلی فصل ایمان کی بیان مین** جانو تم سب ای یارو
کہ ایمان سرہی سب نیکیونکا اور جڑ ہی سب عبادتونکا اور کوئی نیکی اور عبادت بغیر درستی
ایمان کی درست نہین ہی اور ایمان کی دو رکن ہین اقرار کرنا زبان سی اور دل سی سچ
بوجہنا اون سب چیزونکو کہ پیغمبر ہماری محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی پاس سی لائی ہین کہ وہ
سب سچ اور درست ہی اور ایمان دو طرح پر ہی ایمان مجمل اور ایمان مفصل ایمان مجمل یہ ہی
کہ کہی تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اسکی
معنی یہہ ہین کہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنی نامون اور صفتون کی ساتہہ ہی اور
قبول کیا مینی اوسکی سب حکمونکو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قبول کیا مینی دین مسلمانی کو اور
جو کچہہ کہ اوسمین ہی اور بیزار ہوا مین کفر اور کافری سی اور جو کچہہ کہ اوسمین ہی اور دین مسلمانی
حق ہی اور دین کفر جہوٹہا اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بہی یہی مطلب ہی کلمہ طیب یہہ ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اللہ کی سوای کوئی دوسرا معبود بندگی کی لائق نہین
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بہیجی ہین اور کلمہ شہادت یہہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مین گواہی

دیتاہون کہ اللہ کی سوای کوئی دوسرا معبود بندگی کی لائق نہین جس حال مین کہ وہ اپنی صاحبی مین اکیلا ہی اوسکا کوئی ساجھی نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بندی ہین اور اوسکی بہیجی اور ایمان مفصل یہہ ہی کہ کہی تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا مین اللہ تعالی پر اور اوسکی سب فرشتون پر اور اوسکی سب کتابون پر اور اوسکی سب پیغامبرون پر کہ پہلی اونکی مہتر آدم صفی اللہ ابو البشر صَلَوٰاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ اور آخری اونکی پیغمبر ہماری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہین اور ہماری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی عبد اللہ کی ہین اور عبد اللہ بیٹی عبد المطلب کی اور عبد المطلب بیٹی ہاشم کی اور ہاشم بیٹی عبد المناف کی اور پیغمبر ہماری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق تہی اور سب پیغمبرونسی افضل اور امت پر مہربان اور تمامی پیغمبرونکی اگر کوئی ہماری پیغمبر کی بعد دعوی پیغمبری کا کری تو جہوٹہا ہی یہی دین قیامت تک جاری رہیگا اور ایمان لایا مین قیامت کی دن پر اور نیکی اور بدی پیدا کرنی پر کہ سبکا پیدا کرنی والا اللہ تعالی ہی سواسطی کہ جب ثابت ہوا کہ سب چیزونکا پیدا کرنی والا اللہ تعالی ہی تو پہر بندونکی کام کا پیدا کرنی والا بہی اللہ تعالی ہی مگر اللہ تعالی ایمان اور بندگی اور نیکی سی راضی ہوتا ہی اور کفر اور گناہ سی ناراض اور مرنی کی بعد زندہ کرنی پر ایمان لایا مین اور ہماری نزدیک اکیلا ایمان مجمل بہی درست ہی مگر بعضونکی نزدیک بغیر ایمان مفصل کی ایمان درست نہین سو بہتر یہہ ہی کہ ایمان مفصل لاوی تاکہ سب کی نزدیک ایمان درست ٹہری اور اس بات کو جاننا چاہیئی کہ رکن اصلی ایمانکا دلمین یقین کرنا ہی اون سب چیزونکو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی پاس سی خلق کی طرف لائی ہین لیکن اقرار کرنا زبان سی شرط جاری کرنی حکمونکی ہی دنیا مین پہر اگر کوئی آدمی دل مین یقین رکھی اور زبان سی اقرار نکری تو وہ آدمی مومن ہووی اللہ کی نزدیک اور کافر ہووی خلق کی نزدیک اور جو آدمی زبانسی اقرار کری اور دلمین یقین

نہ رکھی تو وہ آدمی مومن ہوئی خلق کی نزدیک اور کافر ہوئی اللہ کی نزدیک تو ایسی آدمی کو منافق کہتی ہین اور جو آدمی کہ دلمین یقین رکھتا ہی اور زبانسی بھی اقرار کرتا ہی تو وہ آدمی مومن حقیقی ہی اور بی شبہہ وہ مومن پاک ہی تو مناسب ہی آدمی کو کہ دل مین یقین رکھی اور زبانسی بھی اقرار کری تا کہ مومن حقیقی ہوئی اور ایمان کی سب شرطون مین سی ایک شرط یہہ ہی کہ اللہ پر اور قیامت کی احوالون پر بن دیکھی ایمان لانا اور یقین جاننا اور اللہ کی حلال کو حلال جاننا اور اللہ کی حرام کو حرام بوجھنا اور جو آدمی کہ اللہ کی حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانی تو وہ آدمی کافر ہوتا ہی نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا اور حکم ایمان کا یہہ ہی کہ جب کوئی کافر ایمان لاوی تب جان مارنی اور غلام بنانی سی پناہ پاوی اور کسیکو روا نہوئی کہ اوسکی جان اور مال پر مزاحمت کری اور اوسکو بی حکم شرع کی رنج دینا حرام ہی اور بعد وقت مین وہ دوزخ کی ہمیشہ کی عذاب سی خلاص پاوی **فصل دوسری نماز کی فضیلت مین** جانو تم ای مسلمانون کہ ایمان کی بعد سب عبادتونکی جڑ نماز ہی اور نماز دین کا کہنبا ہی جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَہَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ ہَدَمَ الدِّیْنَ اسکی معنی یہہ ہین کہ نماز دین کی تہونی ہی جو شخص کہ نماز کو ادا کری تو ایسا ہی کہ اوسنی اپنی دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کری تو ایسا ہی کہ اوسنی اپنی دین کو خراب کیا سو مناسب ہی مسلمانونکی تئین کہ نماز ادا کرین کہ جسمین دین قائم رہی اور نماز کی بزرگی ظاہر ہی زیادہ بیان کرنی سی طول ہوگا اور نماز بہشت کی کنجی ہی اور نماز کی کنجی پاکی بغیر پاکی کی نماز درست نہین ہی اور پاکی کئی قسم ہی ہم سب قسم بیان کرینگی انشاءاللہ تعالی

دوسرا باب طہارت کی بیان مین

اور اس باب مین تیرہ فصل ہین **پہلی فصل وضو کی بیان مین** جسوقت
آدمی چاہی کہ نماز ادا کری تو پہلی اگر وضو نہوئی تو وضو کر لیوی اور اگر حاجت نہانی کی
ہوئی تو غسل کر لیوی اور اگر وضو اور غسل نکر سکی کسی عذر سی تو تیمم کر لیوی ان سبکا
اگی بیان آویگا صاف صاف انشاء اللہ تعالی اب پہلی بیان وضو کا ہی وضو مین چار
چیز فرض ہین اور جسکی گہنی ڈاڑہی ہو تو اوسکی واسطی پانچ چیز فرض ہین پہلی منہہ دہونا
بال جمنی کی جگہہ سی ٹہڈہی کی نیچی تک اور کان کی لہہ سی دوسری کانکی لہہ تک اور جسکی گہنی
ڈاڑہی ہوئی تو اوسکی واسطی پانی پہونچانا ڈاڑہی کی بال کی نیچی فرض نہین ہی اور
جس مقام پر زخم ہوا اور پانی خلل کرتا ہو اور پٹی کی نیچی جو جراح نی فصد لیکر باندہی اور
ٹکہی کی نیچی جو ٹوٹی عضو پر باندہی جاتی ہی پانی پہنچانا فرض نہین مسح کری سو اوسکا بیان اگی
آویگا انشاء اللہ تعالی اور آنکہہ کی اندر بہی پانی پہنچانا فرض نہین مگر پلک کو دہونا فرض ہی
دوسری دونو ہاتہہ دہونا کہنیون تک اور تیسری دونو پاؤن کا دہونا ٹخنون تک جسکو
گٹی کہتی ہین اور بعضی مدہا کہتی ہین اور وہ ایک ہڈی ہی پاؤن اور پنڈلی کی جوڑ پر
ابہری ہوئی اور چوتہی مسح کرنا چوتہائی سر کا اور پانچوی ڈاڑہی والی کو مسح کرنا چوتہائے
ڈاڑہی کا اور مسح کی یہہ معنی ہین کہ ہاتہہ کو تر کرکی ایک بدن پر پہنچانا اور سنت وضو مین
بہت ہین **فائدہ** جو شخص کہ سوکی اوٹہی اوسکی تئین دونو ہاتہہ گٹی تک دہونا تین بار
استنجا کرنی کی پہلی اور بعد استنجا کرنی کی بہی سنت ہی اور بن دہوئی برتن مین ہاتہہ
نہ ڈالی صورت اوسکی یہہ ہی کہ اگر چہوٹا برتن ہوئی جو ہاتہہ سی اوٹہہ سکی
جسطرح بدہنا یا لوٹا تو اوسکو بائین ہاتہہ سی اوٹہاوی اور دہنا ہاتہہ دہوی
تین بار پہر داہنی ہاتہہ مین اوسکو لیوی اور بایان ہاتہہ دہوئی تین بار اور اگر بڑا
برتن ہوئی کہ ہاتہہ سی نہ اوٹہہ سکی جسطرح مٹکا تو اگر اوسکی ساتہہ کوئی چہوٹا برتن
جسطرح بہرکا یا آبخورا ہی موجود ہوئی تو اوس سی پانی نکالی اور اسیطرح دونو ہاتہہ دہوئی

اور اگر چھوٹا برتن موجود نہوی تو اپنی بائین ہاتھہ کی انگلی کو خوب جماکی جسمین پانی اسکی اوس
برتن مین ڈالی اس طرح پر کہ ہتیلی نہ ڈوبی اور پانی نکال کی بائین ہاتھہ سی دہنی ہاتھہ پر ڈالے
اور ایک انگلی سی ایک کولی اسیطرح تین بار کری تب فراغت سی دہنی ہاتھہ کو مٹکی مین ڈالی
اور پانی نکال کی جو چاہی سو کری اور یہہ اوسوقت مین ہی کہ جب ہاتھہ مین کوئی ناپاکی نہ معلوم
ہوئی اور اگر ناپاکی ہاتھہ مین معلوم ہوئی تو ایسا بچا کی دہوئی کہ جسمین برتن ناپاک نہو جاوی
خلاصہ یہہ ہی کہ جس انگلی مین ناپاکی معلوم ہوئی تو اوسکو نہ ڈوباوی یا کسی دوسری طرح سی
بچاوی جسمین برتن وغیرہ ناپاک نہو جاوی کیونکہ یہہ بچانا فرض ہی یہہ مسئلہ شرح وقایہ مین
سی لکھا اب بیان سنت وضو کا کرتی ہین پہلی دونو ہاتھہ گٹی تک دہونا تین بار اور اوپر
جو بیان کیا سو اسیکا بیان تہا اس مین ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہی اور دوسری
نام اللہ کا لینا وضو شروع کرنی کی وقت نام لینی سی یہہ مراد ہی کہ یہہ لفظین کہی بِسْمِ اللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْکُفْرُ
ظُلْمَۃٌ اور تیسری مسواک کرنا اور مسواک تلخ درخت کی ہوئی اور لنبی ایک بالشت کی اور موٹی
چھنگلیا کی موافق اور چوتھی کلی کرنا تین بار اور پانچوین غرغرہ کرنا یعنی اوسی پانی سی جو کلی کی
واسطی منہہ مین لیا ہی اور چھٹی ناک مین پانی ڈالنا اور ساتوین ڈاڑہی کا خلال کرنا صورت
اوسکی یہہ ہی کہ ڈاڑہی کی نیچی سی انگلی اوپر کو لیجاوی اوپر سی نیچی کو نہ لاوی اور آٹھوین
خلال کرنا ہاتھہ اور پیر کی انگلیونکا اور نوین تین تین بار دہونا ہر بدنکا اور دسوین مسح کرنا
تمام سر کا ایک بار اور گیارہوین مسح کرنا دونو کان کا اوسی پانی سی جو سر کی مسح سی بچا ہی
ہاتھہ مین دوسرا پانی نہ لیوی اور بارہوین نیت کرنا اور تیرہوین ترتیب وضو کی نگاہ رکہنا یعنی
پہلی منہہ دہوئی تب بعد اوسکی دونو ہاتھہ تب بعد اوسکی سر کا مسح تب بعد اوسکی دونون پانو
اور چودہوین ترتیب دہونا بدنکا یعنی ایک بدن دہوئی وہ سوکہنی نہ پاوی کہ دوسرا دہوئی
اور پندرہوین استنجا کرنا پتھر یا ڈہیلی سی اور پانی سی دہونا افضل ہی اور فتوی یہی ہی کہ

پانی سی دہونا سنت ہی اور یہہ سنت اوسوقت ہی کہ وہ مکان درم شرعی سی کم تر ہوئی
اور اگر زیادہ تر ہوئی تو اوسوقت اوس مکان کا دہونا فرض ہی اور اگر درم شرعی کی برابر
ہوئی تو اوسوقت دہونا واجب اور استنجا کرنی کی ترکیب اور درم شرعی کا اندازہ آگی بیان
ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مستحب وضومین دو چیزین ہین پہلی داہنی طرفسی بدنکا دہونا شروع کرنا
اور دوسری مسح کرنا گردنکا مکروہ وضومین چار چیزین ہین پانی منہہ پر سخت مارنا اسقدر کہ
چہینٹ پڑی اور بیعذر بائین ہاتہہ سی منہہ مین پانی ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کی درمیان
اور تین بار سی زیادہ بدن دہونا

دوسری فصل وضو ٹوٹنی کی بیان مین

جو چیز کہ دونو راہ سی باہر آوی یعنی آگی اور پیچہی سی تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہی آگی سی
کیا چیز جسطرحسی پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور پتہر ہی اور ہوا خواہ قبل سی نکلی
خواہ ذکر سی **فائدہ** مذی ایک پانی ہی کہ شہوت کی حالت مین باہر آتا ہی اور اوسکی باہر آنی سی
شہوت زیادہ ہوتی ہی اور منی اوسکی الٹی ہی کہ اوسکی گرنی سی شہوت کم ہوتی ہی اور ودی
ایک پانی سفید ہی کہ پیشاب کی بعد باہر نکلتا ہی اور پیچہی سی کیا چیز جسطرحسی غلیظ اور ہوا
اور کیڑا اور بدنسی خون اور پیپ اور پہوڑی کی پانی کا نکلنا اور بہنا اوس مکان تک کہ
جسکا دہونا غسل اور وضومین فرض ہی وضو کو توڑتا ہی یہانتک کہ اگر کسی نی
سوئی بدنمین گڑوئی اور لہو بہر آیا مگر بہا نہین تو وضو نہین ٹوٹا یا آنکہہ مین خون نکلا
مگر آنکہہ کی باہر نہ بہا تو وضو نہ ٹوٹیگا یا ناک مین سی لہو بندہا ہوا مسور کی دانی کی طرح پر نکلی
تو وضو نہ ٹوٹیگا اور قی کا آنا بہر منہہ کی خواہ کہانا ہوئی خواہ پت خواہ پانی اور اگر خون
بندہا قی کری منہہ بہر کی تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون پتلا قی کری تو اس حالت مین اگر خون
تہوک سی کم ہوئی تو وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر خون اور تہوک برابر ہی تو وضو ٹوٹیگا اور
اگر خون تہوک سی بہت ہی تو خواہ مخواہ ٹوٹنا چاہی اور اگر قی منہہ بہر کی نہ کی خواہ بلغم
قی کی تو وضو نہ ٹوٹیگا اور نیند اوس شخص کی جو لیٹتا ہی یا کسی چیز پر تکیہ لگائی سو گیا

اسطرح پر کہ اگر وہ چیز ٹال لیوین تو گر پڑی وضو توڑتی ہی اور نماز مین اگر سو جاوی تو
وضو نہین ٹوٹتا کہڑا ہو یا بیٹہا رکوع مین ہو یا سجدہ مین اور بیہوشی سی وضو جاتا ہی اور
دیوانگی سی اور مستی سی جسکو ہندی مین نشا کہتی ہین اور نشی سی وضو تب ٹوٹتا ہی کہ اوسکی
چال مین فرق آوی اور ہنسنا قہقہہ مار کی نمازی بالغ کا جس نماز مین رکوع اور سجدہ ہی
وضو کو توڑتا ہی اور اگر لڑکا نماز مین ہنسا تو وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر جنازی کی نماز مین
یا تلاوت کی سجدی مین کوئی ہنسا بالغ یا لڑکا تو وضو نہین ٹوٹتا ہی بلکہ جسمین ہنسے
وہ باطل ہو جاوی یعنی جنازی کی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہو جاوی اور ہنسی کی تین
قسمین ہین پہلی قسم قہقہہ کہ آپ سنی اور جو اوسکی پاس ہی سو بہی سنی تو اس سی نماز باطل ہوتی
ہی اور وضو بہی ٹوٹتا ہی اور دوسرا ضحک کہ آپ سنی اور اوسکی پاسکا آدمی نہ سنی
تو اوس سی نماز جاتی ہی اور وضو رہتا ہی اور تیسرا تبسم کہ نہ آپ سنی نہ دوسرا اگر دانت
سفید ہوئی تو اوس سی وضو جاوی نہ نماز باطل ہوئی اور مباشرت فاحشہ وضو
توڑتی ہی اور اوسکی یہہ معنی ہین عورت اور مرد دونو ننگی ہو وین اور مرد کا اندام نہانی
عورت کی اندام نہانی کو چہوئی اور اندر نہ جاوی اور نہ انزال ہووی تو اوس سی وضو ٹوٹیگا
اور اگر مرد عورت کو چہوئی یا عورت مرد کو یا زخم مین سی کیڑا گری یا مرد کی پیشاب کی سوراخ
سی کیڑا گری یا زخم سی گوشت گری یا عورت کی پستان مین سی دودہ نکلی یا کسی کی تہوک
یا ناک یا آنسو یا پسینا نکلی تو اون سب صورتون سی وضو نہین ٹوٹتا تیسری

فصل غسل کی بیان مین

غسل مین تین چیزین فرض ہین کلی کرنا اور ناک
مین پانی کرنا اور تمام بدن دہونا یہانتک کہ اگر کسی نی آٹا سانا اور آٹا ناخن کی اندر رہا
اور غسل کیا تو درست نہین ہی کیونکہ اوس مقام مین پانی نہ پہنچا تو مناسب ہی کہ پانی ناخن
مین بہی پہنچاوی اور اگر ناخن مین میل ہی یا مٹی سانی اور ناخن مین مٹی بہری رہی تو غسل
درست ہی کیونکہ میل اوسی مقام سی پیدا ہی اور مٹی مین پانی پہنچ جاویگا اور اسیطرح

اگر مہندی کا رنگ ہی یا تیل ملا ہی بدن مین اور غسل کیا تو درست ہی اور اگر کان مین بالے
اور جانا کہ بغیر بالی کی پہرائی نہ پہنچیگا تو بالی کو پہرا دی اور اگر جانی کہ بغیر پہرا وی پہنچیگا تو
نہ پہراوی اور اگر بالی اوتاری گئی اور اوسکا سوراخ بند ہوگیا مگر تہوڑا سا باقی ہی اس طرح
پر کہ اگر پانی پہنچا دی تو پہنچی اور اگر غفلت کری تو نہ پہنچی تو پانی پہنچا دی اور زیادہ تکلف
نکری کہ لکڑی یا دوسری چیز سی پہنچا دی اور اگر ہاتہہ مین انگوٹھی تنگ ہو وی تو اوسکی
نیچی بہی پانی پہنچا دی اور جسکا ختنہ نہوا ہو وی تو وہ بہی پانی چمڑی کی اندر پہنچا دی اسی طرح
اگر پیشاب ٹپکا مگر چمڑی کی باہر نہوا تو وضو ٹوٹیگا اوس چمڑیکا حکم باہر کا ہی اور بدن ملنا
فرض نہین ہی اور احتیاط کری کہ تمام بدن ترہو وی اگر ایک بال نہ ترہوگا تو غسل
درست نہوگا اور سنت ہی غسل مین دونو ہاتہہ گٹی تک دہونا اور اندام نہانی غسل کی
پہلی دہونا اور تن سی ناپاکی دہونا اگر لگی ہوئی اور وضو کرنا جسطرح نماز کیواسطی کرتا ہی
مگر پاؤن نہ دہو وی پہر جاری کری پانی بدن پر تین بار تب پاؤن کو دہو وی اوس مکان سی
ٹل کر یہہ اوسوقت کا مسئلہ ہی کہ جب ایسی جگہہ پر ہوئی کہ پانی جو بدن سی گری تو وہان
جمع ہوئی اور اگر چوکی یا پتہر کی تختی پر ہوئی تو پاؤن اوسی مکان پر وضو کی ساتہہ ہی
دہوئی اور مستحب ہی غسل مین بدن کا ملنا **مسئلہ** اور چوٹی کا کہولنا اور تمام چوٹی کا
ترکرنا عورتون پر فرض نہین ہی جسوقت کہ بال کی جڑ بہیگی کفایت ہی چوٹی نہ کہولی
اور یہہ حکم فقط عورتون کی واسطی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قول کی موافق کہ ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کی حق مین فرمایا تہا یکفیک اذا بلغ الماء اصول
شعرک اسکی یہہ معنی ہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جبکہ پہنچی پانی تیری بالونکی جڑ مین
جس عورت کی چوٹی گندہی نہو وی تو اوس حالت مین اوسکو پانی پہنچانا تمام بال
مین فرض ہی اور اگر کوئی مرد چوٹی گوندہی ہوئی تو اوسکو چوٹی کہولنا اور تمام بال مین
پانی پہنچانا فرض ہی اگر ایک بال خشک رہیگا تو ویسی ہی ناپاکی باقی رہیگی اور سوجب

غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہی نکلنا منی کا کود کی شہوت کی ساتھہ جاگتی ہوئی
خواہ سوتی مین یعنی منی گرتی وقت شہوت ہوئی یہان تک کہ اگر منی بی شہوت گری تو
غسل فرض نہوئی اور سوتی مین جو ہوتا ہی اوسکو احتلام کہتی ہین اور احتلام مین عورت مرد
دونو کی واسطی ایک ہی حکم ہی یعنی غسل فرض ہوتا ہی احتلام سی عورت کو ہوئی خواہ مرد کو
اور غائب ہونا حشفہ کا عورت کی اندام نہانی مین اگرچہ انزال نہوئی عورت مرد دونو
پر غسل فرض کرتا ہی اور دبر مین غائب ہونی سی بہی دونو پر غسل فرض ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا
اور دیکہنا منی یا مذی کا کپڑی مین سو اوٹھہ کی غسل فرض کرتا ہی اور حیض اور نفاس کی
خون کا موقوف ہونا غسل فرض کرتا ہی اور حیض نفاس کا بیان آگی آویگا انشاء اللہ
تعالی اور چار غسل سنت ہین پہلی جمعہ کا دوسری عیدین کا تیسری عرفہ کی روز کا
چوتہی احرام کیوقت حاجیونکی تئین اور دو غسل واجب ہین پہلی مردہ کا غسل دینا زندون پر
واجب ہی دوسری غسل کرنا اوس آدمی کو کہ پہلی کافر تہا اور جنب تہا اور اب مسلمان
ہوا واجب ہی اور اگر پاک رہا ہوئی تو غسل واجب نہین اور تین غسل مستحب ہین جب
کافر مسلمان ہوئی اور وہ ناپاک نہ رہا ہوئی تو اوسکو غسل کرنا مستحب ہی اور اوس لڑکی کا
غسل کرنا کہ بی نشانی بلوغ کی جسطرح احتلام وغیرہ ہی اوسپر حکم بالغ ہونی کا دیا جاوی
یعنی پندرہ برس کی عمر ہونی کی سبب سی اوسکو بالغ کا حکم دیوین اور غسل شب برات کا
مستحب ہی **چوتھی فصل پانی کی بیان مین جس سی وضو درست ہوتا ہی** وضو درست ہی مینہہ کی پانی اور چشمہ کی پانی اور برف سی جب اوس
طرح پر ہوئی کہ اوسکی دہونی سی ناپاکی چہوٹ جاوی یعنی ایسا پتلا ہوئی کہ پانی کیطرح
بہی اور ٹہکی بندہی برف سی وضو درست نہین اور اگرچہ ان پانیونکی تینون صفتون مین سی
کوئی صفت بدل گئی ہوئی بہت روز کی رہنی کی سبب یا کسی پاک چیز کی ملنی سی جسطرح سی
مٹی یا زعفران یا صابون تو وضو درست ہی اور تین صفتین پانی کی یہہ ہین رنگ

اور بوی اور مزہ خلاصہ یہہ ہی کہ اگرچہ مٹی یا زعفران یا صابون کی ملنی سی پانی کا رنگ
بدل گیا یا بوی یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہوگا اور مٹی کہنی مین جو چیز کہ زمین کے
جنس سی ہی سب داخل ہوگئی جسطرحسی بالو یا تہپر یا سرمہ اور زعفران اور صابون
کہنی سی یہہ غرض ہی کہ وہ چیز آپ پاک ہوئی یا اوسکی ملنی سی کوئی چیز پاک کی جاوے
اور بہتی پانی سی وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہوئی اور نجاستکی پڑنی سی بہتا
پانی ناپاک نہین ہوتا جبتک ناپاکی کا کوئی اثر اوس پانی مین ظاہر نہووی اور اگر نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ بہتی پانی
مین معلوم ہووی تو وہ بہی ناپاک ہوجاتا ہے اوس سی وضو کرنا درست نہین اور جو پانی کہ سست بہتا ہووی مگر گہاس اور
پتی کو بہادی تو وہ بہی داخل ہی بہتی پانی مین اور جب ایسی پانی سی وضو کری کہ سست
بہتا ہی تو اسطرح پر بیٹہی کہ غسالہ وضو کی پانی مین نہ ملی یا پانی کی اوٹہانی مین دیری
کری یعنی غسالہ کو بہنی دیوی تب دوسرا پانی لیوی اور غسالہ کہتی ہین بدن کی دہوون کو

مسئلہ اور جب چہوٹا حوض ہوئی اسطرح کا کہ ایک طرف سی اوس مین
پانی آتا ہی اور دوسری طرف سی بہتا تو اوس حوض مین سب طرف وضو درست
ہی **مسئلہ** اور درست ہی وضو اوس پانی سی کہ جسمین جانور پانی کا پیدا
ہونی والا مرا ہوئی جسطرح مچہلی یا مینڈک وغیرہ اور اس کہنی مین پانی کی رہنی
والی جانور جو باہر پیدا ہوتی ہین اور پانی مین آکی رہتی ہین نکل گئی جسطرح بط
ہی یا مرغابی اسو اسطی کہ انکی مرنی سی پانی نجس نہوگا اور جسکی بدن مین بہتا لہو
نہین ہی جسطرح مچہر یا مکہی وغیرہ تو انکی مرنی سی بہی پانی نجس نہین ہوتا اور وضو
نہین درست ہی اوس پانی سی کہ درخت یا پہل سی نچوڑا جاوی اور نہ اوس
پانی سی کہ اوس پانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کی ملنی سی جاتی رہی اور طبیعت
پانی کی کیا ہی کہ پتلا ہونا اور بہنا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ کوئی دوسری چیز پانی مین
ملی اور پانی پر غالب ہوئی اسطرح پر کہ گاڑہا ہوجاوی اور بہہ نہ سکی اور نہ پیر کی سی

اور نہ اوس پانی سی کہ پکنی سی گاڑہا ہو جاوی جسطرح شوربا مگر گرم پانی سی درست ہی جو اکیلا
پانی گرم کرین کچہہ چیز نہ ملاوین اور نہ بند ہی پانی سی جسمین نجاست پڑی ہوئی مگر جب
وہ دردہ ہوئی یعنی ناپنی مین سو گز ٹہری اور گہرائی اوسکی اسقدر ہوئی کہ چلو لینی مین نہ
کہل جاوی تو اوس سی وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہوئی اوسکا حکم بہتی پانی کی
موافق ہی اور اگر اوس حالت مین نجاست کسیطرف نظر پڑی تو دوسری طرف وضو کری
اوسطرف وضو نکری اور اگر کوئی نجاست اسطرح کی پڑی ہی کہ معلوم نہین ہوتی جسطرح سی
پیشاب تو سب طرف وضو درست ہی اسواسطی کہ اوسکا حکم بہتی پانی کا ہی تہوڑی سی نجا.
پڑنی سی ناپاک نہین ہوتا مگر جب اوس مین نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ معلوم ہوگا
تب وہ بہی ناپاک ہو جاویگا اور یہی حکم بہتی پانی کا لکہہ چکی اور آب مستعمل سی وضو درست نہین
اور آب مستعمل کہتی ہین وضو کرنی والی کی بدن کی دہوون کو **پانچوین فصل** ۵
کنوئین کی بیان مین اگر کسی کنوئین مین کوی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور
چہوٹا یا بڑا مر گیا اور پہول گیا خواہ ریزہ ریزہ ہو گیا یا اوس مین آدمی یا بکری یا کتا مر گیا
تو ان سب صورتون مین تمام پانی کوئین کا نکالا جاویگا اگر نکالی سکین اور جس کوئین مین
نکالی نہ سکین اس سبب سی کہ اوسمین بڑا سوتا ہی اسقدر کہ پانی نکالا جاتا ہی اور پہر
چلا آتا ہی تو اوس وقت مین اسقدر پانی نکالین کہ دو مرد جنکو پانی کا اندازہ معلوم ہووی
وہ کہہ دین کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمہ اللہ نی اوس کا اندازہ دوسو
ڈول سی تین سو ڈول تک رکہا ہی تو اگر کوئی کنوان اسطرح کا ہوئی اور کوئی آدمی
اندازہ نہ کر سکی تو دو سو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالی کنوان پاک ہو جاوی
اور اگر کبوتر یا مرغی یا بلی مری یا اوس کی مانند اور کوئی جانور تو چالیس سے ساٹہہ
ڈول تک نکالنی کا حکم ہی اور اگر چوہا یا گورتیہ یا اوسکی مانند اور کوئی جانور مری تو

بیس

بیس سے تیس ڈول تک نکالنی کا حکم ہی یہہ اوسوقت مین ہی کہ نہ تو پہولی ہون نہ ریزہ ریزہ ہوئے
اور اگر پہولی ہین یا ریزہ ریزہ تو اوس کا حکم دوسرا ہی جو لکہہ چکی اور اس جگہہ اوس
ڈول سی مراد ہی کہ نہ چہوٹا ہوئی نہ بڑا میانہ ڈول ہوئی اور اوسکا اندازہ یہہ ہی کہ
ایک صاع کی برابر ہوئی **مسئلہ** اور مکہی اور برین اور مچہر اور مینڈک اور مچہلی
اور اوسکی مانند کی مرنی سی جسکی بدن مین بہتا لہو نہین ہی کنوان ناپاک نہین ہوتا
مسئلہ اور کنوان نجاست کی گرنی کیوقت سی ناپاک ہوتا ہی اگر اوسکے
گرنی کا وقت معلوم ہوئی اور اگر اوسکی گرنی کا وقت معلوم نہوئی تو اوسکا یہہ مسئلہ
ہی کہ مثلاً مرا ہوا چوہا یا کوئی دوسرا جانور کنوئین سی نکلا تو اگر وہ پہولا نہین ہی تو جس
شخص نے اوس سی وضو یا غسل کیا ہوئی وہ ایک رات دن کی نماز دہراوی اور
اگر پہولا ہی یا ریزہ ریزہ ہوا تو تین رات دن کی نماز دہراوی اور یہہ امام اعظم
رحمہ اللہ کی نزدیک ہی اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کی نزدیک جسوقت سی
کہ وہ جانور معلوم ہوا اوسیوقت کی نماز دہراوی پہلی نماز دہرانا کچہہ حاجت نہین ہے
اسواسطی کہ احتمال ہی کہ اوسیوقت چیل یا کسی دوسری جانور نی ڈالا ہوئی خلاصہ
یہہ ہی کہ پہلا مسئلہ احتیاط کیواسطی ہی اور دوسرا حرج کی دفع ہونی کیواسطی

فصل چوتہی
فصل چوہٹی کی بیان مین جوٹہا آدمی اور گہوڑیکا اور جسکا گوشت

کہایا جاتا ہی پاک ہی اور جوٹہا کُتّی اور خوک اور چارپائی شکار کرنیوالی کا ناپاک
اور جوٹہا بلی کا اور مرغی کا جو چہوٹی پہری اور شکاری چڑیون کا اور جتنی جانور
کہ گہر مین گہسی رہتی ہین مکروہ ہی اور جوٹہا گدہی اور خچر کا مشکوک مشکوک کے
یہہ معنی ہین کہ نہ تو پاک کہہ سکین اور نہ ناپاک اگر مشکوک پانی کی سوای دوسرا پانی
موجود نہوئی تو اوسی سی وضو کری اور تیمم ہی کرلی خواہ وضو کی پہلی خواہ پیچہی
اور اگر پانی مکروہ ہوئی تو فقط وضو کری

ساتوین فصل تیمم کی بیان مین

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھی اس سبب سی کہ اوس شخص سی ایک کوس کے
فرق پر پانی ہوئی یا اوسکی پاس پانی ہی اور ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سی وضو
کری تو آپ یا اوسکا جانور پیاسا رہی یا پانی کی گہاٹ پر دشمن کا خوف ہی یا کوئی
اسطرحکا جانور بیٹہا ہی کہ پہاڑ کہاوی یا کنوان ہی مگر اوسکی پاس پانی نکالنیکا اسباب نہین یا کسیکی
پاس پانی ہی اور وہ بی قیمت نہین دیتا اور اوسکی پاس قیمت موجود نہین ہی یا اوسکی پاس ہے
مگر قیمت پانی کی اسقدر مانگتا ہی کہ اوس مین اوسکا بڑا نقصان ہی یا اپنی گہر مین ہے
اور پانی بہی موجود ہی مگر اوسکو بیماری ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کریگی
تو بیماری زیادہ ہوگی یا جاڑی کا ایام ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کریگی تو ضرر
کریگا تو ان سب صورتون مین تیمم کریگا خواہ محدث ہوئی خواہ جنب محدث اوسے
کہتی ہین کہ جسکو وضو نہوئی اور جنب وہ ہی کہ جسکو حاجت نہانی کی ہوئی خلاصہ
یہہ ہی کہ تیمم مرد اور عورت دونوکی واسطی ہی وضو اور غسل کی بدلی مین اگر
مردونکو حاجت غسل کی ہوئی یا اونکا وضو نہوئی یا عورتون کو حاجت غسل کی ہو
یا اونکا وضو نہوئی یا حیض یا نفاس سے صاف ہوئین ہین اور ان سبہونکو پانی کی
قدرت نہوئی اون سب عذرون کی سبب سی جو لکہہ چکی تو اوسوقت مین تیمم
کرین اور عیدین اور جنازہ کی نماز کیواسطی اگرچہ پانی موجود ہوئی لیکن دہشت ہو
کہ اگر وہ وضو کریگا تو نماز نہ ملیگی تیمم درست ہی مگر بادشاہ کی تئین اور ولی
میّت کی تئین پانی کی ہوتی ہوئی تیمم درست نہین ہی اسواسطی کہ ان دونوکو
نماز جانی کی دہشت نہین ہی لوگ انتظار رہینگی اور جمعہ کی نماز اور وقتی
نماز کی فوت ہونیکی دہشت سی پانی کی قدرت رکہتی ہوئی تیمم درست نہین
اسواسطی کہ اوسکا بدلہ موجود ہی جمعہ کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا اور صورت
اوسکی یہہ ہی کہ پہلی نیت کری تیمم کی اسواسطی کہ نیت تیمم مین فرض ہی تب دونو ۱۶۱

ہاتہون کو زمین پاک پر مارے ایک بار اور مسح کرے تمام منہہ کو بال جمنی کی جگہہ سے ٹہڈی کی نیچی تک اور کان کی لہر سے دوسری کان کی لہر تک تب پہر دوسری بار دونو ہاتہونکو مارے اور مسح کرے دونو ہاتہونکو کہنیون تک اسطرح پر کہ پہلی بائین ہاتہہ سے دہنی ہاتہہ کو مسح کرے تب دہنی ہاتہہ سے بائین ہاتہہ کو مسح کرے اور اگر ذرا سا کہین کوئی عضو باقی رہے تو تیمم درست نہوئی اور بہتر یہہ ہی کہ اسطرح پر ہاتہونکو مسح کرے کہ پہلی بائین ہاتہہ کی وسطی اور بنصر اور خنصر اور تہوڑسی ہتیلی سے دہنی ہاتہہ کی پیٹہہ کو انگلیونکی سر سے کہنیون تک مسح کرے تب دہنی ہاتہہ کی پیٹ کو مسحہ اور ابہام سے مسح کرے انگلیونکی سر تک اور اسیطرح سے دہنی ہاتہہ سے بائین ہاتہہ کو مسح کرے اور تیمم مین بہی تین فرض ہین نیت کرنا اور منہہ کا مسح اور دونو ہاتہونکا مسح اور فقط دوبار ہاتہہ مارنی کا حکم ہی اور دوبار کفایت کرتا ہی لیکن جبکہ انگلیونکی اندر غبار نہ پہنچا ہووی تو تیسری بار ہاتہہ مارکی انگلیون مین خلال کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہانی کی ہوئی اور وضو بہی نہوی تو دونو کی واسطی ایک تیمم کفایت ہی مگر نیت دونو کی واسطی کرے اور اگر ایک ہی کی واسطی نیت کی تو دوسری کا تیمم نہوا مثلاً غسل کے واسطی نیت کی تو وضو کا تیمم نہوا یا وضو کی واسطی نیت کی تو غسل کا تیمم نہوا تو مناسب ہی کہ دونو کی واسطے نیت کرے مگر تیمم ایک ہی کفایت ہی اور تیمم کرنا زمین پاک سے درست ہی اور جو کچہہ زمین کے جنس سے ہی اوسپر بہی تیمم درست ہی جسطرح خاک اور بالو اور پتہر اور ہرتال اور گچ اور سرمہ اور یہی محیط مین ہی **مسئلہ** تیمم کرنا پتہر پر درست ہی اگرچہ اوسپر گرد نہ جمی ہوئی اور گرد پر بہی اور کچی اینٹ پر تیمم کرنا درست ہی اور جو چیز کہ زمین کی جنس سے نہین ہی اوسپر تیمم درست نہین جسطرح چاندی اور سونا مگر جب تک کہ یہہ سب بہی گلائی نہووین اور مٹی مین ملی ہووین تو تیمم درست ہی **مسئلہ** اور گیہون اور جو پر تیمم درست نہین ہی اور اگر اون پر بہی غبار ہوئی تو درست ہے

مثلاً ایک شخص نے دیوار گرائی یا گیہون ناتے اور اوسکی منہہ اور ہاتہہ پر گرد جمی
اور اوسنے تیمم کی طرح پر منہہ اور ہاتہہ کو اوسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست ہی
اور راکہہ سے تیمم درست نہین اور اگر ایک زمین پر پہلی نجاست تہی اور اب اوسکا اثر
جاتا رہا اور وہ زمین سوکہہ گئی تو اوس زمین پر تیمم درست نہوگا اور نماز درست ہوگی
اور اگر کپڑی پاک پر یا دوسری چیز پر گرد جمی ہووی تو اوس سے تیمم درست ہی **مسئلہ**
اور اگر کوئی شخص قید مین ہوئی اور پانی نہ پاوی وضو کی واسطی مثلاً ایک قیدی ہوئی
کہ اوسکو کافر وضو کرنی سی منع کری یا ایک شخص ہی کہ اوسکو کسی نی کہا ہی کہ اگر تو وضو کریگا
تو تجہکو قتل کرونگا تو اس صورت مین تیمم کری اور نماز ادا کری لیکن جب وہ منع کرنی والا
چلا جاوی یا عذر دفع ہو جاوی تب نماز کو دہراوی اور اگر قید ہوئی نجس مکان مین اور
وہان نہ تو پانی ملی اور نہ مٹی پاک تو اگر مقدور ہوئی تو کسی چیز سے زمین یا دیوار کو کہودے
اور تیمم کر کی نماز ادا کری اور اگر کہودنی ہی نہ سکی تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ نماز
تب نہ پڑہی بلکہ پانی یا پاک مٹی کی انتظاری کری اور ابو یوسف رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ
نمازیونکی مشابہت پر اشاری سی نماز پڑہی اور جب عذر دفع ہوئی تب نماز دہراوی اور یہ
مسئلہ محیط مین ہی **مسئلہ** اگر کوئی آدمی اسطرح کی مکان پر جاوی کہ وہان تو پانی ہی
اور نہ خاک تمام کیچڑ ہی مثلاً پانی برسا نہ تو اسقدر جمع ہوا کہ وضو کری اور نہ خاک باقی رہی
کہ تیمم کری تو کپڑی یا بدن مین کیچڑ لگا دیوی جب سوکہہ جاوی تب اوسی سی تیمم کری اور
اگر کسیکو امید ہی کہ پانی ملیگا تو مستحب ہی کہ نماز کی تاخیر کری آخر وقت تک اور اگر اول
وقت مین تیمم سی نماز پڑہلی پہر پانی پایا اور وقت باقی ہی تو نماز نہ دہراوی اور جسکو شبہہ
ہوئی کہ پانی نزدیک ہی تو اوسکو ایک تیر کے پہنچنی تک پانی ڈہونڈہنا
واجب ہے اور پہنچے تیر کا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہی
اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ایسی مکان پر

ہوی

ہوئی کہ اگر وہان جاوے اور وضو کری تو قافلہ چلا جاوی یا دراوسکی
آنکھہ سی غایب ہوجاوی تو اوسوقت مین تیمم درست ہی وہان نہ جاوی غرض یہہ ہی کہ
عاجزی کی وقت مین تیمم درست ہی اور تیمم کرنا نماز کی وقت مین اور وقت ہونی کی پہلی
درست ہی **مسئلہ** اور جسوقت کہ بہت سا بدن جنب کا زخمی ہوئی یا بہت سا بدن محدث کا
زخمی ہوئی اور تھوڑا سا اچھا تو اوس حالت مین تیمم کری اور اوس اچھی بدن کو نہ دہوئی
اور اگر سب بدن اچھا ہی اور تھوڑا سا زخمی تو تمام اچھی بدن کو دہوئی اور زخم پر مسح کری
خواہ غسل ہوئی خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنی اور پٹی پر مسح کرنی کا آگی لکھینگی انشاءاللہ
مسئلہ اور جب تک کہ تیمم باقی ہی ایک ہی تیمم سی فرض اور نفل جو چاہی سو ادا کری
اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہی تیمم کو بھی توڑتی ہی اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہی
مثلاً بیمار تہا اور اب آرام ہوا یا جنگل مین تہا اب پانی ملا اوسکی کام کی موافق یعنی محدث ہو
تو وضو کی لائق اور جنب ہو تو غسل کی لائق وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

٦ **آٹھوین فصل**

موزون پر مسح کرنی کی بیان مین **مسئلہ** جو شخص کہ موزہ
پہنی ہوئے اوسپر پاؤنکا دہونا فرض نہین ہی پاؤن دہونی کی جگھہ پر موزون پر
مسح فرض ہی اوس شخص کی واسطی **مسئلہ** اور مسح موزہ کا محدث کی واسطی ہے
جنب کی واسطی نہین یعنی جو کوئی کہ وضو کرتا ہی اس سبب سی کہ اوسکا وضو ٹوٹا ہے
اوسکی واسطی مسح موزہ کا درست ہی اور جسکی تئین حاجت نہانی کی ہی اوسکی واسطی
مسح موزی کا درست نہین اور مسح موزیکا ہاتھہ کی تین انگلیونکی برابر فرض ہی اور
اس مین کوئی دوسری چیز فرض نہین ہی اور سنت اوس مین یہہ ہی کہ پاؤن کے
انگلیون کی سرسی مسح شروع کری اور پہنڈلی تک کہینچ لیجاوی اور مسح کیوقت ہاتھہ کی
انگلیون کو کہلی رکہی سمٹی نہ رکہی اور مستحب اوسمین یہہ ہی کہ انگلیون کا خط موزون پر
ظاہر ہوئی صورت اوسکی یہہ ہی کہ سر کا مسح کرکی دوسری پانی سی ہاتھہ کو ترکرکے

دہنی ہاتہہ کی انگلیونکو دہنی پاؤن کی موزی پر رکہی اور بائین ہاتہہ کی اونگلیونکو بائین
پاؤنکی موزی پر رکہی اور دونو ہاتہونکی تئین پاؤنکی انگلیونسی پہیلی تک کہینچی اور اونگلیونکو
کہلی رکہی اور مسح ایک بار کفایت ہی دو تین بار سنت نہین اور موزی کی اوپری طرف
مسح کری تلوی کی طرف نکری اور موزہ اسطرحکا ہو کہ ٹخنونکو چہپاوی اور اگر موزے کا
منہہ کشادہ ہوئی اسطرح پر کہ اوپرسی پاؤن نظر پڑی تو کچہہ مضائقہ نہین لیکن جب پاؤن کے
تین اونگلی چہوٹی کی موافق ٹخنا کہلا ہوئی تو اس موزی پر مسح درست نہین ہی اور جرموق پر بہی مسح درست ہے
اگر چمڑیکا ہوئی اور جرموق اسکو کہتی ہین جو موزی کی اوپر پہنا جاتا ہی سوا اسکی کہ موزہ نجاست اور
کیچڑ کی لگنی سی بچا رہی اور پاتیابہ پر بہی جو سخت بنا ہوئی کہ بغیر باندہی پہیلی پر کہڑا رہی اور اگر نہ کہڑا رہی مسح
درست ہی اور مسح موزہ کا تب درست ہوگا جب حدث کی وقت پوری وضو پر پہنا ہوگا گو کہ
پہلی کیوقت پورا وضو نہو مثلاً ایک شخص نے پہلی پاؤن دہویا اور موزہ پہنا تب باقی بدنکو دہویا تو
وضو پورا نہوا اور مسح درست ہوگا کیونکہ حدث کی وقت مین پورا وضو پایا گیا پہلی کیوقت مین پورا وضو
ہونا شرط نہین ہی کہ پورا وضو کرلی تب موزہ پہنی اور مسح کی مدت مقیم کی واسطی ایک رات دن
ہی اور مسافر کیواسطی تین رات دن جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یَمْسَحُ الْمُقِیْمُ یَوْمًا
وَلَیْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیَهَا اسکی معنی یہہ ہین مسح کری موزی پر مقیم ایک رات دن اور مسافر
تین رات دن اور مدت مسح کی حدث آنی کی وقت سی شمار کیجاویگی مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضو
کیا اور موزہ پہنا اور اوسکا وضو ظہر کی وقت تک رہا اور اوس وضو سی ظہر پڑہی اور بعد ظہر کے
اوسکا وضو ٹوٹا تو دوسری روز کی ظہر تک اوسکی مدت ہی اور جب مدت مسح کی تمام ہوئی
اور اوسکا وضو رہی تب پاؤن دہونا فرض ہوئی فقط پاؤن کو دہو ڈالی تمام وضو
کرنا ضرور نہین اور مسح موزہ پر عورت مرد دونو کی واسطی ہی اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہی
مسح کو بہی توڑتی ہی اور موزیکا اوتارنا خواہ دونو اوتاری خواہ ایک ہی اور مدت کا تمام ہونا
مسح کو توڑتا ہی اور دونو پاؤن دہونا بہی فرض کرتا ہی یعنی اگر وضو ٹوٹا اور موزہ نہین اوتارا ہے

خواہ مدت تمام نہین ہوئی ہی تو اوس صورت مین وضو کری اور مسح کری موزون پر اور
اگر موزہ اوتارا یا مدت تمام ہوئی تو اس صورت مین اگرچہ وضو ہوگا مگر دونو پاؤن کا
دہونا فرض ہوگا فقط پاؤن دہویگا تمام وضو نہ دہرا دیگا اور اسیطرح اگر پانی گیا اور
موزی خواہ ایک ہی کی اندر اسقدر کہ تمام پاؤن دہو گیا خواہ بڑا حصہ پاؤن کا تر ہوا
تو وہی حکم ہی یعنی دونو پاؤن دہوئی اور مناسب ہی اس حکم کا یاد رکہنا کہ اگر
ایک موزہ اوتارا خواہ ایک ہی موزہ مین پانی گیا اور سب پاؤن خواہ بڑا حصہ پاؤنکا
دہو گیا تو ان صورتون مین دونو پاؤن دہویگا اور اگر موزی مین پانی گیا اور اسکا
پاؤن تر ہوا تین اونگلیون برابر یا کم اوس سی تو اس صورت مین مسح باطل نہوگا اور
یہی محیط مین لکہا ہی اور بڑا حصہ پیر کا پہلی کیطرف باہر نکلنا ہی حکم موزہ اوتارنی کا
رکہتا ہی اور جو موزہ کہ پاؤن کی چہوٹی تین اونگلیون کی موافق پہٹا ہوئی تو اوسپر
مسح درست نہین ہے اور اگر کم پہٹا ہوئی تو درست ہی اور اگر اسطرحسی پہٹا ہوئی کہ اوس مین
چہوٹی تین اونگلی پاؤن کی ڈالنی سی جاوی مگر اوس سی اسقدر پاؤن بغیر کہولی کہلا نہ رہی تو
اوسپر مسح جائز ہی اور اگر اسطرح پر پہٹا ہوئی کہ ہر وقت بند رہی مگر چلتی وقت کہلی
اوسقدر یعنی تین اونگلی کی برابر تو اوسپر مسح جائز نہین ہی اور اگر ایک موزی مین
بہت جگہہ پہٹا ہوئی کہ جمع کرنی سی تین اونگلی کی موافق ٹہری تو اوسپر مسح درست
نہین اور اگر دونو موزی پہٹی ہوین اور دونو کو جمع کرکی اسقدر ٹہری تو مسح درست ہی
ایک موزیکا پہٹنا اسقدر مسح کو منع کرتا ہی اور عمامہ پر اور ٹوپی اور برقع اور دستانہ پر
مسح درست نہین ہی

نوین فصل تکٹہی اور زخم پر مسح کرنی کے بیان مین

مسئلہ مسح کرنا تکٹہی پر جو ٹوٹی عضو پر باندہی جاتی ہے
درست ہی اور اگر تکٹہی چنگی ہونی کی پہلی گر پڑی تو مسح باطل نہوئی اور اگر زخم چنگی ہونیکی
بعد تکٹہی گری تو اوس مقام کا دہونا فرض ہوئی ہیں اگر اوسکا وضو ہوئی تو فقط اوسی

مقام کو دہو ڈالی اور دوسری مقام کا دہونا ضرور نہین اور اگر مسح کرنا ٹکٹہی پر بہی
ضرر کری تو اوسکا ترک کرنا جائز ہی اور اگر ضرر نہ کری تو مسح ترک کرنا جائز نہین اور
اسمین کچہہ شرط نہین ہی کہ ٹکٹہی طہارت کی وقت باندہی ہوئی اگرچہ بی طہارت باندہی
ہوئی مسح درست ہی خواہ محدث ہوئی خواہ جنب مثلاً ایک شخص غسل کرتا ہی جنابت کا
اور اوسکی ہاتہہ مین ٹکٹہی بندہی ہی اور مسح کرتا ہی پانی سی ٹکٹہی پر تو جائز ہی مسح کرنا
اور یہی محیط مین ہی **مسئلہ** اور مسح ٹکٹہی پر اوسوقت درست ہی کہ اوس عضو پر مسح
نہ کرسکی خلاصہ یہہ ہی کہ اگر اوس عضو کی دہونی سی ضرر ہوئی تو مسح کری عضو پر اور
اگر عضو پر بہی نہ کرسکی اوس سبب سی کہ اوسکو پانی ضرر کری یا ٹکٹہی بندہی ہوئی اور
اوسکا کہولنا ضرر کری تو ٹکٹہی پر مسح کری اور جسوقت کہ سب عضو پر مسح کرسکی تو
اوسوقت ٹکٹہی پر مسح درست نہین **مسئلہ** اور جس کسیکا بدن پہٹا ہوئی اور
اوسکی دہونی سی عاجز ہوئی تو اوسپر پانی دہاوی اور اگر پانی بہی دہا نہ سکی تو مسح
کری اور اگر مسح بہی نہ کرسکی تو اوسکی گرد بگرد کو دہوئی اور اوسکو چہوڑ دیوی اور
کسی کا ہاتہہ پہٹا ہوئی اور وہ وضو سی عاجز ہوئی تو کسی سی مدد چاہی کہ وہ وضو کرا
دیوی اور اگر مدد نچاہی اور تیمم کری تو جائز ہی اور جب کسی نی پاؤن کی بوائی پر دوا
لگائی تہو اوسی دوائی پر پانی دہاوی اور جب پانی دہا چکا دوا پر تب دوا گر پڑی
تو اگر چنگی ہونی سی دوا گری ہی تو اوس مقام کو دہوئی اور اگر بغیر چنگی ہوئی دوا گری
ہوئی تو نہ دہوئی اور جب کسی شخص نی فصد لی اور اوسپر گدی رکہی اور پٹی باندہی تو
اگر وہ شخص بغیر دوسری کی مدد کی آپ ہی پٹی کہولنی اور باندہنی سکتا ہی تو پٹی کہولی اور
گدی پر مسح کری پٹی پر جائز نہوگا اور اگر بغیر دوسری کی مدد کی کہولنی باندہنی نہین سکتا ہی
تو اوسی پٹی پر مسح کری اور اگر پٹی کہولنا اور پٹی کی نیچی جو اچہا بدن ہی اوس کا دہونا
زخم کو ضرر کری تو پٹی ہی پر مسح جائز ہی اور اگر ضرر نکری تو پٹی کو کہولی اور اچہی بدن کو

دہوئی

دهوئی اور گدی پر مسح کری اور اگر پٹی کا کهولنا ضرر نه کری مگر اوسکا اوٹهالینا زخم کی
جگهه سی زخم کو ضرر کری تو پٹی کو کهولی اور اوس جگهه سی نه اوٹهاوی اور پٹی کی نیچی جو اچها بدن ہی
اوسکو زخم کی جگهه تک دهوئی تب پٹی کو باندهی اور زخم کی جگهه پر مسح کری اور اگر اوسکا
کهولنا باندهنا مشکل ہوئی جیسا که ہم لکهه چکی تو پٹی پر مسح کری اور اس صورت مین جو
بدن که اچها ہی کهولنی کیطرف پٹی کی گره کی نیچی اوسکا دهونا بهی ضرور نہین ہی اوپر ہی
مسح کفایت کرتا ہی اسواسطی کہ اگر اوسطرف دهوویگا تو پٹی تر ہوگی اور اوسکی تری فصد کے
جگهه پر پہنچیگی اور تکهی اور پٹی کی مسح مین یهه شرط ہی که تمام تکهی اور پٹی پر مسح کری اور
جب پٹی یا تکهی پر مسح کیا پهر اوسکو کهولا اور اوٹها لیا اوس مقام سی اور پهر باندها تو
مناسب ہی که مسح بهی پهر کری اور اگر نه کری تو مضائقه بهی نہین ہی اور اگر پٹی یا تکهی زخم کی
گر پڑی اور دوسری پٹی یا تکهی اوسکی بدلی تو بہتر یہی ہی که مسح بهی پهر کری اور اگر نه کیا تو
مضائقه بهی نہین ہی اور تین بار اوسپر مسح کرنا کچهه شرط نہین ہی بلکه ایک ہی بار کفایت کرتا ہے
اور اوسکی واسطی کچهه مدت نہین مقرر ہی

ف

دسوین فصل حیض اور نفاس اور استحاضه اور معذور کی بیان مین مسئله

حیض وه خون ہی که عورت بالغ کی رحم سی بغیر درد کی نکلتی ہی اور وه عورت سن
ایاس کو نه پہنچی ہوئی اوسکا بیان صاف صاف کرتی ہین انشاء الله تعالی عورت بالغ کی یهه
معنی ہین که وه عورت نو برسکی ہوئی اور اگر نو برس سی کم عمر کی لڑکی خون دیکهی تو
وه حیض نہین مثلاً اگر چهه برسکی لڑکی یا سات برس کی خون دیکهی تو وه حیض نہین ہی
بلکه بیماری ہی اور جب نو برس کی لڑکی نی خون دیکها تب وه حیض ہی اور وه بالغ
ہوئی مسئله اور جو خون که رحم سی نہوئی تو وه حیض بهی نہین ہی اور اسیطرح
جو خون که رحم سی مرض کی سبب سے آدمی مثلاً درد ہوئی تو وه بهی حیض نہین ہی اور
حیض کا آنا مقرر کیا ہی سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازه یهه ہی که عورت

ساٹھہ برس کے ہوئی پہر اگر عورت سن ایاس کی بعد کچہہ دیکہی تو وہ حیض نہین ہی مگر
جب سیاہ رنگ خون یا خوب سرخ رنگ خون دیکہی گی تب وہ بہی حیض ہوگا اور اگر
زرد یا سبز یا مٹی کی رنگ خون دیکہی گی تو وہ استحاضہ ہی اور بہت کم مدت حیض کے
تین دن اور اوسکی رات ہی اسکی یہہ معنی ہین کہ تین دن کی گذرنی مین جو رات آئی ہوئی
اور یہہ معنی نہین ہین کہ تین ہی رات اور تین ہی روز ہوئین مثلاً ایک عورت نی شنبہ کی
فجر کو خون دیکہا اور دوشنبہ کی روز آفتاب ڈوبتی وقت خون موقوف ہوا اور اس مین
تین روز اور دو ہی رات ٹھہری تو یہہ حیض ہی اور بہت زیادہ مدت اوسکی دس دن ہین
جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَۃِ الْبِکْرِ
وَالثَّیِّبِ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْھَا وَاَکْثَرُہٗ عَشْرَۃُ اَیَّامٍ اسکی یہہ معنی ہین کہ بہت
کم مدت حیض کی عورت کیواسطی خواہ مرد نہ دیکہی ہوئی خواہ مرد دیکہی ہوئی تین روز اور
اوسکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز **مسئلہ** حیض سی پاک ہونی کو
طہر کہتی ہین اور بہت کم مدت طہر کی پندرہ روز ہین اور زیادہ کا حد نہین ہی اور طہر کہتی ہین
اوس پاکی کو کہ عورت دو حیض کی بیچ مین دیکہی مثلاً ایک عورت نی رمضان مبارک کی
پہلی تاریخ کو خون دیکہا اور دسوین کو وہ صاف ہوئی اور پہر شوال کی پہلی تاریخ کو
خون دیکہا تو یہہ چوبیس روز دو حیض کی درمیان مین گذری ہین اسکو طہر کہتی ہین **مسئلہ**
حیض والی عورت حیض کی مدت مین جس رنگ کا خون دیکہی سوای سفیدی خالص کے
تو وہ حیض ہی اور حیض کی خون کی چہہ رنگ ہین سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز
اور تیرہ رنگ اور مٹی کی رنگ تیرہ اوسکو کہتی ہین کہ سفیدی مائل ہوئی اور مٹی کی رنگ
اوسکو کہتی ہین کہ سیاہی مائل ہو **مسئلہ** حیض کی مدت مین دو خون کی بیچ مین جو
پاکی دیکہی تو وہ پاکی بہی حیض مین داخل ہی مثلاً ایک عورت کی عادت ہی کہ اوسکو چہہ روز
حیض رہتا ہی اور اوسنی دو روز خون دیکہا اور دو روز پاک رہی تب پہر دو روز

خون

خون دیکہا تو وہ جو دو روز بیچ مین پاک رہی ہے وہ دو روز بہی حیض مین داخل ہین اور اوسکو
طہر متخلل کہتی ہین اور حیض کا یہہ حکم ہی کہ عورت حیض والی نماز نہ پڑہی اور روزہ نہ رکہی
مگر جب صاف ہوئی تب جتنی روز کہ روزہ نہین رکہا ہی اوتنی ہی روز قضا کا روزہ
رہی اور جو نماز اوس حالت مین قضا ہوئی ہی اوسکی قضا نہ پڑہی اور اسکی یہہ وجہ ہی
کہ جب مہتر آدم صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور حوّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا جہان مین آئی تب حوّا
نماز مین تہین کہ حیض دیکہا اور حوّا نی بہشت مین حیض نہ دیکہا تہا اور جب حوّا کو نماز
مین حیض آیا تب حوا نی مہتر آدم صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سی پوچہا کہ نماز ادا کرون یا نہین
مہتر آدم نی مہتر جبریل علیہ السلام سی پوچہا مہتر جبریل علیہ السلام نی اللہ تعالی سی
پوچہا حکم ہوا کہ نماز نہ ادا کری بعد چند روز کی پہر حیض آیا تب حوّا نی مہتر آدم سی
پوچہا کہ روزہ رکہون یا نہین مہتر آدم نی کہا کہ روزہ مت رکہو پہر جب حوا حیض سی
پاک ہوئین تب مہتر جبریل نی اللہ کا حکم پہنچایا کہ حوا سی کہو کہ روزہ قضا کا رکہی تب
مہتر آدم نی مناجات کی کہ یا بار خدایا نماز مین تو قضا کا حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو ہمنی فرمایا تہا
کہ مت پڑہ پہر اوسکی قضا بہی نہ پڑہی اور روزی کو تو نی کہا کہ مت رکہہ پہر اوسکی قضا رکہی
اور حیض والی عورت مسجد مین نجاوی اور طواف کعبہ کا نکری اور اوس عورت کی بدن کی
جو ازار کی نیچی ہی ناف سی لیکر زانو تک فائدہ لینا مرد کو حرام ہی اور بوسہ لینا اور جو
بدن کہ ازار کی اوپر ہی اوسکا چہونا حلال **مسئلہ** شوہر کی تئین اپنی عورت سی
اور مولی کی تئین اپنی لونڈی سی حیض کی حالت مین جماع کرنا حرام ہی اور جو شخص کہ حلال
جانی تو وہ کافر ہوئی **مسئلہ** اگر کسی شخص کی تئین غلطی سی یا نادانی مین بسبب
حرص کی حیض کی حالت مین اپنی عورت سی اتفاق جماع کا پڑا تو واجب ہی اوسپر کہ
رات دن استغفار کری اور مستحب ہی کہ ایک دینار یا آدہا دینار صدقہ دیوی اوسکا
کفارہ اور عورت حیض والی قرآن نہ پڑہی جنب اور نفسا کی طرح خلاف محدث کی کہ وہ

قرآن بغیر چہوئی پڑہی اور عورت حائض اور نفسا قرآن بہی نہ چہوئی محدث اور
جنب کیطرح مگر جزدان مین ہوئی تو لی چارون چہوئین یعنی محدث اور جنب او
حائض اور نفسا محدث اور جنب کی معنی تو لکہہ چکی ہین اور حائض اوس عورت کو
کہتی ہین جو حیض مین ہوئی اور نفسا اوسکو کہتی ہین جو نفاس مین ہوئی اور
نفاس کا بیان آگی لکہتی ہین انشاء اللہ تعالی اور مکروہ ہی قرآن شریف کا
چہونا اوسکی تئین آستین سی اور نفاس وہ خون ہی کہ لڑکا پیدا ہونی کی بعد سے او
اور اوسکی کم مدت کی حد نہین ہی اور اوسکی بہت زیادہ مدت کی حد چالیس روز
ہین اور اگر جو دو لڑکی پیدا ہوئین ایک پہلی اور ایک پیچہی تو پہلی لڑکی پیدا ہونی کی
بعد سی نفاس ہی اور اگر حمل گر پڑی اور بعضا عضو اوسکا بنا ہوئی تو وہ بہی
لڑکا ہی اور وہ عورت بہی نفسا ہی اور حیض نفاس کا ایک ہی حکم ہی جیسا کہ لکہہ چکی ہین
حیض کیواسطی ویسا ہی نفاس کی واسطی بہی ہی اور جس عورتکا خون موقوف
ہوا حیض اور نفاس کی بڑی مدت کی بعد یعنی دس روز کی بعد حیض موقوف ہوا
اور چالیس روز کی بعد نفاس موقوف ہوا تو اوس عورت سی غسل کی پہلی جماع
درست ہی اور جو عورت کہ دس روز سی کم مین حیض سی صاف ہوئی اور چالیس
روز سی کم مین نفاس سی صاف ہوئی تو اوس عورت سی غسل کے پہلی جماع درست
نہین ہی مگر جب اوسقدر وقت گذر جاوی کہ اوسمین غسل کر سکی اور تحریمہ نماز کا
باندہ سکی تو اتنی دیر کی بعد اوس سی جماع درست ہی اگرچہ غسل نکیا ہوئی مگر نماز
بی غسل درست نہین ہی اور جب کسی عورت کا خون موقوف ہوئی دس روز سی
کم مین یعنی تین یا چار یا پانچ یا چہہ یا سات یا آٹہہ یا نو روز مین اور اوسکی عادت سے
کم ہوئی مثلاً اوسکی عادت تہی ظہر کی وقت اور یہہ خون موقوف ہوا دوپہر کیوقت
تو اس صورت مین واجب ہی کہ غسل مین دیری کری نماز کی آخر وقت تک اسواسطی کہ

شاید پہر نہ خون آجاوی کیونکہ اوسکی عادت کی پہلی موقوف ہوا اور اتنی دیری نہ کری
کہ وقت مکروہ ہوجاوی بلکہ وقت مستحب تک دیری کری اور اگر خوف نماز جانی کا
ہوئی تو غسل کرکی نماز پڑہ لی ایسا نہ کری کہ نماز فوت ہوجاوی **مسئلہ** اگر ایک
عورت لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ مین پاک ہوئی تو اوسکو چاہئی ہی کہ نماز پڑہا کری
اور روزہ رکہی اور منتظر نرہی کہ چالیس روز گذرین اور جو بعضی عورتین چالیس روز سی
کم مین پاک ہوتی ہین اور نماز نہین پڑہتی ہین جب تک کہ چالیس روز نہین گذرتی ہین
یہہ اونکی نہایت غلطی ہی ایسا ہرگز نکیا چاہئی **مسئلہ** اور جو خون کہ حیض کی کم مدت
یعنی تین روز سی کم مین بند ہوا یا اوسکی بڑی مدت یعنی دس روز سی زیادہ ہوئی
یا نفاس چالیس روز سی زیادہ ہوئی یا حاملہ عورت خون دیکہی تو یہہ سب استحاضہ ہی
یا جو عادت کہ اوسنی حیض اور نفاس کے پہچان رکہی ہی اوس سی زیادہ ہوئی تو وہ
بہی استحاضہ ہی مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تہی اور اوسنی بارہ
روز خون دیکہا تو یہہ پانچ روز جو سات روز کی بعد ہین استحاضہ ہی اور وہ سات
روز حیض اور ایک عورت ہی کہ اوسکی عادت نفاس کے تیس روز تہی اور اوسنی
پچاس روز خون دیکہا تو یہہ بیس روز جو تیس روز کی بعد ہین استحاضہ ہی اور وہ تیس روز
نفاس ہی اور یہہ حکم معتادہ کیواسطی ہی معتادہ اوسکو کہتی ہین کہ جسکی تئین حیض اور
نفاس ہوا ہوئی اور جو عورت ایسی ہی کہ اوسکو کبہی حیض اور نفاس نہین ہوا تہا
اور وہ بالغ ہوئی تو استحاضہ مین یعنی اوسکا خون زیادہ روز تک جاری رہا تو اوسکی
واسطی حیض ہر مہینی سی دس روز ہین اور جو خون کہ دس روز سی زیادہ ہی وہ استحاضہ
ہی اور نفاس اوسکی واسطی چالیس روز ہی اور باقی روز جو چالیس سے زیادہ ہین
وہ استحاضہ ہی اور استحاضہ کا یہہ حکم ہی کہ جس عورت کو استحاضہ ہوئی وہ نماز
پڑہی اور روزہ رکہی اور اوسکا شوہر جماع کری **مسئلہ** عورت استحاضہ والی

جس شخص کی زخم ہوئی اسطرحکا کہ اوسمین سی خون یا پیپ بہی جاوی یا کسی شخص کی پیشاب
بہا جاوی یا ناک سی خون بہا جاوی یا اوسکی شکم سی بی اختیار ہوا چلی جاوی اور
اوسکو قدرت ضبط کی نہوئی یا اسطرح کا دوسرا آزار ہوئی تو ان سب کا یہہ حکم ہی
کہ یہ سب ہر نماز کی وقت مین وضو کرین اور اوسی وضو سی فرض نفل جو چاہین سو
ادا کرین جب تک کہ وقت نماز کا باقی ہی ان سبہونکا وضو باقی ہی اور جب وقت گذر جاوے
ان سبہونکا وضو بہی ٹوٹ جاوی دوسری نماز جو آنی والی ہی اوسکی واسطی دوسرا وضو
کرین اور اون سبکا وضو وقت کی جانی سی ٹوٹتا ہی اور وقت کی آنی سی نہین یعنی اگر
ظہر کی وقت آنی کی پہلی معذورنی وضو کیا اور وضو کی بعد ظہر کا وقت آیا تو اوسکا
وضو نہ ٹوٹا اور اگر ظہر کی وقت مین وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا تو اوسکا وضو
بہی ٹوٹا اور ایسی آدمی کو معذور کہتی ہین اور یہہ نہ کوئی خیال کری کہ اوسکا وضو
وقت جانی کی پہلی ٹوٹتا ہی نہین اسکی یہہ معنی ہین کہ معذور کا وضو اوس عذر کے
سبب سی جو رکہتا ہی نہین ٹوٹتا جب تک کہ وقت باقی ہی اور دوسرے چیز سی تو
ٹوٹ جاتا ہی مثلاً ایک شخص کے زخم سی خون جاری ہی اور اوسنی وضو کیا تو جب تک
کہ وقت باقی ہی اوس خون بہنی سی وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر دوسرے چیز وضو کے
توڑنی والی آویگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اوسکا وضو ٹوٹیگا اگرچہ وقت باقی رہیگا اور
عذر کی ثابت ہونی کی یہہ حد ہی کہ وہ عذر یعنی استحاضہ خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت
نماز کا تمام لی لیوی اسقدر کہ تمام وقت مین وضو اور نماز کی وہ شخص فرصت نپاوے
اور عذر کی باقی رہنی کی یہہ شرط ہی کہ ہر وقت پایا جاوی اور جب ایک وقت نماز کا
اوس حدث سی خالی گذری تو وہ شخص عذر سی باہر آوی وہ معذورین نہ داخل ہو
اور اگر ایک شخص کے تئین ایک نماز کی بیچ وقت مین کوئی حدث جسطرحسی ہوا یا خون
زخم کا یا ناک کا یا دوسرا کوئی آوی اور وہ حدث جاری ہو جاوی تو وہ شخص توقف

کری

کری اور انتظار کری کہ وہ حدث موقوف ہوتاہی یا نہین اور اگر وہ حدث موقوف
نہوئی اور نماز کا وقت آخر ہونی لگی تب اوسی حدث کی حالت مین وضو کرکی نماز ادا
کری پہر اگر وہ حدث دوسری نماز کی وقت کوبہی لی لیوی تو وہ شخص معذور مین داخل
ہوئی اور وہ نماز جو اوسنی پڑہی تہی وہ درست ہوئی اور اگر دوسری نماز کیوقت کو نہ لیا
اور حدث موقوف ہوا تو اوس شخص کا عذر ثابت نہوا اوس نماز کو دہراوی اسواسطی
کہ وہ حدث آدہی ہی وقت تک رہا اور عذر ثابت ہونی کی یہہ شرط لکہہ چکی ہین کہ ایک
وقت نماز کا تمام لی لیوی اور یہان اوس شخص کو بیچ وقت مین حدث ہوا تہا
اور دوسری وقت کو نہ لیا تو اس صورت مین آدہا ہی وقت ٹہرا اس سبب سی وہ شخص
معذور نہوا خلاصہ یہہ ہی کہ اگر کسی کی ہر وقت پیشاب جاری رہی یا زخم سی خون جاری
رہی یا عورت کو استحاضہ ہوئی یا کسی کی ناک سی خون جاری رہی یا کسی کی پیشاب کی
مقام سی خون یا پیپ جاری رہی یا دوسری کوئی حدث مین گرفتار ہوئی تو وہ
شخص نماز اوسی حالت مین پڑہی مگر پانچون وقت تازہ تازہ وضو کیا کری **فائدہ**
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جبکہ عورت حیض والی ہر نماز کی وقت مین ستر
دفعہ استغفر اللہ کہی تو اللہ تعالی ہزار رکعت کا ثواب دیوی اور ستر گناہ اوسکی بخشی
اور ستر درجہ بہشت مین دیوی اور استغفار کی لفظ کی ہر حرف کی بدلی مین ایک
نور دیوی اور جتنی بال کہ اوسکی بدن مین ہین ہر بال کی شمار کی موافق ثواب حج اور
عمرہ کا لکہی اور جب حیض سی پاک ہوئی اور غسل کری اور دو رکعت نماز پڑہی
اور ہر رکعت مین الحمد کی بعد تین بار قل ہو اللہ پڑہی تو اللہ تعالی اوسکی تمام
گناہ صغیرہ اور کبیرہ گذری ہوئی بخشی اور دوسری حیض تک اوسپر گناہ نہ
لکہی اور وہ عورت ستر شہید کا ثواب پاوی اور بہشت مین اوس عورت کی
واسطی محل درست کرین اور اوسکی سر مین جتنی بال ہین ہر بال کی بدلی اوس عورت

تئین ایک نور دیوین اور اگر دوسری حیض کی پہلی مری تو شہید مری ہوئی **فائدہ**
مستحب ہی حیض والی عورت پر کہ ہر نماز کی وقت مین وضو کری اور سبحان اللہ
کہا کری اسقدر کہی کہ اوس قدر دیری مین اگر نماز پڑہتی تو پڑہ چکتی اسمین یہہ
فائدہ ہی کہ اوس عورت سی نماز کی عادت نجاتی رہی **گیارہوین فصل**

نجاست کی پاک کرنی کی بیان مین

جو نجاست کہ تندار ہی یعنی
خشک ہونی کی بعد اوسکا نشان معلوم ہوتا ہی جسطرح خون وغیرہ ہی تو اوس نجاست سی
نمازی کا بدن اور جانماز اور کپڑا پاک ہوتا ہی پانی کی دہونی سی اور اوس چیز کی دہونی سے
جو بہنی والی اور پاک ہوئی ور ایسی ہووی کہ اوسکی دہونی سی جو کچہہ لگا ہوئی تو چہوٹ
جاوی جسطرح سرکہ اور گلاب وغیرہ ہی اور پاک ہوتا ہی دہونی سی جبکہ اوس نجاست کا
نشان مٹ جاوی مگر جب اسطرح کی نجاست ہوئی کہ اوسکا داغ چہوٹنا پانی سی بغیر
صابونکی مشکل ہوئی جسطرح سی مہندی کا رنگ یا تیل ناپاکی ملا ہوئی یا دوسرے چیز
اسطرح کی لگی ہوئی تو اس صورت مین فقط تین بار دہونا کفایت کرتا ہی اگرچہ
داغ نہ چہوٹی کیونکہ دہونی مین اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہ گیا تو کیا مضائقہ اور
وہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ جو چیز بہنی والی اور پاک ہوئی اور ایسی ہووی کہ اوسکی
دہونی سی جو کچہہ لگا ہوئی تو چہوٹ جاوی تو اسطرح بیان کرنی مین شراب اور پیشاب
وغیرہ نکل گیا کیونکہ شراب ور پیشاب بہنی والا تو ہی مگر پاک نہین اور دودہ اور
تیل وغیرہ بہی نکل گیا کیونکہ یہہ سب بہنی والی ہی ہین اور پاک بہی ہین مگر اونکی دہونی سے
جو کچہہ لگا ہوگا تو نہ چہوٹیگا **مسئلہ** اور جو نجاست کہ تندار نہووی یعنی خشک
ہونیکی بعد اوسکا نشان معلوم نہوئی جسطرح شراب ور پیشاب وغیرہ تو اسطرح کے
نجاست اگر بدن مین لگی ہوئی تو تین بار دہونا کفایت ہی اور اگر کپڑی مین لگی ہوئی
تو تین بار دہوئی اور ہر بار نچوڑی اور یہہ شرط ہی کہ تیسری بار خوب سا نچوڑے

اپنی قوت کے موافق اور جو چیز نچوڑنیکی قابل نہوئی جسطرح چٹائی اور جاجم وغیرہ تو اوسکی
تئین دہوئی اور دہو کی چہوڑ دی اسقدر کہ سب پانی ٹپک جاوی اور جب ٹپکنا موقوف
ہوجاوی تب پہر دہوئی اور چہوڑ دیوی یہانتک کہ ٹپکنا موقوف ہوجاوی اسطرح
تین بار کری **مسئلہ** اور موزہ اور جوتہ زمین پر ملنی سی پاک ہوتا ہی اگر اوسمین تند ار
ناپاکی لگی ہوئی مثلاً غلیظ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اسقدر ملی کہ ناپاکی سب چہٹ جاوے
اور اگر تند ار ناپاکی نہوئی جسطرح پیشاب وغیرہ تو فقط دہونی سی پاک ہوتا ہی **مسئلہ**
اگر کپڑی یا بدن یا دوسری چیز مین منی لگ جاوی تو دہونی سی پاک ہوئی خواہ منی
خشک ہوئی خواہ تر اور خشک منی ملنی سی بہی پاک ہوتی ہی اور جسمین ناپاکی نہ اثر کری
جسطرح شمشیر اور چہوری اور آینہ اور تانبی کی دیگ اور جو چیز کہ مثل اسکی ہی زمین پر
ملنی سی پاک ہوئی یا دہونی سی اور زمین اور اینٹ کا فرش سوکہہ جانی اور نجاست کا
اثر مٹ جانی سی پاک ہوئی اور اوسپر نماز پڑہنا درست ہی مگر تیمم درست نہین اور
درخت اور گہاس جب تک زمین پر کہڑی رہین تب تک نجس ہوجاوین تو سوکہنی سی
پاک ہوئین اور جب کاٹی جاوین تب اگر نجس ہوجاوین تو بغیر دہوئی پاک نہوئین

فصل بارہوین نجاست کی قسم اور اوسکی حکم کی بیان مین

نجاست دو قسم ہی غلیظہ اور خفیفہ **مسئلہ** غلیظہ کہتی ہین بہت ناپاک کو جسطرح
شراب اور آدمی کا پیشاب اور غلیظ اور منی اور قی اور خون اور پیپ اور سب لید
اور سب گوبر یہہ سب نجاست غلیظہ ہی اور صاحب محیط اور صاحب شرح
وقایہ کا بہی قول ہی اور فتاوی مختصر شافی مین بہی یہی ہی **مسئلہ** اور جس جانور کا
گوشت حرام ہی اوسکا پیشاب اور گوہ نجاست غلیظہ ہی جسطرح گدہا اور بلی اور چوہا
وغیرہ اور مرغ کا نجاال اور بط کا بہی غلیظہ ہی اگرچہ انکا گوشت حلال ہی **مسئلہ**
اور خفیفہ کہتی ہین کم ناپاک کو گہوڑیکا پیشاب اور جسکا گوشت حلال ہی اوس جانور کا

پیشاب جسطرح گای اور بکری اور اونٹ وغیرہ اور پنچال اون چڑیونکی بہی جنکا گوشت
حرام ہی جسطرح باز وغیرہ خفیفہ ہی مسئلہ اور پنچال اون چڑیونکی جنکا گوشت
حلال ہی پاک ہی مگر جسن پنچال مین بدبو آتی ہی تو وہ ناپاک ہی جس طرح پنچال مرغی و بط
کی جیساکہ ہم لکہہ چکی مسئلہ اور کبوترا اور تیترا اور مورا اور گوریہ وغیرہ کا پنچال
پاک ہی مسئلہ اور نجاست غلیظہ سی درم شرعی کی موافق معاف ہی اور اگر
درم شرعی سی زیادہ ہوئی تو نہین یعنی اگر نجاست غلیظہ درم شرعی برابر لگی ہوئی
اور نماز پڑہہ لیوی تو معاف ہی اور زیادہ مین نہین معاف اور درم شرعی کا
اندازہ ہتیلی کی غار برابر ہی یعنی جب ہتیلی کشادہ کری اور پانی لیوی تب
جہان تک پانی ٹہرا رہی وہی غار ہتیلی کا ہی مسئلہ اور نجاست خفیفہ
کپڑی کی چوتہی حصّہ سی کم تلک معاف ہی اور جب کپڑا چوتہا حصہ پورا ناپاک
ہوئی تب نہین یعنی جب تک کپڑا ناپاک ہی چوتہی حصّہ سی کم تب تلک نماز اوس
کپڑی سی درست ہی اور جب چوتہا حصّہ پورا ناپاک ہوا تب نماز درست نہین
مسئلہ اور مچہلی کا خون ناپاک نہین ہی مسئلہ اور گدہی اور خچر کا لعاب
پاک چیزکو ناپاک نہین کرتا ہی اسواسطی کہ وہ مشکوک ہی اور پاک چیز کی پاکی تک سی
نہین جاتی مسئلہ اور پیشاب کرتی وقت جو سوئی کی نوک برابر چہینٹ
پڑی تو وہ کچہہ چیز نہین ہی مسئلہ اور جس کپڑی کا استر ناپاک ہوئی تو اوسکی
ابری پر نماز درست ہی مسئلہ اور جس بچہونی کا ایک کنارہ ناپاک ہوئی و اسکی
دوسری کناری پر نماز درست ہی خواہ اوسکی ایک کنارکی ہلانی سی دوسرا کنارا
ہلی خواہ نہ ہلی کیونکہ وہ بچہونا بجای زمین کی ہی اور یہہ مسئلہ فتاوی مختصر شافی مین
اور یہی شرح وقایہ مین بہی ہی مسئلہ اور اگر ایک کپڑا پاک ہوئی اور اوس مین
ناپاک کپڑا بہیگا ہوا پیچا گیا ہوئی اور اوسپر ناپاک کپڑی کی نمی اس پاک کپڑی مین آگئی

ہوئی مگر اسقدر بہی آئی ہوئی کہ نچوڑنی سی نہ نچڑی تو اس پاک کپڑی کی اوپر نماز درست ہی اور اگر ایک کپڑا پاک بہیگا ہوا سوکہی مکان پر جو مٹی اور گوبر سی لیپا ہی رکہا گیا تو اوس کپڑی پر نماز درست ہی اور اگر کسی شخص کی کپڑی کا ایک کنارہ ناپاک ہوگیا اور اوس شخص کو سہو ہوا اور اوس شخص نی کوئی کنارہ اوس کپڑی کا بغیر ٹہرائی ہوئی دہو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہی گیہون کی مسئلہ کی طرح مثلاً ایک شخص نی گیہون مع گدہی کی دَنوری چلائی اور گدہی نی اوسپر پیشاب کیا اور اوس گیہون کے دو حصّہ ہوئی اور اوس گیہون کی مالک دو شخص ہین دونو شخصون نی اپنا اپنا حصّہ لی لیا مثلاً دو من تہا ایک ایک من لے لیا تو اس صورت مین دونو حصہ پاک ہین اسواسطی کہ احتمال ہی دونو کی تئین کہ دوسری کی حصہ مین نجاست ہوگی یا اوسمین سی کچہہ کسی فقیر کو دیا تو اس صورت مین بہی سب پاک ہی اسواسطی کہ احتمال ہی کہ نجاست اوسی مین گئی اور اس پاکی کا اعتبار ضرورت کیواسطی ہی تا کہ حرج نہو

تیرہوین فصل استبرا اور استنجا اور استنقا کی بیان مین

پیشاب کی بعد تین بار کہنکہاری اور اوس عضو کی جڑ کی پاس سی نرم نرم تین بار دوہی گای کی پستان کیطرح اور اوس عضو کی سوراخ کو زمین پر یا کلوخ پر مسح کری جسمین جو پیشاب باقی ہوئی وہ نکل جاوی اور کلوخ لیکر ٹہلی **مسئلہ** اور شرح اوراد مین فتاوی حجۃ سی لکہا ہی کہ مناسب ہی وضو کرنیوالی کو کہ ٹہلنی کی بعد استنجا کری اسواسطی کہ شاید اوسکی پیشاب کی مکان سی کچہہ نکلی تو پہر وضو دہرانی کا محتاج ہوگی **مسئلہ** اور اس ٹہلنی مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ چار سو قدم ٹہلی اور بعضی تین سو قدم اور بعضی دس قدم اور بعضی کہتی ہین کہ جتنی برس کی اوسکی عمر ہوئی اوتنی قدم اور بعضی کہتی ہین کہ زمین پر پانو ماری اور کہنکہاری اور دہنی پاؤن کو بائین پاؤن مین اور بائین پاؤن کو دہنی پاؤن مین پیچی خواہ اونچی پر سی نیچی کو اوتری

لیکن صحیح یہہ ہی کہ آدمیونکی طبیعت مختلف ہی پہر جسمین جسکی تسلّی ہو جاوی کہ اب تم
پاک ہوئی وہی معتبر اور درست ہی کہ وہ اوسیطرح استنجا کری اسواسطی کہ ہر ایک
آدمی اپنی احوال سی خوب خبر رکہتا ہی مسئلہ بعد اوسکی پانی سی تین مرتبہ اس
عضو کو بائین ہاتہہ سی دہوئی اور تینون مرتبہ بائین ہاتہہ کو بہی دہوئی کیونکہ یہہ سنت ہی
اور اگر پانی میسر نہوئی تو استبرا فقط کلوخ سی کفایت ہی اور اسکو استبرا کہتی ہین
اور یہی فتاوی مختصر شافی مین بہی لکہا ہی کہ اوسکو استبرا کہتی ہین یعنی جو پیشاب باقی ہی
اوس سی پاکی طلب کرنا اور غائط سی فراغت ہونی کی بعد نجاست پاک کرنی کو استنجا
کہتی ہین اور غائط کہتی ہین جاضرور کو صورت اوسکی یہہ ہی کہ اگر احتیاج غائط کی
رکہتا ہوی تو پہلی آستین اوٹہا لیوی بعد اوسکی بائین ہاتہہ مین تین کلوخ یا کم یا زیادہ
لی لیوی اور جاضرور مین جاوی اور جب جاضرور مین جاوی تب پہلی بایان پاؤن
رکہی اور جاضرور پہرتی وقت قبلہ کیطرف منہہ اور پیٹہہ نہ کری اور جس چیز پر
خدای تعالی کا نام لکہا ہوئی یا قرآن مین سی کچہہ لکہا ہوئی تو اوسکو اپنی ساتہہ نہ
لیجاوی اور ننگی سر نہ جاوی اور جاضرور پہرنی کی پہلی کلوخ درست کر لیوی اور
جاضرور مین آنی کی وقت شیطان کی شرارت سی اللہ تعالی کی ساتہہ پناہ مانگی اور کہی
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
اور جاضرور پہرتی وقت بائین پاؤن پہ زور کری جسمین جلدی فراغت ہوئی اور
جس جگہہ جاضرور پہری اوس جگہہ پانی سی استنجا نہ کری اور اگر میدان مین ہوئی
تو آدمیونسی دور جاوی جسمین کسی کی نظر نہ پڑی اور جس جگہہ پر بیٹہیگا وہان پہنچنی کی
پہلی ستر نہ کہولی اور آدمیون کی بیٹہنی کی جگہہ پر اور میوہ دار درخت کی نیچی جاضرور
پہرنی نہ بیٹہی اور ہوا کی مقابلہ پر اور بلندی کی طرف پیشاب نہ کری اور آفتاب اور
ماہتاب کی طرف بہی نہ دیکہی فرشتونکی تعظیم کی سبب سی جو اوسپر مقرّر ہین اور جب

جاضرور پہر چکی تب کلوخ لیوی اسطرح پر کہ مرد ہوئی تو گرمی کی دنون مین پہلی
کلوخ کو آگی سے پیچہی کو لیجاوی اور دوسری کلوخ کو پیچہی سی آگی کو
لاوی اور تیسری کلوخ کو پہر آگی سی پیچہی کو لیجاوی اور اگر زیادہ کی حاجت
ہوئی تو زیادہ لیوی اسواسطی کہ استنجا کرنا تین کلوخ سی سنت ہی اور اس مین کچہ
عدد نہین مقرر ہین خواہ تین سی کم مین صفائی ہوئی خواہ زیادہ مین غرض صاف
ہونی سی ہی اور کلوخ اسطرح پر لیوی کہ پاک بدن پر نہ پہنچی اور گرمی کی دنون
مین اسواسطی آگی سی پیچہی کو لیجانا کہا کہ خصیہ گرمی مین لٹک آتا ہی اوس مین کچہ
لگ نہ جاوی اور جاڑی کی دنون مین گرمی کی اولٹی کری یعنی پہلا کلوخ پیچہی سی
آگی کو لاوی اور دوسرا آگی سی پیچہی کو لیجاوی اور پہر تیسرا پیچہی سی آگی کو لاوی
کیونکہ جاڑی مین خصیہ نہین لٹکتا ہی اوس مین لگنی کا خوف نہین ہی اور
پہلا کلوخ پیچہی سی آگی کو لانی مین زیادہ صفائی ہوتی ہی اور اگر عورت ہوئی
تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگی سی پیچہی کو لیجاوی اسواسطی کہ اوسکی اندام نہانی مین نہ
لگی اور دوسرا پیچہی سی آگی کو لاوی اور تیسرا آگی سی پیچہی کو لیجاوی اور عورت کے
واسطی کلوخ لینی مین گرمی جاڑا برابر ہی ہمیشہ اسیطرح پر کیا کری اور
کلوخ کی بعد پانی سی آبدست کرنا ادب ہی جب چاہی کہ پانی سی استنجا کری
تب کشادہ ہوکی بیٹہی اور پہلی ہاتہہ دہوئی تب بعد اوسکی اونگلی کی پیٹ سے
آبدست کری خواہ ایک اونگلی خواہ دو خواہ تین مگر اونگلی کی نوک سی آبدست
نہ کری کیونکہ اوس سی بواسیر ہوتی ہی اور جب آبدست کر چکی تب پہر دوسرے
بار ہاتہہ دہوئی **مسئلہ** اور بہت زیادہ عدد استنجا کی سات مرتبہ ہین
اور بہت کم تین مرتبہ اور پانچ مرتبہ بہی ہی اور بعضی عالمون نی کہا ہی کہ اسقدر
دہوئی کہ اوس کی دل کی تسلی ہو جاوی اور بائین ہاتہہ سی آبدست کری **مسئلہ**

جسوقت نجاست درم شرعی سی زیادہ اوس مقام کی گرد لگی نہوئی تو اوسوقت استنجا کرنا پانی سی
سنت ہوئی اور اگر درم شرعی سی زیادہ لگی ہوئی تو اوسوقت استنجا کرنا پانی سی فرض ہوئی اور اگر درم شرعی کی برابر
لگی ہوئی تو اوسوقت استنجا کرنا پانی سی واجب ہوئی لیکن افضل یہہ ہی کہ پانی سی استنجا کری مگر جو مقام ایسا
ہوئی کہ وہان پہ پانی سی بدست کری تو آدمیون کی نظر اوسکی عورت پہ پڑی اور اوس بدن چہپ نہ سکی
تو اوس مقام مین کلوخ پر کفایت کری آبدست ترک کری تاکہ بدن کہولنی سی فاسق نہوئی **مسئلہ**
اور استنجا کرنا پتہر اور مٹی کی ڈہیلی اور خاک اور ریگ اور لکڑی اور نمدی اور روئی اور پرانی کپڑی سی
رواہی لور ہڈی اور ٹہیکری اور شیشہ اور پکی ہوئی اینٹ اور گہاس اور کوئلی سی اور اوس چیز سی
کہ ناپاک ہی جسطرح گوبر اور اوس چیز سی کہ کہانی کی ہی جسطرح نمک اور دہنی ہاتہہ سی اور کاغذ
سی اگرچہ سفید ہوئی اور اچہی کپڑی سی اور تیز لکڑی اور تیز پتہر سی مکروہ ہی مگر ضرورت کی وقت
سوای گوبر اور کاغذ کی ان سب چیزون سی اور دہنی ہاتہہ سی درست ہی **مسئلہ** کنز العباد
مین لکہا ہی کہ کاغذ سی اگرچہ سفید ہوئی استنجا نہ کری سواسطی کہ کاغذ کی تعظیم کرنا اسلام کی ادب سی ہی
اور آبدست کی بعد تہوڑی کپڑی سی پانی کو پونچہی تاکہ رانون پر نہ ٹپکی اور یہہ ادب ہی اسکو استنقا کہتی ہین

تیسرا باب نماز کی بیان مین ✤

اور اس باب مین تین فصلین ہین **پہلی فصل نماز کی وقتون کی بیان مین**
فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہی اور صبح صادق ایک چوڑی سی سفیدی ہی کہ وہ آسمان کی
کنارے پر پہیلی ہوئی ہی اور اوسوقت سی جبتک کہ آفتاب نہ نکلی وقت باقی رہتا ہی اور درازی
سفیدی جو ظاہر ہوتی ہی اسکو صبح کاذب کہتی ہین وہ رات مین داخل ہی فجر کی نماز کا وقت
نہین ہی اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈہلنی سی شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک کہ ہر چیز کا
سایہ سایہ اصلی چہوڑ کی اوسکا دونا ہوئی یہہ ایک روایت مین ہی ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی ۱۲
اور دوسری روایت مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سی یون ہی کہ جبتک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ

اصلی چہوڑا کی اوسکی برابر نہوئی اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا ہی
یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی اور سایۂ اصلی کی معنی انشاء اللہ تعالی بیان کرتی ہین
مسئلہ جب کوئی ارادہ کری کہ سایۂ اصلی پہچانی تب ایک جگہہ برابر زمین پر ایک
لکڑی کہڑی کر کی گاڑ دی اور اوس لکڑی کی سایہ کی سر پر ایک نشان کر دیوی پہر جب تک
کہ سایہ کم ہوتا ہی تب تک معلوم کری کہ آفتاب سر پر نہین آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہوئی
اور نہ زیادہ تب اوسکی تئین استوا کہتی ہین اور وہی سایۂ اصلی ہی اور یہہ
ٹہیک دو پہر کو ہوتا ہی اور فتاوی مختصر شافی اور شرح ہدایہ مین بہی لکہا ہی
اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ سایۂ اصلی اوس
سایہ کو کہتی ہین کہ جہانسی کم ہونا سایہ کا موقوف ہوئی اور زیادہ ہونا شروع
ہوئی اور یہہ وہی مضمون ہی جو لکہہ چکی خلاصہ یہہ ہی کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا
ہوا سایۂ اصلی چہوڑا کی اور دوسری روایت بموجب جب ہر چیز کا سایہ
اوسکی برابر ہوا سایۂ اصلی چہوڑا کی تب وہ ظہر کا آخر وقت ہی
پہر اوس وقت سی عصر کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی
جب تک کہ آفتاب نہین ڈوبتا اور جب آفتاب ڈوبتا ہی تب مغرب کا
وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ شفق غائب
نہین ہوتی اور شفق کہتی ہین اوس سرخی کو جو آفتاب ڈوبنی کی بعد
پچہم طرف ظاہر ہوتی ہی اور اوسکو ہندی مین سیندری کہتی ہین یعنی جب تک کہ
سرخی رہتی ہی مغرب کا وقت بہی رہتا ہی اور جب سرخی ہٹ جاتی ہی تب مغرب کا
وقت بہی جاتا ہی اور اوسوقت سی عشا کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی
رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہوئی اور وتر کا وقت عشا پڑہنی کی بعد سی
شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہوئی مسئلہ اور

وتر اور عشا کا وقت ایک ہی لیکن ان دونون مین ترتیب لازم ہی کہ پہلی عشا
پڑہی تب وتر پڑہی اسواسطی وتر کو پہلی نہین پڑہتی ہین **بیان وقت مستحب کا**
اور مستحب ہی فجر کی نماز شروع کرنا اوسوقت کہ صبح روشن ہوئی مگر ایسی وقت
شروع کری کہ چالیس آیت یا زیادہ اوس سی باقرأت پڑہ سکی اور اگر اوسکی
وضو مین فساد ہوئی تو پہر وضو کری اوسی قدر روہر اسکی جیسا کہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا ہی اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ روشنی مین ادا کرو فجر کی نماز
کی تئین پس بیشک روشنی مین ادا کرنا فجر کا بزرگ زیادہ ہی مزدوری اور ثواب
کی واسطی اور مستحب ہی ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کی دنون مین جیسا کہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ جسوقت سخت
ہوئی گرمی پہر سرد کرو نماز کو یعنی نماز ظہر مین تاخیر کرو تا کہ گرمی کم ہو جاوی اور صحیح
بخاری مین بالصلوۃ کی جگہہ پر بالظہر ہی معنی ایک ہی ہین یعنی سردی کرو نماز
ظہر مین فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ اسواسطی کہ سختی گرمی کی دوزخ کی
جوش کرنی سی ہی اور مستحب ہی تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اسقدر تاخیر نہ کری کہ
آفتاب کا رنگ بدل جاوی اور آنکہہ مین چوندہی نہ لگی کیونکہ اسقدر تاخیر مکروہ ہی
اور مستحب ہی تاخیر عشا کی ثلث رات تک یعنی رات کی تہائی تک اور آدہی رات تک
تاخیر عشا کی مباح ہی اور بعد آدہی رات کی تاخیر کرنا بغیر عذر کی مکروہ اور مستحب ہی
تاخیر وتر کی آخر رات تک اوس شخص کیواسطی جو اپنی جاگنی پر اعتماد رکہتا ہی اور
جسکو جاگنی کا اعتماد نہین ہی وہ سونی کی پہلی ادا کری اور مستحب ہی ظہر کی نماز
جاڑی کی دنون مین اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہی ہمیشہ اول
وقت ادا کرنا مگر بدلی کی روز اور مستحب ہی بدلی کی روز اول وقت ادا کرنا عصر
اور عشا کا اور باقی سب نماز کی تاخیر کرنا **بیان اون وقتون کا جسمین نماز درست نہین اور**
مکروہ

مکروہ ہی مسئلہ آفتاب نکلتی وقت اور جب آفتاب سر پر آوی یعنی ٹہیک دوپہر کی وقت اور آفتاب ڈوبتی وقت نماز اور سجدۂ تلاوت کا اور نماز جنازی کی درست نہین ہی مگر اوسی روز کی عصر اگر کسی سی اسقدر تاخیر ہوئی ہوئی کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہوئی تو آفتاب ڈوبتی وقت درست ہی لیکن اسقدر تاخیر نہ کیا چاہیی کیونکہ اسقدر تاخیر مکروہ ہی جیسا کہ لکہہ چکی مسئلہ جسنی ایک رکعت عصر کی پائی اوسنی عصر پائی ولیکن اور سب نمازین ان تینون وقتون مین نہین درست ہین اور مکروہ ہی نفل پڑہنا جب امام جمعہ کا خطبہ پڑہنی کو اوٹہی اور بعد صبح صادق کی جب تک کہ آفتاب نہ نکلی اور عصر کے نماز پڑہنی کی بعد سی جب تک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کری نفل مکروہ ہی مگر دو رکعت سنت فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی ہی اوسکا ادا کرنا اور سجدۂ تلاوت کا اور نماز جنازی کی درست ہی اون دونو وقتون مین یعنی بعد صبح صادق کی اور بعد عصر پڑہنی کی مغرب پڑہنی تک لیکن امام جب خطبی کو اوٹہی تب اوس وقت یہہ سب بہی مکروہ ہی اور دو فرض ایک وقت مین نہین ادا کئی جاتی ہین بغیر حج کی دو فرض کی یہہ معنی کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ایک وقت مین ملا کی پڑہی اور جو نماز کہ فوت ہی اوسکو جس قدر چاہی ادا کری اوسکا ذکر نہین ہی اس مقام مین مسئلہ اور جو عورت کہ پاک ہوئی حیض یا نفاس سی عصر کی وقت مین تو وہ عصر پڑہی اور عشا کے وقت مین تو وہ عشا پڑہی مسئلہ اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت مین اور وقت باقی نہین ہی مگر اسقدر کہ تحریمہ باندہی تو اوس وقت کے نماز کی قضا پڑہنا اون دونو پر واجب ہی اور اگر ایک عورت کی تئین آخر وقت مین حیض ہوا تو اوسپر اوس وقت کی نماز کی قضا پڑہنا نہین واجب ہی سوال اسمین کیا مصلحت ہی کہ رات اور دن مین سترہ رکعت نماز اللہ تعالی نی فرض کی آٹہہ رکعت دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کیوقت کہ :

تو دن مین ہی اور نہ رات مین **جواب** دن کی آٹھہ رکعت کی سبب سے آٹھہ
دروازی بہشت کی کشادہ ہوتی ہین اور رات کی سات رکعت کی سبب سی ساتون
دوزخ کی دروازی بند ہوتی ہین اور فجر کی دو رکعت کی سبب سی دن کے گناہ اور
رات کی گناہ بخشی جاتی ہین اور فتاوی مختصر شافی مین یہی لکھا ہی **فصل دوسرے**
اذان اور اقامت کی بیان مین **مسئلہ** اذان کہنا پانچ وقت کی
نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطی سنت موکدہ ہی مردونکی حق مین اور عورتونکی حق مین
سنت نہین اور نفلون کی واسطی اور جنازی اور عیدین کی نماز کیواسطی
سنت نہین اور اذان کہنا نماز کیوقت مین سنت ہی وقت کی قبل اور وقت کی
بعد سنت نہین ہی اور اگر وقت کی پہلی کوئی اذان کہی تو اوسکو پہر دُہرالیوی
اور امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کی نزدیک فجر کی نماز کیواسطی اخیر آدہی
رات مین اذان کہنا روا ہی اور وہ شخص اذان کہی کہ جو وقت پہچانتا ہوئی تا
کہ ثواب اذان کہنی کا پاوی اور اذان کہتی وقت قبلہ طرف متوجہ ہوئی اور اپنی
دونواونگلیان دونو کانون مین کری اور جب حَيَّ علی الصلوۃ پہنچی تب منہہ
دہنی طرف پہیری اور جب حَيَّ علی الفلاح پر پہنچی تب منہہ بائین طرف پہیری
اور لفظین اذان کی مشہور ہین اور فجر کی اذان مین حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی بعد اَلصَّلوۃُ
خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہی اور اذان کی لفظ جدا جدا کہی اور ٹہر ٹہر کی اور راگ سی کہی
اور کوئی حرف اذان مین سی کم نہ کری اور اذان کی درمیان مین کوئی حرف زیادہ
نہ کری اور حرف کا زبر اور زیر اور جزم اور مد وغیرہ راگ کیواسطی زیادہ کم نہ کری
ولیکن خوش گلو اچہی آواز سی اذان کہنا بہت خوب ہی مگر جبکہ اذان کی لفظین
بگڑ نہ جاوین **مسئلہ** اور اگر اذان کا مکان اسطرح کا
ہووی کہ اگر حی علی الصلوۃ اور حَيَّ علی الفلاح کہتی مین دہنی بائین منہہ پہیری بغیر

پاؤن سکا

پاؤن کی اوٹھائی تو اعلام نہوئی تو پاؤن وٹھائی مثلاً اذان کا مکان اسطرحکا ہوئی کہ اوسمین کھڑکی ہوئے
اور اوسمین سی واز باہر نہ آوی اگر پاؤن ایک جگہہ پر رکہی ہی تو اوسوقت پاؤن اوٹھاوی اور دہنی کھڑکی مین سر
نکالی اور کہی حی علی الصلوۃ تب پہر جاوی بائین کھڑکی کیطرف اور اپنا سر کھڑکی مین نکالی اور کہی حی علی الفلاح
تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہوئی اور اعلام کی معنی نماز کیواسطی خبر کرنا **مسئلہ** اور اقامت مثل اذان ہی ہے ولیکن
اقامت کی الفاظ جلدی جلدی کہی اور حی علی الفلاح کی بعد قد قامت الصلوۃ کہی دوبار اور منہہ قبلہ طرف
کری اذان کیطرح اور اذان کہنی کی بیچ مین اور اقامت کہنی کی بیچ مین بات نہ کہی یعنی اذان اقامت کہتی
ہوئی بات کہی **مسئلہ** اور متاخرین لوگون نی تثویب کو پسند رکہا ہی سب نماز کیواسطی اور قدیم لوگون کے
نزدیک مکروہ ہی مگر فجر کیوقت مکروہ نہین اور روایت ہی مجاہد سی اونہون نی کہا کہ مین عبد اللہ بن عمر کی
ساتہہ ایک مسجد مین گیا اور اوسمین اذان ہو چکی تہی اور ہم ارادہ رکہتی تہی کہ اوسمین نماز پڑہین تب موذن نے تثویب
کہی پہر عبد اللہ بن عمر مسجد سی نکلی اور مجہسی کہا کہ آنکل میری ساتہہ اس بدعت والی کی پاس سے اور
اوس مسجد مین نماز نہ پڑہی اور عبد اللہ بن عمر نی تثویب کہنی والون کو مکروہ جانا اسواسطی کہ لوگون نے
بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو نکالا یہہ جامع ترمذی مین ہی سی حدیث سی قدیم لوگون کے نزدیک مکروہ جانا
اور تثویب کی معنی اعلام کی بعد اعلام کرنا مثلاً الصلوۃ الصلوۃ خواہ قامت قامت
یا مانند اسکی دوسری لفظ کہنا **مسئلہ** موذن اذان اور اقامت کی درمیان مین چار
رکعت کی موافق بیٹہی مگر مغرب کی وقت نہ بیٹہی بلکہ تہوڑی سی دیر کری تب اقامت
کہی **مسئلہ** اگر ایک نماز فوت ہوئی ہوئی تو اوسکی واسطی اذان اور اقامت دونو
کہی اور اگر بہت سی نمازین فوت ہوئی ہوئین تو پہلی نماز کیواسطی اذان اور اقامت کہی
اور باقی نمازون مین مختار ہی چاہی دونو کہی چاہی فقط اقامت کہنی پر کفایت کری
مسئلہ محدث کی اذان جائز ہی اور اقامت اوسکی مکروہ ہی اور اگر وہ اقامت
کہی تو دہرائی بہی نہ جاوی اور جنب کی اذان اور اقامت دونو مکروہ ہین اگر وہ اذان
کہی تو دہرائی جاوی اور اقامت کہی تو دہرائی نہ جاوی اسواسطی کہ شریعت مین دوبار

اقامت کہنا نہین آیا ہی کیونکہ اقامت حاضر لوگون کی خبر کیواسطی ہی تو بس ایک ہی کفایت ہی اور
اذان غایب لوگون کی خبر کیواسطی ہی تو اسمین شبہہ ہی کہ بعضون نی سنا ہوگا اور بعضون نی نہ سنا
ہوگا تو پہر دوہرانی مین اوسکی فائدہ ہی **مسئلہ** جنب اور عورت اور مست اور دیوانی کی اذان
مکروہ ہی اور اگر یہ سب کہین تو مستحب ہے کہ پہر دوہرالیوی **مسئلہ** مسافر اذان اور اقامت
دونو کہی اور اگر دونو ترک کری تو مکروہ ہی ولیکن اگر اقامت پر کفایت کری تو جائز ہی اور جو شخص کہ
جماعت کے مسجد مین نماز پڑہی تو وہ اذان اور اقامت دونو کہی اور اگر وہ ایک بہی ترک کری تو
مکروہ ہی اور جو شخص کہ اپنی گہر مین نماز پڑہی اور اوسکا گہر شہر مین ہوئی تو وہ اذان اقامت دونو کہی
اور اگر وہ دونو ترک کری تو جائز ہی اوسکی تئین اذان اور اقامت محلہ کی مسجد کی کفایت ہے جیسا
کہ ابن مسعود رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ نی کہا ہی اَذَانُ الحَیِّ یَکفِینَا یعنی اذان محلہ کی کفایت کرتی ہی ہماری
تئین اور یہہ حکم اوسوقت ہی کہ اوسکی محلہ کے مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گانون مین
گہر ہوئی اور وہان کی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہوئی تو وہان کی نمازی کا حکم شہر
والی نمازی کا ہی جیسا کہ لکہہ چکی یعنی دونو ترک کری تو جائز ہی اور اگر وہان کے مسجد مین اذان اقامت
نہوتی ہوئی تو وہان جو شخص کہ اپنی مکان مین نماز پڑہی اوسکا حکم مسافر کا ہی یعنی اگر فقط اقامت
کہی تو جائز ہی اور اگر دونو ترک کری تو مکروہ ہی **مسئلہ** اور جب اقامت مین حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
کہی تب امام اور سب لوگ کہڑی ہو جاوین اور جب قد قامت الصلوۃ کہی تب امام
نماز شروع کری

فصل تیسری نماز کی شرطون کی بیان مین

اور
شرطین نماز کی چہہ ہین وہ سب نماز کی پہلی فرض ہین **پہلی** شرط یہہ ہی کہ نمازی کا
بدن پاک ہوئی یعنی اگر محدث ہوئی تو وضو کرلیوی اور اگر جنب ہوئی تو غسل کرلیوی
اور اگر بدن مین کوئی نجاست لگی ہوئی تو دہو لیوی جیسا کہ ہم لکہہ چکی ہین ان سب کا
بیان **دوسری** شرط یہہ ہی کہ کپڑا پاک ہوئی اگر کوئی شخص ناپاک کپڑی سی
نماز پڑہ لیوی بغیر عذر کی تو نماز باطل ہوئی **مسئلہ** جس شخص کا تین حصہ کپڑا ناپاک ہوئی

اور ایک حصہ پاک اور اوسکی پاس دوسرا کپڑا نہوئی اور نہ کپڑی کا پاک کرنی والا موجود
ہوئی جسطرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اوسی کپڑی سی نماز پڑہی اور پہرنہ دہراوی اور اگر
اس کپڑی کی ہوتی ہوئی ننگا پڑہی تو درست نہین ہی اور اگر تین حصہ سی زیادہ
ناپاک ہی اور ایک حصہ سی کم پاک تو افضل ہی اوسی کپڑی سی پڑہنا اور اگر ننگا
بہی پڑہی تو درست ہی اور اگر تمام کپڑا ناپاک ہوئی اور ننگا پڑہی تو درست ہی
لیکن اوسی کپڑی سی پڑہی تو بہتر ہی جسمین اوسکا بدن عورت چہپا رہی اور
جو شخص کہ کپڑا نپاوی تو وہ ننگا نماز پڑہی اشاری سی خواہ کہڑا خواہ بیٹہا مگر
مستحب ہی کہ بیٹہہ کی پڑہی اشاری سی اسواسطی کہ اندام نہانی بیٹہنی کی وقت چہپا
رہتا ہی اور یہی افضل ہی **دوسری** شرط نماز کا مکان پاک ہوئی اسقدر
کہ دونو پاؤن اور دونو زانو اوسپر رکہہ سکی اور سجدہ کر سکی اگر اوسکی سوای
اور باقی جگہہ ناپاک ہوئی تو نماز درست ہی **مسئلہ** اگر مصلّی چہوٹا ہوئی
اسطرحکا کہ اگر دونو پاؤن رکہی تو سر تک نہ پہنچی اور زمین ناپاک ہی تو اس حالت مین
مصلّی پاؤن کی نیچی رکہی سجدہ کی جگہہ پر نہین کیونکہ نماز مین پاؤن کا پاک جگہہ پر
ہونا معتبر ہی جب پاؤن پاک جگہہ پر ہوا نماز درست ہوئی اور عوام لوگ
اسطرحکا مصلّی سجدہ کی جگہہ رکہتی ہین اور پاؤن کی جگہہ خالی رکہتی ہین ایسا نہ کیا
چاہئی **مسئلہ** اگر مریض کی نیچی بچہونا نجس ہوئی اور مریض کا حال اسطرح پر ہی
کہ اگر دوسرا کپڑا اوسکی نیچی بچہاوین تو اوسیوقت پہر ناپاک ہو جاوی تو اس
صورت مین وہ مریض اوسی نجس کپڑی پر نماز ادا کری نماز اوسکی درست ہی اور
اگر کوئی مریض اسطرحکا ہی کہ بچہونا بدلنی سی اوس مریض کو ایذا ہوتی ہی اگرچہ دوسرا
بچہونا ناپاک نہین ہوتا ہی تو اس صورت مین بہی وہ مریض اوسی بچہونی پر نماز
پڑہی **مسئلہ** اور اگر بالکل زمین ناپاک ہی یا تمام کیچڑ ہی اور کہین خشک نہین ہی

تو اسس صورت مین نماز کہڑی ہوکی اشارہ سی ادا کری یہہ مسئلہ عمدۃ الاسلام سی
لکہا ہی **چوتھی** شرط نماز کی عورت کا چہپانا ہی اور عورت کہتی ہین اوس بدن کو
جسکا چہپانا فرض ہی اوسکا ہم بخوبی بیان کرتی ہین انشاء اللہ تعالی **مسئلہ**
عورت مردون کی واسطی ناف کی نیچی سی زانو کی نیچی تک ہی اور ناف عورت مین داخل
نہین ہی اور زانو عورت مین داخل ہی اور لونڈیون کیواسطی عورت مرد کیطرح ہی
مگر اوسکی واسطی پیٹہہ اور پیٹ بہی عورت ہی اور آزاد عورتون کی واسطی تمام بدن عورت
ہی منہہ اور دونو ہتیلی اور دونو قدم کی سوای اور یہ تینون عضو نماز کی حق مین عورت
نہین ہین اگر نماز مین یہ سب کہلی رہینگی تو نماز درست ہوگی لیکن شہوت کی نظر سے
دیکہنیکی حق مین یہ عضو بہی عورت کا حکم رکہتی ہین تو بیگانہ مرد کی تئین منہہ اور
دونو ہتیلی اور دونو قدم شہوت کی نظر سی دیکہنا حرام ہی **مسئلہ** جو بدن کہ عورت مین
داخل ہی اوسمین سی ہر ایک عضو کا چوتہا حصہ کہلنا نماز کو باطل کرتا ہی مثلاً آزاد
عورت کی پہنلی اور پیٹ اور ران اور دبر اور فرج ان مین کسی عضو کا چوتہا حصہ
کہلا ہوگا تو نماز درست نہوگی اسیطرح بال جو سر سی لٹکتا ہی چوتہا حصہ کہلا ہوگا
تو نماز درست نہوگی کیونکہ سر دوسرا عضو ہی اور بال جو لٹکتا ہی سو دوسرا عضو ہی خلاصہ
یہہ ہی کہ عورت مین ہر ایک عضو کا چوتہا حصہ کہلنا نماز کو باطل کرتا ہی اسمین پیٹہہ بہی
اور دوسری عضو بہی سب آگئی یا مرد کا ذکر یا خصیہ چوتہا حصہ کہلیگا تو نماز درست
نہوگی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہی اور خصیہ دوسرا عضو اسیطرح دوسرے عضو کا کہلنا
جو عورت مین داخل ہی اور اسیطرح لونڈیکا حکم ہی **مسئلہ** عورت چہپانا دوسرے
آدمی سی فرض ہی اپنا دیکہنا منع نہین ہی مثلاً کوئی شخص اپنی تئین نماز مین ننگا دیکہی
تو نماز درست ہی اور اگر دوسرا دیکہی تو نماز درست نہوئی **مسئلہ** اور جو شخص کپڑا
نپاوی ننگا بیٹہہ کی رکوع سجدہ لیسی نماز ادا کری اور یہہ کہڑی ہوکی ادا کرنی سی بہتر ہی

جیسا کہ اوپر لکھہ چکی **پانچوین** شرط قبلہ کیطرف منہہ کرنا مگر جو شخص کہ قبلہ کی طرف منہہ نہ لا
سکی دشمن کے خوف سی کہ دشمن قتل طرف ہووی یا کوئی جانور پہاڑنی والا قبلہ طرف ہوئی اوسکی
خوف سی قبلہ طرف منہہ نہ لا سکی تو اس صورت مین جسطرف سکی اوس طرف نماز پڑہی خواہ کہڑی
خواہ بیٹھی خواہ لیٹ کی **مسئلہ** اگر کوئی اس طرح کی مکان مین جا پڑی کہ اوسکو قبلہ کی طرف معلوم نہ ہووی تو
اوس جگہہ جو شخص کہ حاضر ہوئی اوس سی پوچہی اور نماز ادا کری اور اگر بغیر پوچہی نماز
پڑہی اپنی دل مین ٹہرا کی تو درست نہین ہی اگرچہ قبلہ طرف پڑہی ہوئی اور اگر اوس
جگہہ کوئی نہوئی کہ اوس سی پوچہی تو اپنی دل مین تحرّی کری جسطرف کہ اوسکی دل کو یقین
ہوئی اوسی طرف نماز پڑہی اور بعد نماز کی اگر معلوم ہوا کہ قبلہ کیطرف یہہ نہ تہی تو نماز
اوسکی درست ہوئی اور پہر نہ دہراوی اگرچہ دوسری طرف پڑہی ہوئی اور تحری کی معنی
دل مین ٹہرا لینا **مسئلہ** ایک شخص نی تحرّی کرکی نماز شروع کی اور اوسکی ایک
رکعت پڑہنی کی بعد معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوسی طرف پہر جاوی او
باقی نماز اوسی طرف ادا کری اور اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑہی کہ پہر اوسکی
تئین معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوسی طرف پہر جاوی اور باقی نماز اوسی
طرف ادا کری اسیطرح اگر چار رکعت چار طرف پڑہی تو درست ہی **مسئلہ** اور
اگر کوئی شخص بغیر تحری کی نماز شروع کری تو نہین درست ہی اگرچہ اوسنی قبلہ طرف
پڑہی ہوئی کیونکہ جس مکان مین قبلہ نہ معلوم ہوئی تو اوس مکان مین قبلہ تحری کی طرف ہی
اور اوسنی تحری نہ کی **مسئلہ** اگر اندہیری رات مین ایک جماعت نی جماعت کی نماز
پڑہی اور ہر ایک نی ایک طرف قبلہ ٹہرا لیا اور اپنی اپنی تحری کی طرف ہر ایک نی منہہ
کیا اور اونمین سی کسیکو معلوم نہین ہی کہ امام کس طرف منہہ کئی ہی مگر سب کوئی
یہہ جانتا ہی کہ امام ہماری آگی ہی پیچہی نہین ہی تو سب کی نماز درست ہوئی لیکن اگر اونمین سی
کسینی نماز مین جانا اوس طرف کی تئین کہ جسطرف امام منہہ کئی ہی اور اوسنی جان کر اوسی

اوسیطرف منہہ نکیا تو اوس شخص کے نماز نہ درست ہوگی اور اسیطرح اوسکی نماز بہی درست نہوگی جسنی معلوم کیا کہ امام ہماری پیچہی ہی اور قبلہ کیطرف ہماری یا رین دو مغرب کی بیچ مین ہی صورت اوسکی یہہ ہی کہ جاڑی مین جب خوب چہوٹا دن ہوئی تب اون دنومین آفتاب ڈوبنی کی جگہہ معلوم کری اور گرمی مین جب خوب بڑا دن ہوئی تب اون دنون مین آفتاب ڈوبنی کی جگہہ معلوم کری اوسی دونو کی بیچ مین قبلہ ہی اگر اون دونو طرفون کی باہر پڑہی تو نماز درست نہین ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دہنی طرف دو حصہ چہوڑی اور بائین طرف ایک حصہ اور بیچ مین نماز اداکری **چہٹی** شرط نیت کرنا ہی اور نیت کی معنی دل مین قصد کرنی کی ہین یعنی دل مین جاننا کہ یہہ کون نماز اداکرتا ہی اور نیت کرنا دلمین فرض ہی اور زبانسی مستحب ہی اگر نیت کرنی والا دل مین جانے کہ یہہ فجر کی نماز ہی مثلاً تو یہہ نیت درست ہوئی اور اگر زبان سی نیت کری اور دل مین نیت نہ کری تو نماز درست نہین ہی تو بہتر افضل یہی ہی کہ دلمین قصد کری اور زبانسی بہی اوسکی لفظ کہی **مسئلہ** نفل اور تراویح اور سب سنتون کیواسطی اگر مطلق نماز کی نیت کری تو درست ہی یعنی اگرچہ صلوۃ النفل یا صلوۃ السنتہ یا صلوۃ التراویح نہ کہی فقط یہی نیت کری کہ مین اللہ کی نماز اداکرتا ہون تو درست ہی اور فرض کیواسطی شرط ہی کہ نیت مین مقرر کری کہ فلانی وقت کی فرض نماز اداکرتا ہون جسطرح ظہر یا عصر وغیرہ ہی اور دو رکعت ہو مثلاً فجر کی تو رکعتی صلوۃ الفجر کہی اور اگر چار رکعت ہوئی مثلاً ظہر کی تو اربع رکعات صلوۃ الظہر کہی اور تین رکعت ہو مثلاً مغرب کی تو ثلث رکعات صلوۃ المغرب کہی **مسئلہ** اگر مقیم نی ظہر کیوقت فقط صلوۃ الظہر کہا اور اربع رکعات نہ کہا تو اوسکی نماز درست ہوئی اسواسطی کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہی جب اوسنی ظہر کی نیت کی گویا کہ چار رکعت کی نیت کی اور رکعات کی عدد کی نیت کرنا کچہہ شرط نہین ہی اگر اوسنی اربع خواہ ثلث نہ کہا تو نماز ہو جاوی گی

مسئلہ امام کی تئین امامت کی نیت کرنا شرط نہین ہی مثلاً ایک شخص ہی کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہی اور دوسرا شخص آیا اور اقتدا کیا نماز مقتدی کی درست ہو گی مگر مقتدی کیواسطی نیت اقتدا کی شرط ہی اگر مقتدی نیت اقتدا کی نہ کری تو نماز اوسکی درست نہوئی اور اقتدا کی معنی تابعداری کرنا **مسئلہ** اگر امام رکوع مین جاتا ہی اور مقتدی تمام نیت زبان سی کہنی نہین سکتا اسسبب سی کہ اگر تمام نیت زبان سی کہی تو اوس رکعت کو نپاوی تو اسطرح کہی کہ دَخَلْتُ فِي صَلٰوةِ هٰذَا الْاِمَامِ خواہ ہندی مین کہی داخل ہوا مین اس امام کی نماز مین **مسئلہ** او نیت نماز کی ہندی مین یا جو زبان کہ اوسکی ہوئی اوس زبان مین درست ہی **مسئلہ** اگر دل مین جانی کہ ہم نماز ظہر کی پڑہتی ہین اور نیت کرتی وقت اوسکی زبان سی عصر نکل جاوی تو ظہر کی نماز درست ہوگی اور زبان کا سہو کچہہ زیان نہین کرتا ہی اسواسطی کہ نیت دل کی معتبر ہی اور اوسکی دل کی نیت نماز مین تحریمہ کہنی سی ملتی ہی تو نیت کی شرط یہہ ہی کہ نیت اور تحریمہ مین فرق نہ کری یعنی نیت اور تحریمہ کی درمیان مین کوئی کام نہ کری کہ نیت اور تحریمہ جدا ہو جاوی بلکہ نیت کی پاس ہی تکبیر تحریمہ کی کہی لیکن تحریمہ کا بیان آگی لکہتی ہین انشاء اللہ تعالی

فصل چوتہی نماز کی صفت کی بیان مین

نماز کی اندر سات فرض ہین اون فرضون کو نماز کی صفت کہتی ہین **پہلا فرض** نماز کا تحریمہ ہی اور تحریمہ کہتی ہین پہلی تکبیر کی تئین اسواسطی کہ جو کچہہ کہ نماز کی پہلی مباح ہی جسطرح کہانا پینا اور بات کرنا وغیرہ تحریمہ کہنی کی ساتہہ ہی وہ سب حرام ہو جاتا ہی اور تحریمہ کیا ہی کہ جس لفظ مین اللہ کی تعظیم نکلی اوس لفظ سی نماز شروع کرنا جسطرح اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا اَللّٰهُ اَجَلُّ یا اَللّٰهُ اَعْظَمُ یا اَلرَّحْمٰنُ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مانند اسکی جو لفظین ہین اور جس لفظ مین دعا اور سوال ہی جسطرح اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور مانند اسکی تو اوس لفظ سی شروع کرنا درست

نہین ہی مسئلہ مناسب ہی کہ تکبیر بغیر مد کی کہی یعنی اللہ کی لفظ مین جو ہمزہ ہی اوسپر
مد نکری اسواسطی کہ اوسکی معنی اسطرح پر ہو جاتی ہین کہ اللہ بزرگ ہی یا نہین اگر اس
معنی پر معتقد ہوئی تو کافر ہوئی لیکن نماز تو باطل ہوتی ہی خواہ معتقد ہوئی خواہ نہین
اور اگر اکبر کی بی کی بعد الف کہی یعنی اکبار کہی تو اوسکی نماز باطل ہوئی ور اگر اوسکی معنی پہ
معتقد ہوئی تو کافر ہوئی اسواسطی کہ اکبار نام شیطان کا ہی مسئلہ اگر مقتدی نے
امام کی پہلی تکبیر تحریمہ کی کہی تو وہ مقتدی امام کی نماز مین نہین داخل ہوا اور صحیح یہہ
ہی کہ اپنی نماز مین بہی نہین داخل ہوا اور دوسرا فرض نماز کا قیام ہی اور قیام کی معنی
کہڑی ہونیکی ہین مسئلہ کہڑی ہوکی نماز پڑہنا فرض ہی اور قیام اوس قدر فرض ہی
کہ قرات فرض اوسمین پڑہ سکی اور یہہ قیام بغیر عذر بیماری کی ترک نہین کر سکتا ہی اور
قیام فرض نماز مین فرض ہی اور نفل اور سنت مین فرض نہین اگر نفل یا سنت بیٹہہ کی
پڑہی تو درست ہی مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹہہ کی درست نہین ہی اسواسطی کہ فجر کی سنت
واجب کی قریب ہی اور تیسرا فرض نماز کا قرات ہی اور قرات کہتی ہین قرآن
پڑہنی کو مسئلہ اور نماز مین ایک آیت دراز جسطرح آیت الکرسی یا آیت قل اللھم
مالک الملک یا مانند اسکی یا تین آیت چہوٹی پڑہنا فرض ہی امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمہما اللہ کی نزدیک اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک ایک آیت پڑہنا فرض ہی چہوٹی
ہوئی خواہ بڑی جسطرح طٰہٰ یا صٓ یا قٓ یا نٓ یا مدہامتان اور شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ
ایک آیت پڑہنا فرض ہی مگر جو شخص کہ ایک ہی آیت پر کفایت کری تو وہ شخص گنہگار
ہووی واجب ترک کرنی کی سبب سی اسواسطی کہ فقط قرأت فرض ہی مگر فاتحہ پڑہنا
واجب ہی اور سورہ ملانا ہی فاتحہ کی ساتہہ واجب ہی جیسا کہ آگی لکہین گی انشاء اللہ تعالی
مسئلہ قرآن پڑہنا فرض نماز مین دو رکعت مین فرض ہی اور نفل اور سنت اور
وتر مین سب رکعات مین فرض ہی مسئلہ امام جمعہ اور عیدین مین ور فجر کی نماز مین

اور پہلی دو رکعت مغرب مین اور پہلی دو رکعت عشا مین ادا ہوئی خواہ قضا
قران جہر سی پڑہی اور تراویح کی نماز اور تینون رکعت وتر مین بہی رمضان کی مہینی مین
جہر کری اور جہر کی معنی بلند آواز سی پڑہنا اور باقی سب نمازون مین خفی پڑہی اور
خفی کی معنی آہستہ پڑہنا اور جہر کی یہہ حد ہی کہ اگر بہت کم جہر کری تب بہی دوسری کو
سناوی اور خفی کی یہہ حد ہی کہ اگر کم خفی کری تب بہی آپ سنی اور اکیلا نمازی اگر ادا
نماز پڑہتا ہی تو اوسکو اختیار ہی چاہی جہر پڑہی چاہی خفی اور اگر قضا پڑہتا ہی تو واجب ہی
اوسکو خفی پڑہنا اور سنت قرأت کی سفر مین دو طرح پر ہی ایک ضرورت کی حالت مین جس
طرح کسی دشمن کا خوف یا چورون کا خوف ہوئی اسطرح پر ہی کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش
آوی پڑہی اور دوسری غیر ضرورت کی حالت مین جب امن ہووی اور کسی کا خوف
نہوئی تو اس صورت مین فجر اور ظہر کی نماز مین فاتحہ کی بعد مثل سورۂ بروج اور اذا السماء
انشقت کی پڑہی اور عصر اور عشا کی نماز مین فاتحہ کی بعد وہ سورہ پڑہی جو سورۂ بروج
سی چہوٹی ہووی اور مغرب کی نماز مین نہایت چہوٹی سورہ پڑہی اور سنت قرأت کی
حضر مین بہی دو طرح پر ہی پہلی طرح یہہ کہ فراغت کی وقت فجر اور ظہر کی نماز مین طوال
مفصل پڑہی اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑہی اور مغرب کی نماز مین قصار
مفصل پڑہی اور طوال مفصل سورۂ حجرات سی سورۂ بروج تک ہین اور سورۂ بروج سے
لم یکن تک اوساط مفصل ہین اور لم یکن سی آخر قرآن تک قصار مفصل ہین اور دوسری
طرح یہہ ہی کہ ضرورت کی وقت جسطرح وقت تنگ ہی تو اس صورت مین اوسقدر
پڑہی کہ وقت نہ جاوی اور حضر کہتی ہین اوسکی مقیم ہونیکی جگہہ کو اور مکروہ ہی کسی
سورہ کا مقرر کرنا نماز کیواسطی یعنی اسطرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑہی تب اوسکی سوا
دوسری سورہ نہ پڑہی **مسئلہ** اور موتم قرآن نہ پڑہی بلکہ سنی اور چپ رہی اور
موتم کہتی ہین اوسکو جو پہلی رکعت سی امام کی نماز مین ملا ہووی اور موتم اسواسطی کہا.

تاکہ معلوم ہووی کہ جو پہلی رکعت سی نہ ملا ہوگا تو وہ امام کی فراغت ہونی کی بعد اپنی
اوپر کی نماز پڑہی چاہی اور اوسکا بیان آگی آویگا انشاء اللہ تعالی غرض یہہ ہی کہ امام کی
پڑہتی وقت مقتدی چپ رہی اور سنی جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور جب پڑہا جاوی قرآن نماز مین تب
سنو تم سب اوسی قرآن کی تئین اور چپ رہو جب تک کہ امام تلاوت کرتا ہی شاید کہ تم سب رحمت
کئی جاؤ اور جمعہ کی روز جب امام خطبہ پڑہی تب بہی چپ رہی اور سنی اسواسطی کہ خطبہ مین
قرآن کی آیت شامل رہتی ہی اور کہا گیا ہی جہان کہین کہ قرآن پڑہا جاوی وہان
سنو اور یہہ آیت سورۂ اعراف مین ہی اور ابو ہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نی فرمایا ہی کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ امام نہین کیا گیا ہی
مگر اسواسطی کہ اقتدا کی جاوی اوسکی ساتہہ اور اوسکی پیروی کی جاوی تو چاہی کہ اوسکی
موافقت اور متابعت کری فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا پہر
جب تکبیر کہی امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑہی امام تب خاموش رہو تم سب
اور سنو اوسکی قرأت کی تئین اور اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ نی روایت کی ہی خلاصہ یہہ ہے کہ مقتدی سنی اور چپ رہی یہان تک کہ اگر
امام خواہش دلانی یا دہشت دلانی کی آیت پڑہی یا خطبہ پڑہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بہیجی تب بہی چپ رہی مگر جب خطبہ پڑہی اور یہہ آیت پڑہی يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا تب آہستہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
درود بہیجی **مسئلہ** اگر ایک شخص نے عشا کی پہلی دونون رکعت مین فاتحہ پڑہا اور
سورہ نہ پڑہا تو آخری دونون رکعت مین فاتحہ کی بعد سورہ پڑہی اور جہر سی پڑہی
اون دونون رکعتونکو اگر امام ہووی اور اگر کسی نے پہلی دونون رکعت مین فاتحہ
نہ پڑہا تو آخری دونون رکعت مین اوس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑہی کیونکہ آخری دونون

رکعت

رکعت مین فاتحہ پڑہیگا تو اگر اوسن فاتحہ کا بدلہ بہی پڑہیگا تو ایک رکعت مین دو فاتحہ ہوجاوینگی اور یہہ غیر مشروع ہی اور چوتہا فرض نماز کا رکوع ہی اور رکوع کی معنی پیٹہہ خم کرنا **مسئلہ** اگر کوئی شخص کوزہ پشت ہووی یعنی کبڑا ہووی اور اوسکی پیٹہہ کا خم رکوع کرنی کی موافق ہووی تو وہ شخص رکوع کی واسطی سرسی اشارہ کری اور **پانچوان** فرض نماز کا سجدہ ہی اور سجدہ کی معنی زمین پر پیشانی رکہنا اور سجدی مین پیشانی اور ناک دونو لگاوی اور اگر سجدہ فقط پیشانی سی کری اور ناک نہ لگاوی تو درست ہی اور اسکی اولٹی درست نہین مگر جبکہ پیشانی مین زخم ہی تب اگر فقط ناک سی سجدہ کری تو درست ہی اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہی یعنی دونو پاؤن اور دونو زانو اور دونو ہاتہہ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونو پاؤنکے فرض ہی یہان تک کہ اگر سجدی مین کوئی شخص زمین سی دونو پاؤن اوٹہالیوی تو اوسکی نماز باطل ہووی **مسئلہ** اگر ایک شخص پگڑی کی بیچ پر سجدہ کرتا ہی یا اوسکا کپڑا جو زیادہ ہی اوسپر سجدہ کرتا ہی مثلاً اوسکا اوڑہنی یا پہرنی کا کپڑا اوسکی سجدی کے جگہہ پر جا پڑی اور وہ اوسپر سجدہ کری تو درست ہی اور اگر کسی حجم دار چیز پر سجدہ کرتا ہی مثلاً سنگریزی تو اگر اوسکی پیشانی زمین پر پہنچتی ہی تو درست ہی اور اگر نہین پہنچتی ہی تو نہین اور اسیطرح اگر ازدحام ہووی اور جگہہ کم ہووی تو نمازی کے پیٹہہ پر سجدہ کری اور وہ نمازی وہی نماز پڑہتا ہووی جو یہہ پڑہتا ہی تو درست ہی اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑہتا ہی یعنی یہہ ظہر پڑہتا ہی وہ عصر یا یہہ ادا پڑہتا ہی وہ قضا یا یہہ جماعت پڑہتا ہی اور وہ جماعت سی بی نصیب ہی اکیلا پڑہتا ہی تو اوسکی پیٹہہ پر درست نہین ہی اور اسیطرح جو شخص کہ نماز پڑہتا ہی نہین اوسکی پیٹہہ پر بہی درست نہین ہی **سوال** اسمین کیا حکمت ہے کہ نماز مین ایک رکوع فرض ہی اور سجدہ دو **جواب** اسمین دو وجہ ہین ایک یہہ کہ جب فرشتون کی تئین حکم ہوا

کہ آدم کو سجدہ کرو تب فرشتون نی سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللعنۃ نی سجدہ نہ کیا پہر جب فرشتون
نی سر اوٹہایا اور ابلیس کے تئین دیکہا کہ لعنت کا طوق اوسکی گلی مین پڑا ہی تب شکرانہ کیا
کہ حق تعالی نی ہمکو اپنی فرمان برداری کی توفیق دی اور سبہون نی پہر دوسرا سجدہ کیا
اسواسطی دو سجدہ فرض ہوئی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ پہلی سجدی مین اشارہ ہی
کہ ہم خاک سی پیدا کئی گئی ہین اور خاک پر سر رکہتی ہین اور دوسری سجدی مین یہہ اشارہ ہے
کہ پہر ہم خاک مین ملین گی تو خاک پر سر رکہین اور یہہ کافی مین لکہا ہی اور عمدۃ الاسلام
مین منافع سی لکہا ہی کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کی شکر کیواسطی ہی اور دوسرا سجدہ ایمان کے
باقی رہنی کیواسطی اور **چہٹا** فرض نماز کا قعدہ اخیرہ ہی اسقدر کہ تشہد پڑہ سکے اور قعدہ
سعنی بیٹہنی کی ہین اور **ساتوان** فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سی اوس کام کی
سبب سی جو نماز کا تباہ کرنیوالا ہی مثلاً ایک شخص نی قعدۂ اخیرہ کی بعد کوئی بات کہی یا
قہقہہ مار کی ہنسا تو وہ شخص نماز سی باہر آیا ولیکن سلام کی لفظ کی ساتہہ نماز سی باہر آنا واجب
ہی **پانچوین فصل نماز کی واجبون کی بیان مین** واجب ہی نماز مین **پہلی** سورۂ فاتحہ (٥)
پڑہنا اور **دوسری** فاتحہ کی ساتہہ تمام سورہ خواہ تین آیت چہوٹی خواہ ایک
آیت بڑی کا ملانا اور **تیسری** مقرر کرنا قرات کا پہلی دو رکعت مین یعنی قرات
دو رکعت مین فرض ہی ولیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت مین پڑہی خواہ پچہلی مین
مگر دو رکعت پہلی مین پڑہنا واجب ہی **چوتہی** نگاہ رکہنا ترتیب کا یعنی ہر فرض اور
واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا **پانچوین** تعدیل ارکان اور تعدیل ارکان کی معنی
ٹہہرنا رکوع اور سجدہ مین ایک بار تسبیح کہنی کے موافق **چہٹی** پہلا قعدہ یعنی بیٹہنا
چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز مین فرض ہو وی خواہ نفل خواہ سنت
ساتوین تشہد پڑہنا دونو قعدہ مین اور تشہد کہتی ہین التحیات کو جیسا کہ
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نی کہا ہی کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نی میری تئین یہہ تشہد

پڑہایا

پڑہا یا کہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور محیط اور شرح وقایہ اور ہدایہ اور قدوری مین اسیکو تشہد لکہا ہی اور اسیطرح مشہور ہی **آٹھوین** نماز سی باہر آنا لفظ سلام کی کہہ کر **نوین** دعا قنوت پڑہنا وتر مین **دسوین** عیدین کی نماز مین تکبیرونکا کہنا **گیارہوین** بلند پڑہنا جس مین بلند پڑہا جاتا ہی جیسا کہ اوپر لکہہ چکی **مسئلہ** اور امام کی تئین بلند پڑہنا واجب ہی اور جو شخص کہ اکیلا پڑہتا ہی اوسکی تئین بلند پڑہنا مستحب ہی **بارہوین** آہستہ پڑہنا جس مین آہستہ پڑہا جاتا ہی یعنی ظہر اور عصر مین **فائدہ** جانو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع اسلام مین سب نمازون مین بلند پڑہتی تہی اور مشرکین ایذا کرتی اور گالی دیتی اسد اور رسول کو تب حکم ہوا اللہ تعالی کا کہ رات کی نمازون مین بلند پڑہو اور دن کی نمازون مین آہستہ تب ظہر اور عصر کی نماز مین حضرت آہستہ پڑہتی تہی اسواسطی کہ کافر اوس وقت ایذا دینی کیواسطی مستعد رہتی اور مغرب کی وقت کافر کہانی پینی مین مشغول رہتی اور عشا اور فجر کی وقت سوتی رہتی سواون وقتون مین حضرت بلند پڑہتی تہی اور یہی حکم باقی رہا ہی اگرچہ وہ عذر مسلمانون کی غلبہ کی سبب جاتا رہا اور سوای ان فرض اور واجب کی جو کچہہ کہ نماز مین ہی وہ سنت ہی یا مستحب **چہٹی فصل نماز کی سنتون کی بیان مین** اور سنت ہی نماز مین دونو ہاتہہ کا اوٹہانا تحریمہ کی تکبیر اور دعا قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیر کیواسطی کان کی لہر تک اور عورتین کندہی تک اوٹہاوین اور ہاتہہ اوٹہاتی وقت اونگلیون کو مٹہی سی کہلی رکہنا یعنی مٹہی بند ہی نہ رکہی اور یہہ نہ کوئی خیال کری کہ اونگلیونکا پہیلانا سنت ہی بلکہ اونگلی کو اپنی حالت پر چہوڑ دی نہ پہیلاوی نہ سمٹاوی اور یہی شرح وقایہ مین ہی اور امام کی تئین تکبیرین بلند کہنا

اور ثنا پڑہنا تحریمہ کی تکبیر کی بعد فرض نماز ہووی یا سنت یا وتر یا نفل اور امام ہووے
یا مقتدی یا اکیلا اس مین سب برابر ہین اور ثنا یہہ ہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ
وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ **مسئلہ**
اور ہدایہ مین آیاہی کہ جل ثناؤک فرض نماز مین نہ کہی اور قاضی شہاب الدین ملک العلمانے
لکھاہی کہ جل ثناؤک مشہور روایت مین نہین آیاہی اور یہی صاحب ہدایہ نے بہی لکھاہی
فائدہ صاحب عمدۃ الاسلام نے شاہان مین سی لکھاہی کہ توبہ مہتر آدم علیہ السلام کی ثنا
پڑہنی کی برکت سی قبول ہوئی ہماری تئین حکم ہوا کہ پہلی ہم ثنا پڑہین جسمین ہماری نماز قبول
پڑی **فائدہ** اور ثنا تسبیح ہی اون فرشتون کی جو عرش اوٹہائی ہین ایک
فرشتہ کہتاہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ دوسرا کہتاہی تَبَارَکَ اسْمُکَ
تیسرا کہتاہی تَعَالٰی جَدُّکَ چوتہا کہتاہی لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ توپہر جو شخص کہ ثنا پڑہتاہی
تو ثواب پاتاہی اون چارون فرشتون کا جو عرش اوٹہائی ہین اور تعوذ یعنی اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ آہستہ کہنا اکیلا ہووی خواہ امام اور مسبوق کہی
یعنی جو شخص کہ پیچہی سی نماز مین ملاہی کیونکہ تعوذ قرآن پڑہنی کی واسطی ہی اور مسبوق
قرآن پڑہیگا اسواسطی وہ کہی مگر جب اپنی باقی نماز کی پڑہنی کو اوٹہی تب پہلی تعوذ
پڑہکی قرارت شروع کری اور مقتدی جو شروع نماز سی ملاہی وہ نہ کہی کیونکہ وہ قرآن
نہ پڑہیگا اور شرح وقایہ اور ہدایہ مین یہی لکھاہی **مسئلہ** اور عیدین مین ثنا کی
بعد تکبیر کہی تکبیر کی بعد تعوذ کہی جسمین قرآن پڑہنی کی نزدیک تہڑی اور تسمیہ
یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ سی کہنا اور الحمد اور سورت کی بیچ مین تسمیہ
نہ کہی اور یہی شرح وقایہ مین لکھاہی امام ہووی خواہ اکیلا اور فاتحہ کی بعد آہستہ سی
آمین کہنا امام ہووی خواہ اکیلا اور مقتدی کیواسطی جہریہ نماز مین سنت ہی یعنی جب
امام ولاالضالین پڑہی تب مقتدی آہستہ سی آمین کہی اور آمین کی معنی قبول ہووی

اور مردون کیواسطی داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھنا ناف کی نیچی اور عورتین چھاتی
پر ہاتھہ رکھین اور رکوع مین جاتی وقت تکبیر کہنا اور رکوع مین دونو ہاتھون سی
دونوزانو پکڑنا اور زانو پکڑتی وقت اونگلیون کو کھلی رکھنا مسئلہ اور
ہدایہ مین لکھاہی کہ جب رکوع مین جاوی تب دونوزانو دونو ہاتھونسی پکڑی اور
اونگلیون کو کشادہ کری اور یہہ سنت ہی ولیکن سجدہ مین اونگلیون کو سمٹی رکھی
اور اسکی سوا اسحالت مین اونگلیون کو اپنی عادت پر چھوڑ دیوی اور رکوع مین
سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم کہنا تین بار اور قومہ یعنی سیدہی کھڑا ہونا رکوع کی بعد
اور جب رکوع سی سراوٹھاوی تب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہنا امام کی واسطی سنت
ہی اور مقتدی کی واسطی رَبَّنَا لَکَ الحَمد کہنا سنت ہی اور شرح وقایہ اور ہدایہ مین
لکھاہی کہ جو شخص اکیلا پڑہتاہی تو وہ دونو کہی یعنی سمع اللہ لمن حمدہ و ربنا لک الحمد
اور سمع اللہ لمن حمدہ کی یہہ معنی ہین کہ قبول کرتاہی اللہ تعالی اوس شخص کے
سراہی کو جو اوسکو سراہتاہی اور سجدی مین جاتی وقت تکبیر کہنا اور سجدہ کی حالت
مین دونو ہاتھہ اور دونوزانو کو زمین پر رکھنا اور پیشانی اور دونو پاؤن کہنا
تو فرض ہی اور سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی سجدہ مین کہنا تین بار اور مردون کی واسطی
سنت ہی قعدہ مین بائین پاؤنکا بچھانا اور اوسی پر بیٹھنا اور داہنا پاؤن کھڑا
رکھنا اور عورتون کی تئین سنت ہی بائین چوتڑ پر بیٹھنا اور دونو پاؤن داہنی
طرف نکالنا اور اسیکو عربی مین تورک کہتی ہین اور دو سجدہ کی بیچ مین بیٹھنا اور پیغمبر
صَلّی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعا ماثورہ پڑہنا قعدۂ اخیرہ مین اور دعا
ماثورہ کہتی ہین اوسکو جو پیغمبر صَلّی اللّٰہ علیہ وسلم نی فرمایا ہووی یا قرآن کی موافق
ہووی اور وہ دعا نہ پڑہی جو آدمی کی کلام مین ملتی ہووی مثلاً اللہ تعالی مجھکو بہت سا
مال دی یا فلانی عورت کی ساتھہ میری شادی ہووی اسطرح نہ کیا چاہئی اور دونو

طرف سلام پہیرنا

فصل ساتوین نماز کی مستحب کی بیان مین

اور اسیکو آداب کہتی ہین مستحب ہے نماز مین سجدی کی جگہہ پر دیکہنا قیام مین
اور رکوع مین پشت پانو پر دیکہنا اور سجدی مین ناک کی طرف دیکہنا اور قعدہ مین
گودی کی طرف دیکہنا اور یہہ حکم فرض نفل سب مین برابر ہی اور جمہائی آتی وقت منہہ
بند کرنا اور تحریمہ کی تکبیر کہتی وقت دونو ہتیلیان آستین سی باہر نکالنا اور کہانسی کا
دفع کرنا اپنی مقدور بہر اور جب مؤذن اقامت مین حیّ علی الفلاح تک پہنچی تب نماز
کی واسطی کہڑی ہو جانا اور جب موذن قد قامت الصلوۃ تک پہنچی تب امام کی تئین نماز
شروع کرنا اور ترتیل قرآن پڑہنی مین اور ترتیل کی معنی حرفون کا ادا کرنا اور وقفونکا
نگاہ رکہنا اور وقف کہتی ہین ٹہرنی کو یعنی جہان رہاؤ ہووی وہان ٹہر جاوی اور
رکوع مین سر کو پیٹہہ کی برابر رکہنا اور سجدہ مین جاتی وقت پہلی دونو زانو رکہنا بعد اوسکی
دونو ہاتہہ بعد اوسکی ناک بعد اوسکی پیشانی اور اوٹہتی وقت اسکی اولٹی کرنا یعنی پہلی
سر اوٹہاوی تب ہاتہہ تب زانو اور سجدہ مین دونو ہاتہون کی بیچ مین سر رکہنا اور
ہاتہہ اور پاؤن کی اونگلیون کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنا اور قیام مین دونو پاؤن کے
بیچ مین چار اونگل کا فرق رکہنا اور قعدہ مین دونو ہاتہہ دونو زانو پر رکہنا اور منہہ
داہنی اور بائین پہیرنا سلام مین اور رکوع اور سجدی کی تسبیح تین مرتبہ سی زیادہ
کہنا اس شرط پر کہ طاق کہی جفت نہ کہی اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طاق پر ختم
کرتی تہی یعنی یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ کہی اور یہہ حکم اکیلی کی واسطی ہی اور
اگر امام ہووی تو اسطرح پر زیادہ نہ کری کہ مقتدیون کو رنج ہووی یہان تک کہ
بہاگنی لگین کیونکہ یہہ مکروہ ہی اور محیط اور فتاوی مختصر شافی مین لکہا ہی کہ
امام کو چاہئی ہی کہ پانچ مرتبہ کہی تا کہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہی سکین اور سجدی مین
بازودون کو کشادہ رکہنا شکم سی اور شکم کو ران سی اور ران کو پہلی سی اور پہلی کو زمین سی

اور عورت ہووی تو اسکی اولٹی کری یعنی خوب سمٹی ہوئی سجدہ کری اور پیٹ کو ران
مین چھپاوی اور مسبوق کی تئین منتظر رہنا کہ امام فراغت کری تب باقی نماز کی واسطی
کھڑا ہووی اور فجر کی نماز مین پچاس آیت پڑھنا تیس آیت پہلی رکعت مین اور بیس آیت
دوسری رکعت مین اور ظہر کی نماز مین دونو رکعت مین تیس آیت کی موافق پڑھی اور
عصر اور عشا کی نماز مین بیس آیت کی موافق اور مغرب مین چھوٹی سورتین اور وہ لم یکن سی
آخر قران تک ہی اور یہہ حکم اختیار کی حالت مین ہی اور ضرورت کی حالت مین جو کچھ ہوسکی
وہ پڑھی اور اسکا بیان ہم اوپر لکھہ چکی ہین **فصل آٹھوین نماز کی ادا کرنیکی** (٦)
قاعدی کی بیان مین اس فقیر عاجز نی جب فرض اور واجب اور
سنت اور مستحب نماز کی بیان کئی تب اسکی دلمین یہہ خواہش ہوئی کہ اب نماز
کی ادا کرنی کی ترکیب بہی بیان کیا چاہئی کہ جسمین صاف صاف ہر ایک لوگونکو
معلوم ہوجاوی اور وہ لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور مستحب کو
اوسکی مقام پر ادا کرین سو وہ بیان یہہ ہی کہ جب نماز پر کھڑا ہووی تب دل کو
خوب رجوع کری اور دنیا کی اندیشی دل سی دور کری اور یہہ معلوم کری کہ مین
اللہ تعالی کو دیکھتا ہون اور اگر مین نہین دیکھتا تو اللہ تعالی تو مجھکو دیکھتا ہی جیسا
کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ اسکی یہہ معنی
ہین کہ تو عبادت کر اللہ تعالی کی اسقدر کہ گویا تو اوسکو دیکھتا ہی اور اسمین کچھہ
شک نہین ہی کہ جس شخص کا یہہ حال ہوویگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور
شرم کی ساتھہ سر جھکائی ہوئی نہایت خوف اور شوق اور محبت سی کھڑا رہیگا فَاِنْ
لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ پہر اگر تو اللہ تعالی کو نہین دیکھتا ہی تو اللہ تعا
تو تجھکو دیکھتا ہی تو جو شخص کہ یہہ جانیگا کہ اللہ تعالی مجھکو دیکھتا ہی تو وہ شخص
بہی نہایت خوف اور احتیاط سی کھڑا رہیگا اور داہنی بائین نہ دیکھیگا اسکو خیال

کیا چاہئے کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی روبرو کہڑا ہووی اور بادشاہ اوسکی احوال کو دیکہا کری کہ یہہ شخص کس طرح کام کرتا ہی تو اوس شخص کو یہہ طاقت نہوگی کہ ذرا کسی طرف دیکہی یا بی ادبی کری یا کسی سی بولی یا ہنسی اور نماز مین تو اللہ تعالی کی روبرو کہڑا ہوتا ہی جو سب بادشاہونکا بادشاہ ہی اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا اور سب پر غالب اور جو چاہے سو کرڈالی اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی تو مناسب ہی کہ جب نماز پر کہڑا ہووی تب اوس معبود کی سوای سب کا خیال اور اندیشہ دور کری اور نماز مین مشغول ہووی اور نماز کی یہہ ترکیب ہی کہ پہلی قبلہ طرف کہڑا ہووی اور دونو پاؤن کی درمیان مین چار اونگل کا فرق چہوڑی اور دونو ہاتہہ لٹکادوی اور اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ پڑہی تب نیت کری اور دونو ہاتہہ کان تک اوٹہاوی اسطرح پر کہ دونو انگوٹہی کان کی لہر مین چہو جاوین اور تکبیر تحریمہ کی کہی یعنی اللہ اکبر اور اگر عورت ہووی تو کندہی تک ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیر تحریمہ کی کہی اور تکبیر کی بعد داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکہی ناف کی نیچی اور عورت ہووی تو چہاتی پر ہاتہہ رکہی اور رکوع کی قومہ مین اور عیدین کی تکبیرون مین ہاتہہ چہوڑے رہی خلاصہ یہہ ہی کہ جس قیام مین کہ دراز ذکر ہووی یعنی بہت پڑہنا ہووے تو اوسمین ہاتہہ باندہی رہی مثلاً نماز مین قرآن پڑہتی وقت یا دعا قنوت پڑہتی وقت یا جنازی کی نماز مین اور جس قیام مین کہ ذکر دراز نہین ہی یعنی بہت پڑہنا نہین ہی تو اوس مین ہاتہہ چہوڑی رہی مثلاً رکوع کی قومہ یا عیدین کی تکبیرون مین اور قومہ کہتی ہین رکوع کی بعد کہڑی ہونیکو اور ہاتہہ باندہنی کے یہہ ترکیب ہی کہ داہنی ہاتہہ کی انگوٹہی اور چہوٹی اونگلی سی حلقہ باندہی اور بائین ہاتہہ کو اوسی سی پکڑی اور باقی تین اونگلی بائین ہاتہہ کی اوپر رکہی اور ثنا پڑہے

تب تعوذ پڑہی تب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی تب سورۂ فاتحہ پڑہی ایک مرتبہ پہر آہستہ
سی آمین کہی اور فاتحہ کی ساتہہ سورت ملاوی اور اگر ایک ہی آیت ملاوی مثلاً
مدہامتان تب بہی درست ہی تب سورت ملانی کی بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع مین جاوی اس
طرح سی کہ اللہ کی الف کو قیام سی شروع کری اور اکبر کی ری رکوع مین تمام کری اور دونو
ہتیلی سی دونو زانو پکڑی اور اونگلیون کو کشادہ کری اور پیٹہہ خوب بچہاوی اسقدر کہ
نہ تو سر اونچا کری اور نہ اوندہا ہی دیوی بلکہ چوتڑ اور سر برابر رکہی اور رکوع مین آرام کری
اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہی تب بعد اسکی سمع اللہ لمن حمدہ کہتی ہوئی کہڑا ہو جاوی
اسطرح پر کہ سمع اللہ کی سین کو رکوع سی شروع کری اور حمدہ کی ہی کو قومہ مین تمام کری اور
اگر مقتدی ہوئی تو ربنا لک الحمد کہی اور قومہ مین آرام کری بعد اوسکی اللہ اکبر کہتا ہوا
سجدی مین جاوی اس طرح پر کہ اللہ کی الف کو قومہ سی شروع کری اور اکبر کی ری کو سجدہ
مین تمام کری لیکن سجدی مین جاتی وقت پہلی دونو زانو رکہی زمین پر بعد اسکی دونو
ہاتہہ بعد اسکی ناک بعد اسکی پیشانی اور سجدی مین جاوی تب دونو ہاتہون کی بیچ مین منہہ کو
رکہی اور دونو ہاتہون کو دونو کانون کی برابر رکہی اور اونگلیان سمٹی رہین اور دونو
بازو کشادہ رکہی اور شکم کو ران سی دور رکہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ شکم کو اسقدر کشادہ
رکہی کہ اگر بکری کا بچہ چاہی تو نکل جاوی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جب کہ صف مین ہووی تو اسکی
تئین کشادہ نہ رکہی تا کہ اوسکی پاس والی کو ایذا ہووی اور پاؤن کی اونگلیون کو قبلہ
طرف متوجہ کری اور اگر عورت ہووی تو سمٹی ہوئی سجدہ کری جیسا کہ اوپر لکہہ چکی اور کہی
سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہووی تو پانچ مرتبہ کہی بعد اسکی اللہ اکبر کہتا ہوا
سر اوٹہاوی اسطرح پر کہ اللہ کی الف کو سجدی سی شروع کری اور اکبر کی ری کو بیٹہنی مین
تمام کری اور اسطرح اوٹہی کہ پہلی ناک تب پیشانی تب دونو ہاتہہ اوٹہاوی اور بایان پاؤن
بچہاوی اور داہنا کہڑا رکہی اور اونگلیان قبلہ رخ رہین اور بیٹہی اسقدر کہ اوسکا بدن

آرام لیوی اور نظر سینہ پر رکہی بعد اوسکی اللہ اکبر کہتا ہوا پہلی سجدی کی طرح دوسرا
سجدہ کری اور اوسیطرح سبحان ربی الاعلی کہی بعد اسکی دوسری سجدی سی اللہ اکبر کہتا ہوا
پہلی سر اوٹہاوی تب دونون ہاتہہ تب دونو زانوا ور سیدہا کہڑا ہو جاوی دونو
پاؤن پر بغیر بیٹہی ہوئی اور زمین پر ہاتہہ ٹیک کی نہ کہڑا ہووی اور دوسری رکعت بہی
پہلی رکعت کی طرح ادا کری مگر دوسری رکعت مین ثنا اور تعوذ نہ کہی اور نہ ہاتہہ
اوٹہاوی اور جب دوسری رکعت تمام ہووی تب بایان پاؤن بچہاوی اور اوسپر
بیٹہی اور داہنا پاؤن کہڑا رکہی اور اونگلیان پاؤن کی قبلہ رخ رکہی اور دونو ہاتہون کو
دونو زانو پر رکہی اور مٹہی کہلی رکہی اور اونگلیان قبلہ رخ رہین زانو پر بچہی ہولی اور
شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک خنصر اور بنصر کو بند کری اور بیچلی اونگلی اور ابہام کو حلقہ کرکی باندہی
اور سبابہ یعنی کلمہ کی اونگلی سی اشارہ کری یعنی اوسکو اوٹہاوی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑہتی وقت اور اسی طرح ہماری عالمون
سی بہی روایت ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی غرض یہہ کہ ہماری مذہب مین بہی یہہ سنت ہی
اور عورت ہووی تو اوسیطرح بیٹہی جیسا کہ عورتون کی واسطی لکہہ چکی تب بعد اسکی
التحیات پڑہی اور پچلی التحیات پر کچہہ زیادہ نہ کری اور دوسری دونو رکعت مین فقط
الحمد پڑہی اور یہہ افضل ہی اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہی یا چپ کہڑا رہی پچہلی
دونو رکعتون مین تب بہی جائز ہی مگر افضل ہی الحمد پڑہنا اور جب دونو رکعت تمام
ہووین تب اوسیطرح بیٹہی جسطرح پہلی بیٹہا تہا اور التحیات پڑہی اور درود پڑہی اور
درود یہہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اور یہہ درود محیط اور مشکوۃ سی لکہا ہی جب درود پڑہ چکی تب دعاء ماثورہ پڑہی اور دعا

ماثورہ

ماثورہ یہہ ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یہہ پڑہی اور چاہی تو یہہ پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ
نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اسکی یہہ معنی ہین کہ
ای الٰہی بیشک مین نی ستم کیا اپنی جان پر بہت سا ستم اور کوئی نہین بخشتا ہی بندونکی
گناہون کو مگر تو ہی سو تو مجہکو بخش دی خاص بخشنا اپنی پاس سے اور رحمت اور مہربانی
کر میری اوپر بیشک تو ہی ہی بخشنی والا بندون کی گناہونکا اور بندون پر مہربانی
کرنی والا مشکوۃ مصابیح مین لکہا ہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نی
فرمایا ہی کہ مین نی کہا یا رسول اللہ مجہکو کوئی دعا سکہلایئی کہ اوسکو مین اپنی نماز کی
آخر مین پڑہون تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صدیق اکبر سی فرمایا کہ تو اسی
دعا کو پڑہا کر خلاصہ یہہ ہی کہ جو دعا کہ حضرت نی فرمائی ہووی یا آیت قرآن کی ہووی
وہ پڑہی تب دعا ماثورہ کی بعد داہنی طرف منہہ پہیری اسطرح پر کہ کندہا پر نظر پڑی
اور اوسکا رخسارہ پیچہی سی نظر پڑی اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
اور اسی طرح بائین طرف کہی اور امام ہووی تو دونو سلام مین آدمی اور فرشتون کے
نیت کری جو سب اوسکی پیچہی ہین اور اگر مقتدی ہووی تو امام کی نیت کری اور اگر اکیلا
ہووی تو فقط فرشتون کی نیت کری اور جب امام سلام سی فراغت ہووی تب
داہنی یا بائین پہرکی بیٹہی اور جو دعا کہ چاہی پڑہی مگر بہتر یہہ ہی کہ ایک مرتبہ آیت الکرسی
پڑہی بعد اسکی دونو ہاتہون کو دونو کانون کی برابر اوٹہائی اسطرح پر کہ دونو ہتیلین
ظاہر ہووین اور جو حاجت چاہی سو اللہ سی مانگی اور چاہی تو یہہ مناجات پڑہی
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ

اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر اکیلا ہووی تو مختار ہی چاہی داہنی ١٥

بائین منہہ کرکی بیٹھی چاہی نہ بیٹھی

فصل نوین جماعت کی بیان مین

ہدایہ مین لایا ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی لَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ یعنی جماعت سنت موکدہ ہی اوس سی خلاف نہین کرتا ہی مگر جو منافق ہوتا ہی اور جماعت کا ثواب اکیلی پڑہنی سی زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نی کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً یعنی جو نماز کہ جماعت کی ساتھہ پڑہتی ہین وہ نماز زیادتی کرتی ہی ثواب مین اوس نماز سی کہ اکیلی پڑہتی ہین ستائیس درجہ اور یہہ حدیث مشکوۃ مصابیح مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی اور قریب واجب کی ہی **مسئلہ** اور بہتر ہی امامت کیواسطی وہ شخص کہ جو نماز کی مسئلی خوب جانتا ہوئی اور اگر اس مین برابر ہوویں تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب پڑہتا ہووی اور اگر اس مین بہی برابر ہوویں تو وہ شخص کہ بڑا پرہیزگار ہووی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ تَقِیٍّ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ یعنی جس شخص نے کہ نماز پڑہی عالم پرہیزگار کی پیچہی تو ایسا ہی کہ اوسنی نبی کی پیچہی نماز پڑہی اور اگر اس مین بہی برابر ہوویں تو وہ شخص جو کہ عمر مین زیادہ ہووی اسواسطی کہ اوسکی امام ہونی مین جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر مین برابر ہوویں تو اوسوقت وہ شخص بہتر ہی کہ جس سی سب لوگ راضی ہوویں **مسئلہ** اور مکروہ ہی امام کرنا غلام کو اسواسطی کہ اوسکو فراغت علم سیکہنی کی نہین رہتی ہی اور اعرابی کو اسواسطی

کہ اون مین نادان بہت ہوتی ہین اور اعرابی کہتی ہین جنگلی لوگون کو جو شہر کی باہر
رہتی ہین اور بدکار کو اسواسطی کہ وہ اپنی دین کی کام کی بہلائی نہین کرتا ہی اور اندہی کو
اسواسطی کہ اوس سی نجاست لگنی کی احتیاط کم ہوتی ہی اور حرام زادی کو اسواسطی
کہ اوسکی باپ نہین ہی کہ اوسکو ادب کری تو اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ وہ نادان ہوتی
ہین اور اسواسطی امامت ان سبہونکی مکروہ ہی کہ انکی امام ہونی مین لوگون کو نفرت ہوتی
ہی اور اگر آپ سی یہ سب آگی ہووین اور امامت کرین تو درست ہی جیسا کہ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نی کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ وسلم نی فرمایا اَلجِہَادُ وَاجِبٌ عَلَیکُم مَعَ
کُلِّ اَمِیرٍ بَرًّا کَانَ اَو فَاجِرًا یعنی لڑائی کرنا کافرون سی فرض ہی تمہاری
اوپر ہر امیر کی ساتہہ ہو کر نیک ہوئی یا بدکار ہووی وَاِن عَمِلَ الکَبَائِرَ اور اگرچہ گناہ کبیرہ
کرتا ہووی وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیکُم خَلفَ کُلِّ مُسلِمٍ بَرًّا کَانَ اَو فَاجِرًا
اور نماز واجب ہی تمہاری اوپر جماعت مین ہر مسلمان کے پیچہی نیک ہووی یا بدکار وَاِن
عَمِلَ الکَبَائِرَ اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہووی یعنی جائز ہی اوسکی ساتہہ اقتدا کرنا اگرچہ
مکروہ ہی اور یہہ اوسوقت ہی کہ اوسکی بدکاری کفر تک نہ پہنچی ہووی یا پرہیزگار مرد
اوس جگہہ پر حاضر ہووی وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسلِمٍ بَرًّا کَانَ اَو
فَاجِرًا وَاِن عَمِلَ الکَبَائِرَ اور نماز جنازی کی واجب ہی ہر مسلمان پر نیک
ہووی یا بد اور اگرچہ گناہ کبیرہ کری اس حدیث کو ابوداؤد نی روایت کی یہہ
حدیث مشکوۃ مصابیح سی لکہا اور مکروہ ہی امامت بدعتی کی اور مکروہ ہی جماعت
عورتون کی جبکہ فقط عورتین ہی ہووین یعنی عورت ہی امام اور عورت ہی مقتدی
ہووی اور عورتین اگر جماعت کرین تو جو عورت کہ امام ہووی وہی بیچ مین کہڑی
ہووی آگی نہ بڑہی اور اسیطرح اگر ننگی لوگ جماعت کی نماز پڑہتی ہین تو جو امام
ہووی وہ بیچ مین کہڑا ہووی آگی نہ بڑہی **مسئلہ** اور مکروہ ہی جوان عورت کا

حاضر ہونا سب جماعت مین اور بڈہی عورت کا ظہر اور عصر مین اور اگر فجر اور مغرب
اور عشا کی وقت جماعت مین حاضر ہووین بڈہی عورتین تو کچہہ دہشت نہین ہی
مسئلہ اور درست ہی اگر اقتدا کری وضو والا تیمم والی کی ساتہہ اور پاؤن
دہونی والا موزی پر مسح کرنیوالی کی ساتہہ اور کہڑا ہونی والا کوزہ پشت کی ساتہہ
اور بیٹہنی والی کی ساتہہ اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی بیٹہہ کی امامت کی ہے
اور اشارہ کرنی والا اشارہ کرنی والی کی ساتہہ اور نفل پڑہنی والا فرض پڑہنی والی کے
ساتہہ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور اگر مرد اقتدا کری عورت
کی ساتہہ اور لڑکی کی ساتہہ اور ہیجڑون کی ساتہہ تو درست نہین ہی اور اگر قرآن پڑہنی والا
امی کی ساتہہ اقتدا کری تو درست نہین ہی اور امی کہتی ہین اوسکو جو ایک آیت بہی
قرآن کی نہ جانتا ہووی اور اگر اقتدا کری وہ شخص کہ کپڑا پہنی ہی ننگی کی ساتہہ یا وہ
شخص کہ رکوع اور سجدہ بی اشاری کرتا ہی اوسکی ساتہہ اقتدا کری کہ جو اشارہ سی
رکوع اور سجدہ کرتا ہی اور فرض پڑہنی والا نفل پڑہنی والی کی ساتہہ تو درست
نہین ہی **مسئلہ** اور اقتدا نکری فرض پڑہنی والا اوسکی ساتہہ جو دوسرا فرض
پڑہتا ہی مثلا یہہ ظہر پڑہتا ہی اور وہ عصر خواہ دوسرا فرض پڑہتا ہی **مسئلہ**
اور جو شخص کہ معذور ہووی یعنی ناک سی خون جاری ہووی یا پیشاب جاری
ہووی یا اور کچہہ عذر ہووی جیسا کہ اوپر لکہہ چکی تو جو شخص کہ طاہر ہووی وہ
اوسکی ساتہہ اقتدا نہ کری کیونکہ اوسکی امامت درست نہین ہی اور معذور کی
نماز درست ہی مگر ہر نماز کی وقت وضو کری گا **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین
لکہا ہی کہ رافضی کی پیچہی جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا
منکر ہی نماز درست نہین ہی **مسئلہ** ہدایہ مین لایا ہی کہ مقتدیون کی ساتہہ
امام نماز کو بہت طول نہ کری جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نی کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ

علیہ وسلم نی فرمایا ہی اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ جبکہ نماز پڑہی تم لوگون
مین سی کوئی شخص آدمیون کیواسطی یعنی اونکی امامت کری تب چاہیئی کہ تخفیف کری اور لوگون
کی اوپر رعایت کری فَاِنَّ فِیْهِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ اسواسطی کہ
اونکی بیچ مین بیمار اور کم زور اور بڈہا ہی وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا
شَاءَ اور جب نماز پڑہی تم مین سی کوئی اپنی ہی واسطی یعنی اکیلا پڑہی تب چاہیئی کہ طول کری
جس قدر کہ چاہی اور یہہ حدیث مشکوۃ مصابیح مین ہی **فائدہ** اور جس طول سی امام کو منع
کیا ہی اوس سے یہہ مراد ہی کہ جسقدر قرأت سنت ہی اوس سی طول نہ کری اور جسقدر
کہ سنت ہی اوس قدر تو پڑہا چاہی **مسئلہ** شرح وقایہ مین لایا ہی کہ امام طول نہ
کری پہلی رکعت کو دوسری رکعت سی سوای فجر کی نماز کی **مسئلہ** اگر ایک ہی مقتدی
ہووی تو اوسکو امام اپنی برابر داہنی طرف کہڑا کری اور اگر مقتدی ایک سی زیادہ ہوویں
تو امام آگی کہڑا ہووی **مسئلہ** اور اگر امام کو نماز مین حدث ہووی تو مقتدی بہی
نماز کو دہراوی اسواسطی کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز مین شامل ہی جب امام کی نماز مین
فساد ہوا تب مقتدی کی نماز مین بہی فساد ہوا **مسئلہ** پہلی صف مین مرد
کہڑی ہوویں دوسری مین لڑکی کہڑی ہوویں تیسری مین ہیجڑی کہڑی ہوویں چوتہی
مین عورتین کہڑی ہوویں **مسئلہ** اگر ایک عورت مرد کی برابر آکی نماز پڑہی
تو اگر وہ عورت شہوت دلانی والی ہوئی اور دونون کی درمیان مین کچہہ آڑ نہ ہووے
اور دونو تحریمہ کی وقت سی ملی ہوویں اور جو وہ پڑہتا ہووی سو یہہ پڑہتی ہووی
یعنی دونو مسبوق نہ ہوویں اور شروع نماز سی تحریمہ مین شریک ہوویں تو اس
صورت مین اگر امام نی عورت کی امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہوگئی اور اگر
امام نی عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہوگئی **مسئلہ**
اور ہدایہ مین لایا ہی کہ امامت کی نیت کرنی کی شرط اوسوقت مین ہی کہ جب عورت

آکی مقتدی ہووی مردکی برابر **مسئلہ** اگر نماز پڑہائی امی نی قرآن پڑہنی والی کو
اور امی کو تو سبہون کی نماز باطل ہوئی اور اسکی وجہ یہہ ہی کہ قاری کی نماز اسواسطی باطل
ہوئی کہ اوسکو قرارت کی قدرت تہی اور اوسنی قراءت ترک کی اور امی کی نماز اسواسطی
باطل ہوئی کہ جب کہ اوسنی خواہش کے جماعت کی تب واجب ہوا اوسپر کہ اقتدا کری
قاری کی ساتہہ تاکہ قراءت قاری کی اوسکی قراءت ٹہری سو اوسنی ترک کیا اوس
قراءت کو قدرت رکہتی ہوئی **مسئلہ** اور اگر امام نی پہلی دو رکعت مین
قرأت کی پہر اوسکو حدث ہوا تب اوسنی آخری دونون رکعت مین امی کو خلیفہ
کیا تو اس صورت مین سبہون کی نماز باطل ہوگئی اور خلیفہ کرنی کا مسئلہ آگی معلوم ہووبگا
انشاء اللہ تعالی اور یہی ہدایہ مین بہی ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین سراجی سی
لکہا ہی کہ اگر کسی کی محلہ مین دو مسجدین ہون تو چاہئی کہ قدیم مین نماز ادا کری اور اگر
دونو ساتہہ کی بنی ہوئی ہووین تو اوس وقت جو نزدیک ہووی اوس مین نماز پڑہی
اور بعضی کہا ہی کہ دور کی مسجد مین جاوی جماعت کی کثرت کیواسطی واللہ اعلم بالصواب

دسوین فصل نماز مین حدث ہو جانی کی بیان مین

نما

اگر ایک نمازی کو نماز مین بغیر قصد کی آپ سی حدث ہووی تو وضو کری اور بنا
اوسی نماز کو پوری کری یعنی جس مقام سی حدث ہوا ہووی اوسی مقام سی پڑہی یہانتک
کہ اگر التحیات کی بعد حدث ہوا تو چاہئی کہ وضو کری اور اکی سلام پہیری اسواسطی کہ
نماز سی باہر آنا اپنی کام کی ساتہہ فرض ہی مگر افضل ہی کہ دہرا کی پڑہی اوسکو جاتی
دیوی **مسئلہ** اگر امام کو نماز مین حدث ہووی تو امام دوسری شخص کو خلیفہ
کری یعنی اپنی مکان پر کہینچ لیوی وہ نماز پڑہانی لگی جس مقام سی امام نی چہوڑا ہووے
اور امام چلا جاوی اور وضو کری اس صورت مین اگر امام یعنی خلیفہ نماز سی فراغت
ہوا ہووی تو اوسکو جسنی وضو کیا ہی اختیار ہی چاہی اوسی مقام پر جہان وضو

گیاہی پڑہ لیوی تاکہ کم چلنا پڑی نماز مین اور چاہی پہر آوی پہلی مکان پر تاکہ ایک ہی مکان
پر نماز ادا ہووی اور یہی حکم اکیلی پڑہنی والی کا ہی یعنی چاہی وضو کی جگہہ پر پڑہی اور
اگر وہ امام یعنی خلیفہ نماز سی فراغت نہ ہوا ہووی تو پہلا امام پہر آوی اور اپنی خلیفہ کی
پیچہی نماز پوری کری اور یہی حکم مقتدی کا ہی یعنی اگر امام نی فراغت کی ہی تو چاہی وضو کے
جگہہ پر پڑہی اور چاہی پہلی مکان پر پڑہی اور اگر امام فراغت نہین ہوا ہی تو پہر آوی
اور امام کی پیچہی نماز پوری کری اور اسیکو لاحق کہتی ہین

فصل گیارہوین لاحق کی بیان مین

اور لاحق کا مسئلہ اسطرح پر ہی جو شخص کہ پہلی
رکعت سی جماعت مین داخل ہوا مگر تمام نماز اوس امام کی ساتہہ نہین پائی اس
سبب سی کہ سو گیا یا اوسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کہی چلا جاوی اور
وضو کرکی پہر آوی اس صورت مین اگر امام نی کوئی رکعت پڑہی ہو تو چاہئی کہ
اوس رکعت کو جو اوسنی نہین پائی ہی پہلی بغیر قرارت کی ادا کری تب بعد اسکی
امام کی تابعداری کری مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز امام کی ساتہہ پہلی ایک رکعت پڑہ چکا تہا
کہ اوسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنی کو جب تک کہ وہ آوی تب تک امام دوسری ایک
رکعت پڑہ چکا تب وہ وضو کرکی آیا تو چاہئی کہ اوس ایک رکعت کو جو اوسنی نہین
پائی ہی پہلی بغیر قرارت کی پڑہ لیوی تب باقی جو دو رکعت ہین اوسکو امام کی ساتہہ
پڑہی اور اگر امام نماز سی فراغت ہو گیا ہوے تو اس صورت مین جو اوسنی نہین پائی
اوسکو بغیر قرارت ادا کر لیوی اور اس شخص کو لاحق کہین گی

فصل بارہوین مسبوق کی بیان مین

اور جو شخص کہ امام کی ساتہہ
آخر نماز مین ملی یعنی اوسکی اوپر کی نماز جاوی تو اوسکو مسبوق کہتی ہین
اور مسبوق کا مسئلہ اسطرح پر ہی کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز مین امام کی تئین
دوسری رکعت مین پاوی تو ثنا اور تعوذ تسمیہ کہی اور جب امام سلام پہیر کے تب چاہئی کہ

گیا ہوتہی اور آپ سلام نہ پہیرے اور وہ ایک رکعت جو اوسنی نہین پائی تہی
اداکری اور اگر اوسکو معلوم ہووی وہ سورت جو امام نی پڑہی ہی تو فاتحہ کے
بعد اوسی سورت کو جہر سی پڑہی اور نہین تو سورۂ اخلاص پڑہی اور اگر امام کو
تشہد مین پاوی تو چاہئی کہ دونو رکعت اوپرکی اداکری جس طرح فجر کی نماز
پڑہتا ہی یعنی فاتحہ کی بعد سورت ملاوی اور جہر سی پڑہی خلاصہ یہہ ہی کہ اسیطرح
سی کوئی وقت ہووی جماعت مین داخل ہو جاوی اور جو اوسنی نہ پائی ہووی
اوسکو جب امام سلام پہیری تب اداکر لیوی

فصل تیرہوین نماز کی فاسد ہونی کی بیان مین

نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا
سہو سی کہی خواہ قصد سی سوتی مین یا جاگتی مین تہوڑی یا بہت اور قصد کے
معنی کوئی کام جان بوجہہ کی کرنا اور فاسد کرتا ہی قصد سی سلام کرنا اور اگر
سہو سی سلام کریگا تو نماز فاسد نہ ہوگی اسواسطی کہ سلام اللہ کی ذکر مین داخل
ہی اگر سہو سی سلام کریگا تو ذکر مین داخل ہو ویگا اور اگر قصد سی کریگا تو بات
مین داخل ہوگا اور یہہ ظاہر ہی کہ اگر سہو سی اوسکی منہہ سی نکل گیا تو اللہ کا نام تہا
مضائقہ نہین اور اگر کسی شخص کو قصد سی سلام کیا تو بات کرنا ٹہرا اور فاسد
کرتا ہی سلام کا جواب دینا قصد سی ہو یا سہو سی اور نالہ کرنا بلند آواز سی اور
آہ کرنا درد یا بیماری سی اور آف کرنا اور آواز سی رونا درد سی یا مصیبت سی
اور کہنکہارنا بغیر عذر کی اور چہینک کا جواب دینا یعنی یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہنا اور خبر بد کی
جواب مین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا اور خوش خبر کی جواب مین الحمد للہ
کہنا اور عجیب خبر کی جواب مین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا اور لقمہ دینا اپنی امام کی سوا دوسری کو اور
اگر اپنی امام کو لقمہ دیوی تو نماز باطل نہ ہووی اور لقمہ دینی کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی نماز مین قرارت
بہول جاوی اوسکو یاد دلا دینا اور نماز مین قرآن دیکہہ کی پڑہنا اور نجس جگہہ پر سجدہ کرنا

اور نماز مین دعا کرنا یعنی طلب کرنا وہ چیز جو آدمیون سی طلب کرتا ہی مثلاً کہی کہ یا اللہ تعالی
فلانی عورت سی میرا نکاح کردی یا کہی کہ مجھکو ہزار دینار دی یا کہی کہ مجھکو اچھا کپڑا دی
اور مثل اسکی جو بات ہی اور نماز مین کہانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا یعنی نماز مین ہر کام کہ
زیادہ کری نماز کو باطل کرتا ہی اور زیادہ کام کی یہہ معنی ہین کہ ایسا کام کری کہ جو کوئی
دیکہی تو وہ جانی کہ یہہ نماز نہین پڑہتا ہی یا نمازی آپ پوچہی کہ مینی زیادہ کام کیا یعنی
نمازی کی عقل پر چہوڑ دیوی اور نماز کو نہین فاسد کرتا ہی بہشت کی ذکر سی یا دوزخ کی
دہشت سی رونا بلکہ اسطرح کا رونا نماز مین مستحب ہی اور کہنکہارنا عذر کی ساتہہ یعنی آواز
بنانی کی واسطی کہنکہارنا جس مین قراوت ہو سکی اور وہ دعا جو آدمیون سی نہین طلب
کرتا ہی اور تہوڑا کام کرنا اور کسی کا گذرنا نمازی کی آگی سی نماز کو باطل نہین کرتا ہی مگر وہ
شخص گنہگار ہوتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ اگر نماز چہوٹی مسجد مین پڑہتا ہووی تو نمازی کی
آگی سی جانا جس جگہہ سی ہووی گنہگار کرتا ہی اسواسطی کہ چہوٹی مسجد ایک ہی مکان ہے
اور اگر بڑی مسجد مین یا میدان مین پڑہتا ہووی تو اس صورت مین اگر اوسکی سجدہ
کی جگہہ پر سی کوئی جاوی تو وہ گنہگار ہوتا ہی اور اگر نمازی دکان پر نماز پڑہتا
ہووی یعنی اونچی مکان پر اور کوئی اوسکی سامہنی سی جاوی تو اس صورت مین اگر جانی والی
کا بعضا عضو نمازی کی بعضی عضو سی برابر ہو جاویگا تو وہ جانی والا گنہگار ہوویگا
اور اگر برابر نہوویگا تو گنہگار نہ ہوگا **مسئلہ** اور جب کوئی شخص نماز
میدان مین پڑہی تب ایک سترہ ایک گز کا لانبا اور ایک اونگل کا موٹا اپنی آگی
گاڑ دیوی اور وہ سترہ اوسکی نزدیک اور دونو ابرو مین سی ایک ابرو کی برابر
ہووی اور سترہ کہڑا ہووی زمین پر پڑا نہ ہووی اور زمین پر خط نہ کہینچی اور اگر
سترہ نہ ہووی اور کوئی سامہنی آوی یا سترہ ہووی اور کوئی سترے اور نماز
کی بیچ مین آوی تو اوسکو منع کری سبحان اللہ کہکر یا اشارے سی اور تسبیح اور اشارہ

ساتھہ نہ کری خواہ تسبیح خواہ اشارہ دونوں سی ایک کری اور امام کا سترہ کفایت ہی سبکی
واسطے اور سترہ کہتی ہین آڑکو **مسئلہ** اور جب جانی کہ اس راہ مین کوئی نہ آویگا
تو سترہ کا ترک کرنا جائز ہی

فصل چودھوین نماز کی مکروہات کی بیان مین

مکروہ ہی نماز مین کپڑا سر پہ یا کندھی پر ڈالنا اور اوسکے
کنارون کا چھوڑ دینا اسطرح پر کہ لٹکی رہین اور کپڑیکا سمیٹنا دونو زانوسی
سجدی مین جاتی وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگی اور کپڑی یا بدن سی کھیلنا اور بال کا باندھنا
بٹور کی چاندی پر یعنی بیچ سر پر اور انگلیونکا توڑنا یعنی ملنا یا کھینچنا تاکہ آواز دی اور
دھنی بائین دیکھنا گردن پھیر کی اسطرح پر کہ منہہ قبلہ سی پھر جاوی اور بغیر گردن پھیرے
آنکھون کی کناری سی دیکھنا نہین مکروہ ہی اور مکروہ ہی کنکریون کا ٹالنا سجدی کی واسطے
مگر ایک بار مضائقہ نہین اور ہاتھہ کمر پر رکھنا اور بدن توڑنا یعنی انگڑانا اور کتی کے
بیٹھک بیٹھنا اور وہ اسطرح پر ہی کہ زانو کھڑا کری اور چوتڑ پر بیٹھی اور مردون کی
تئین دونو بازوونکا بچھانا سجدی مین اور عورتین اسیطرح سجدہ کرین اونکو مکروہ نہین ہی
اور چار زانو بیٹھنا بغیر عذر کی اور نماز کی باہر چار زانو بیٹھنا مکروہ نہین ہی اور امام کا
کھڑا ہونا مسجد کی محراب مین اور امام کا کھڑا ہونا اکیلی دکان پر یعنی قد آدم کی اونچی پر
یا اوسکی اولٹی یعنی امام اکیلا نیچی ہوئی اور مقتدی اونچی پر ہووین اور مکروہ ہی صورت کا
ہونا نمازی کی آگی یا بازو کی برابر یا چھت کی اوپر یا سر کی اوپر لٹکی ہوئی یا قبلہ طرف کی
دیوار مین ہووی اور اگر پیچھی ہووی یا قدم کی نیچی ہووی تو مکروہ نہین ہی اور اگر
نماز کی ادب مین سستی کری اور بی لحاظی سی ننگی سر پڑھی تو مکروہ ہی اور نماز کی اہانت
کرنا اور ناچیز جان کی ننگی سر پڑھنا تو کفر ہی اور اگر اپنی تئین ناچیز اور خراب جان کی
ننگی سر پڑھی تو مکروہ نہین ہی اور اچھا کپڑا ہوتی ہوئی برا کپڑا پہننا جس کپڑی سی بڑی
آدمیون کی پاس نہ جاسکی مکروہ ہی اور نماز مین پیشانی کا پونچھنا خاک سی فراغت

ہونی کی پہلی اور آسمان کی طرف دیکہنا اور پگڑی کی پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتون کا
اور تسبیح کا شمار کرنا اونگلیون سی اور اوس کپڑی کا پہننا جسمین صورت
بنی ہووی **مسئلہ** اور مکروہ ہی جماع کرنا اور پیشاب کرنا اور جاضرور ہی
پہرنا مسجد کی اوپر اور مسجد کا دروازہ بند کرنا **مسئلہ** اور مکروہ نہین
مسجد مین گچ سی یا آبنوس سی یا سونی کی پانی سی نقاشی کرنا اور محراب مین سجدہ
کرنا اسطرح پر کہ کہڑا ہووی مسجد مین اور نماز پڑہنا اوسکی پیچہی جو بیٹہہ پہیری ہو
بات کہہ رہا ہی اور اوس پہچولی پر نماز پڑہنا جسمین صورت بنی ہووی مگر سجدہ
صورت پر نہ کری یا صورت چہوٹی ہووی جو کہ دیکہنی والی کو نظر نہ پڑی مثلاً چیونٹی
یا مکہی کی صورت ہووی یا صورت اوس کی ہووی جسکی جان نہین ہوتی ہی
مثلاً کشتی کی یا درخت کی صورت ہووی یا صورت جاندار کی ہووی مگر اوسکا
سر نہ بنا ہووی اور نماز مین سانپ یا بچہو کا مارنا **مسئلہ** اور پیشاب
کرنا اوس گہر کی چہت پر جسمین محراب بنالی ہی نماز پڑہنی کیواسطی اسلئی
کہ وہ گہر مسجد کا حکم نہین رکہتا ہی **مسئلہ** اور مکروہ ہی مقتدی کیواسطی
اکیلی کہڑا ہونا صفون کی پیچہی جسوقت کہ صفون مین جگہہ خالی ہووی یعنی اگر
جگہہ خالی ہووی تو اوسی جگہہ کہڑا ہووی تاکہ وہ جگہہ بہر جاوی اور اگر صفون مین
کچہہ جگہہ خالی نہ ہووی تو پیچہی کہڑا ہونا مکروہ نہین ہی اور اگر کسی شخص کو صف مین
سی اپنی طرف کہینچ لیوی اور اوسکی ساتہہ کہڑا ہووی تو یہہ بہت خوب ہی اور
یہہ مسئلہ محیط مین ہی **مسئلہ** اور مکروہ ہی نماز مین تحریمہ کی تکبیر دو بار
کہنا یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا اور نماز مین پہونکنا اسطرح کہ پاس کا آدمی سنی
اور اسقدر پہونکنا کہ سنی بات مین داخل ہی اور بات نماز کو باطل کرتی ہی اور
بلند کہنا تسمیہ اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قرارت کا رکوع مین جاکر

اور رکوع کی تسبیح قومہ کی شروع مین کہنا اور سجدی کی تسبیح جلسہ کی شروع مین
کہنا اور مکروہ ہی پہلی رکعت دراز کرنا نفل مین اور مکروہ ہی دوسری رکعت دراز
کرنا پہلی رکعت سی سب نماز مین اور پیراہن اور تاج کا اوتارنا اور پہننا اور موزی کا
اوتارنا تہوڑی کام سی اور بہت کام سی تو نماز ہی باطل ہوگئی اور خوشبوئی اور پہول کا
سونگہنا اور ہوا کرنا کپڑی یا پنکہی سی ایک دو بار اور آنکہہ بند کرنا اور بعضون نی
کہا ہی کہ اگر حضور دل کیواسطی بند کری تو کچہہ دہشت نہین ہی اور ترک کرنا
کسی سنت کا اور رو چیز منہہ مین رکہنا کہ جسکی رکہنی سی قراءت نہ ہو سکی اور
جو چیز کہ دانت مین ہی مثلاً گوشت وغیرہ اگرچہ تہوڑا ہووی اوسکا نگلنا اور
سجدی مین جاتی وقت دونو ہاتہہ زانو کی پہلی زمین پر رکہنا بغیر عذر کی اور
اوٹہتی وقت اوسکی اولٹی کرنا یعنی ہاتہہ کی پہلی زانو اوٹہانا بغیر عذر کی اور
کشادہ رکہنا انگلیون کا سوای رکوع کی اور تہوکنا اور ناک چہنکنا اور
کسی سورہ کا مقرر کرنا کہ سوای اوسکی نماز مین نہ پڑہی اور ایک رکعت مین دو سورہ کا پڑہنا
بیچ کی ایک سورت چہوڑ کی اور پچہلی سورت کو پہلی پڑہنا اگرچہ دو رکعت مین ہووے
مثلاً پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہی اور دوسری مین تبت یدا اور نماز کا طول کرنا
اسقدر کہ مقتدیون کو گران معلوم ہووی اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیون کی جلدی
کیواسطی اور ایک ہی سورہ دو بار پڑہنا ایک رکعت مین فرض نماز مین اور آستین
کہنیون کی اوپر تک اوٹہانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کی
مسئلہ اور مصحف اور شمشیر یا شمع اور چراغ آگی ہووی تو کچہہ دہشت
نہین ہی مگر آگ بلتی ہوئی مکروہ ہی **مسئلہ** کمر باندہی ہوئی نماز پڑہنا مکروہ
نہین ہی یہہ مسئلہ شرح اوراد سی لکہا ہی

فصل پندرہوین وتر کی نماز کی بیان مین

وتر تین رکعت واجب ہی تین رکعت کی

بعد سلام پہیری اور تینوں رکعت مین الحمد کی بعد سورہ پڑہی اور تیسری رکعت مین
رکوع کی پہلی ہاتہہ اوٹہاتا ہوا تکبیر کہی تب بعد اسکی دعا قنوت پڑہی اور دعا قنوت
یہہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِینُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ
وَنُثْنِی عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ
یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّی وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ
نَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ
مُلْحِقٌ **فائدہ** ملحق کی حی کو کسرہ پڑہی اور وتر کی کاف کو پیش پڑہی زبر
پڑہنا خطا ہی **مسئلہ** اگر کوئی شخص دعاء قنوت نہ جانی تو یہہ آیت پڑہے
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
یا تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہی یا تین مرتبہ یَا رَبِّ کہی اور وتر کی سوای دوسری
نماز مین قنوت نہین ہی **مسئلہ** اور اگر امام شافعی مذہب ہووی اور وتر مین
رکوع کی بعد قنوت پڑہی تو مقتدی بہی پڑہی اور اگر امام فجر کی نماز مین دعا قنوت
پڑہی تو مقتدی نہ پڑہی بلکہ چپ کہڑا رہی **فائدہ** اس خاکسار نی پہلی
جو اس مقام مین شرح اوراد سی لکہا تہا کہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی
کہ یا فاطمہ جو بندہ مومن اور مومنہ عورت کہ وتر کی بعد سجدی مین سر رکہی
اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پانچ مرتبہ کہی تب سر اوٹہاوی
اور ایک بار آیۃ الکرسی پڑہی اور پہر دوسری بار سجدی مین جاوی اور پانچ مرتبہ
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ کہی تو قسم ہی اوس خدا کی
کہ جسکی قدرت کی قبضی مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہی کہ وہ بخشا جاوی اپنی
جگہہ سی اوٹہنی کی پہلی اور ثواب سو حج اور عمرہ کا پاوی اور ثواب ہزار شہید کا
پاوی اور ہزار فرشتہ کو حکم ہووی کہ اوسکی واسطی نیکی لکہین اور گویا کہ سو غلام

آزاد کئی ہو وین اور اوسکی دعا قبول پڑی اور ساتھہ دوزخی کو قیامت کی دن
شفاعت کرے اور جب مری تو شہید مرا ہووی سو بعد اوسکی جو خوب تحقیق کیا
تو اسکی کہین سند نہ پائی مگر بعد سلام پھیرنی وترکی کہی سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
تین بار اور تیسری بار آواز کو کھینچی اور بلند کری یہہ حصن حصین اور مشکوۃ مصابیح کا
مضمون ہی اور بعد وترکی دو رکعت ہلکی نفل بیٹھہ کی پڑہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی مشکوۃ مین روایت ہی **فصل سولہوین** ۱۶
سنتون کی بیان مین فجر کی نماز کی پہلی اور ظہر کی نماز کی بعد اور مغرب کی نماز کی بعد اور
عشا کی نماز کی بعد دو رکعت سنت ہی اور ظہر کی نماز کی پہلی اور جمعہ کی نماز کے
پہلی اور جمعہ کی نماز کی بعد چار رکعت سنت ہی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک
جمعہ کی بعد چھہ رکعت سنت ہی پہلی چار رکعت پڑہ کی تب دو رکعت سنت پڑہی
اور یہہ محیط مین ہی اور عصر کی نماز کی پہلی اور عشا کی نماز کی پہلی اور عشا کی نماز کی
بعد چار رکعت مستحب ہی اور مغرب کی نماز کی بعد بہی چھہ رکعت مستحب ہی **مسئلہ**
اور مکروہ ہی دن کو ایک سلام کی ساتھہ چار رکعت نفل سی زیادہ پڑہنا اور
رات کو آٹھہ رکعت نفل سی زیادہ پڑہنا ایک ہی سلام کی ساتھہ یہہ نہ کوئی خیال
کری کہ رات کو نفل زیادہ پڑہنا منع ہی اسکی یہہ معنی ہین کہ دن کو چار رکعت سی
زیادہ اور رات کو آٹھہ رکعت سی زیادہ کی نیت نہ باندہی اور امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے
نزدیک افضل ہی چار رکعت کی نیت باندہنا دن اور رات دونون مین **مسئلہ**
فرض مین دو رکعت مین قرات فرض ہی اور وتر اور سنت اور نفل مین سب
رکعت مین **مسئلہ** جب نفل نماز قصد سی شروع کری تب اوسکا تمام
کرنا فرض ہو جاوی **فصل سترہوین تراویح کی بیان** ۱۷
مین تراویح بیس رکعات عشا کی بعد اور وتر کی پہلی رمضان کی چاند رات سی

آخر تک جماعت کی ساتہہ اور بغیر جماعت کی بہی مردون اور عورتون دونو کی واسطی سنت
موکدہ ہی جب چاہی کہ تراویح ادا کری تو بیس رکعت کو دس سلام سی ادا کری یعنی دو
رکعت کی نیت باندہی دو رکعت تمام کرکی دونو طرف سلام پہیری اور چار رکعت کی بعد
چار رکعت کی موافق بیٹہی اور تین مرتبہ یہہ تسبیح پڑہی سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ
سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
بعد اسکی دونو ہاتہہ چہاتی کی برابر اوٹہاوی اور یہہ مناجات پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ
الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ
يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا
مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اسی طرح چار چار رکعت کی بعد یہی تسبیح اور یہی
مناجات پڑہی اور جب بیس رکعت تمام ہووین تب وتر کو جماعت کی ساتہہ ادا کری اور
امام وتر کو بلند آوازسی پڑہی اور مقتدی چپ رہی اور رکوع اور سجدی مین امام کی تابعدار
کری جماعت کی طرح پر اور امام وتر مین پہلی رکعت مین الحمد کی بعد سبح اسم یا انا انزلنا
پڑہی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑہی تب بعد اوسکی بیٹہی اور التحیات پڑہکی
اوٹہی اور فاتحہ کی بعد قل ہو اللہ بلند آوازسی پڑہی تب بعد اوس کی دونو ہاتہہ
کان کی لو تک پہنچاوی اور تکبیر بلند کہی اور دعا قنوت پڑہی اور مقتدی بہی دعا
قنوت پڑہی بعد اوسکی رکوع سجدہ کرکی نماز تمام کری اور دعا قنوت ہاتہہ باندہی
ہوی پڑہی **مسئلہ** سوای رمضان کی وتر کو جماعت کی ساتہہ نہ پڑہی **مسئلہ**
اور تراویح مین ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن ہووی تو ایک ختم تمام رمضان
مین کری اور اگر لوگ سستی کرین تب بہی ایک ختم کو ترک نہ کری اور دو ختم کری
تو فضیلت ہی اور تین ختم کری تو افضل ہی اور ترکیب ختم کی یہہ ہی کہ اگر دس

آیتین ہر رکعت مین پڑہی تو ایک ختم ہووی تمام رمضان مین اور اگر بیس آیتین ہر رکعت مین پڑہی تو دو ختم ہووین اور اگر تیس آیتین ہر رکعت مین پڑہی تو تین ختم ہووین اور یہی محیط مین لکہا ہی **مسئلہ** اور اگر امام حافظ قرآن نہ ہووی تو ہر رکعت مین ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑہی یا کوئی سورہ قصار مفصل سی پڑہی یا الم ترکیف سی آخر قرآن تک دو بار پڑہی تا کہ ہر رکعت مین ایک سورہ پڑہی جاوی اور اسکا حکم ختم کا ہی اور یہہ قول احسن ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین سراجی سی لکہا ہی کہ اگر شہر کی لوگ تراویح ترک کرین تو بادشاہ اونکی ساتہہ لڑائی کری اُس سنت کی قائم کرنی کی واسطی **مسئلہ** اور تراویح اسواسطی سنت ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی رات تراویح پڑہی جب کہ نمازی بہت جمع ہوئی تب حجرۂ مبارک سی حضرت باہر نہ آئی اور عذر بیان فرمایا کہ اگر مین اس نماز کو ہمیشہ ادا کرون تو یہہ خوف ہی کہ تم سبہون پر فرض ہو جاوی اور اوسکا ادا کرنا تم پر مشکل ہووی حضرت نی امت پر شفقت فرمائی اور ہمیشہ نہ پڑہا اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نی ہمیشہ ادا فرمایا اسواسطی کہ خوف فرض ہونیکا نہ تہا

فصل اٹہارہوین کسوف اور خسوف کی نماز کی بیان

کسوف کہتی ہین سورج گہن کو اور خسوف کہتی ہین چاند گہن کو کسوف کی وقت سنت ہی کہ امام جمعہ کا آدمیون کی ساتہہ دو رکعت جماعت کی ساتہہ بغیر اذان اور اقامت اور خطبہ کی ادا کری اور ہر رکعت مین ایک رکوع کری سب نفلون کی طرح پر اور قراءت دراز کری اور آہستہ پڑہی جب نماز سی فراغت ہووی تب دعا مین مشغول ہووی جب تک کہ آفتاب روشن ہووی اور اگر امام حاضر نہ ہووی تو اکیلی اکیلی نماز پڑہین اور جب ماہتاب مین خسوف لگی تب ہر کوئی نماز اور دعا مین اکیلی اکیلی مشغول ہووی جب تک کہ ماہتاب روشن ہووی اور اسی طرح سی جو خوف

مرا لگی آوی مثلاً آندہی آوی یا تاریکی آوی یا دشمن ظاہر آوی یا مینہہ ہمیشہ برسنی لگی یا گرجی یا ہیونچال آوی یا تمام عالم مین بیماری ہووی تو ایسی وقت مین نماز اور دعا مین مشغول ہونا سنت ہی **مسئلہ** نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہی مگر دو نماز کی جماعت مکروہ نہین ہی ایک تراویح کی نماز اور دوسری کسوف کی نماز **مسئلہ** کسوف کی نماز مکروہ وقت مین نہ ادا کری یہہ دونو مسئلہ عمدۃ الاسلام سی لکھی ہین **فصل**

۱۹ **انیسوین استسقا کی نماز کی بیان مین** اور استسقا کہتی ہین پانی طلب کرنی کو جب مینہہ نہ برسی تب مسلمان جمع ہووین اور میدان مین جاوین اور دعا کرین اور استغفار کہین قبلہ طرف منہہ کرکی اور اکیلی اکیلی نماز ادا کرین بغیر خطبی اور جماعت کی اسیطرح تین روز باہر نکلین اور ان تینون روز استغفار بہت کہین اسواسطی کہ استغفار کو مینہہ کی طلب کرنی مین بڑا اثر ہی جیسا کہ اللہ تعالے نی فرمایا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا یہہ آیت سورۂ نوح مین ہی یہہ بات نوح علیہ السلام نی اپنی قوم سی کہی تہی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ گناہ بخشواؤ اپنی رب سی بیشک وہ ہی بخشنی والا اور جب تم توبہ کرو اور گناہ بخشواؤ تو اللہ تعالی تمپر بدلی بہیجی خوب دہڑلی کا پانی برساوی اور استسقا کی نماز مین ذمی کو حاضر نہ کرین اور چادر نہ گہوماوین اور ذمی کہتی ہین مطیع الاسلام کافر کو **مسئلہ** اور خلق اپنی گناہون سی نئی سرسی توبہ کرین تاکہ اللہ تعالی اوسکی برکت سی مینہہ برساوی **فصل**

۲۰ **بیسوین فرض کے پانی مین** جس شخص نی کوئی فرض نماز شروع کیا اور اوسی نماز کی واسطی اقامت کہی گئی تو اگر اوسنی پہلی رکعت کیواسطی سجدہ نہ کیا ہووی تو نماز کو قطع کری اور اقتدا کری یعنی اوس نماز کو چہوڑکی جماعت مین شامل ہووی اور اگر سجدہ کیا ہووی پہلی رکعت کیواسطی اور وہ نماز ثلاثی یا ثنائی ہووی یعنی تین رکعت والی یا دو رکعت

والی ہووی تواس صورت مین بہی نماز کو قطع کری اور اقتدا کری اسواسطی کہ اگر
قطع نہ کریگا اور دوسری رکعت پڑہیگا تو ثنائی نماز ہوگئی تو تمام ہوجاویگی اور اگر ثلاثی
ہوویگی اور دوسری رکعت پڑہیگا تو اوسمین زیادہ پڑہ چکیگا اور تہوڑی باقی ہیگی
اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہی تو اوسکی جماعت جاویگی اور اگر دوہی رکعت پڑہ کی
جماعت مین ملا تو اوسنی آفتاب ڈوبنی کی بعد اور مغرب ادا کرنی کی پہلی دو رکعت نفل
پڑہی اور یہہ مکروہ ہی اور اگر پہلی رکعت کیواسطی سجدہ کیا ہووی اور وہ نماز رباعی
ہووی یعنی چار رکعت والی ہووی تواس صورت مین ایک رکعت دوسری بہی
ملاوی جسمین دو رکعت نفل ہوجاوی تب بعد اسکی نماز کو قطع کری اور جماعت
مین شامل ہووی اور اگر رباعی نماز کی تین رکعت پڑہ چکا ہووی تو اوس نماز کو
تمام کری اسواسطی کہ بہت پڑہ چکا ہی اور بہت کا حکم تمام نماز کا ہی اور تمام کرنی کی
بعد اقتدا کری جو نماز کہ امام کی ساتہہ پڑہیگا وہ نفل ہوجاویگی مگر عصر پڑہ کی اقتدا
نہ کری اسواسطی کہ عصر ادا کرنی کی بعد نفل مکروہ ہی **مسئلہ** جس مسجد مین
اذان کہی جاوی تو اوس مسجد سی باہر نکلنا مکروہ ہی اوس شخص کو جسنی
نماز نہین پڑہی ہی مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہووی مثلا موذن
ہووی کسی مسجد کا یا امام ہووی یا اوسکی حکم سی لوگ جماعت پڑہتی ہون اور
اوسکی غائب ہونی سی لوگ چہتر بتر ہوجاوین یا کم ہوجاوین اوس شخص کا باہر
نکلنا مکروہ نہین ہی اور جس شخص نی ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑہی ہووی اوسکا باہر
نکلنا بہی مکروہ نہین مگر جب اقامت کہی جاوی تب اوسکو باہر نکلنا مکروہ ہی
اور دوسری جماعت کی مقیم کو مکروہ نہین ہی اگرچہ اقامت کہی جاوی اور دونو
شخصون مین یہہ فرق ہی کہ جس شخص نی ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑہی ہی اور وہ اقامت
کی وقت باہر نکلا تو مکروہ ہی اسواسطی کہ اوسکو جماعت کی مخالفت کی تہمت لگیگی

اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑہی تو اوسنی جماعت کی موافقت کرنی کی فضیلت پائی اور
نفل کا ثواب پایا تو تہمت کا اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سی منہہ موڑنا تہمت
بد ہی اور لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کی وقت تو اوسکو تہمت
نہ لگی گی سواسطی کہ اوسکا قصد جماعت کی درستی اور بہتری کا ہی اور اگر نہ نکلا تو
اوسنی وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری جماعت مین خلل کیا اور جس شخص نی
فجر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑہی ہی وہ باہر نکلی اگرچہ اقامت کہی جاوی اسواسطی کہ اگر
وہ نماز پڑہی گا تو وہ نماز نفل ہو گی اور نفل فجر اور عصر کی بعد مکروہ ہی اور مغرب
مین اسواسطی نہ پڑہی کہ تین رکعت نفل شرع مین نہین آئی ہی **مسئلہ** اور
جو شخص جانی کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑہین گی تو جماعت نہ پاوینگی تو وہ شخص سنت کو
ترک کری اور جماعت مین ملی اور جو شخص جانی کہ اگر ہم سنت پڑہین گی تو ایک
رکعت فجر کی پاوینگی تو وہ شخص سنت فجر کی پڑہی **مسئلہ** اگر سنت فجر کی بغیر
فرض کی فوت ہو وی تو قضا نہ کری اور اگر قضا کری تو آفتاب نکلنی کی بعد دوپہر
قضا کری بعد دوپہر کی نہین اور اگر سنت فجر کی فرض کی ساتہہ فوت ہوئی تو اگر دوپہر
کی پہلی قضا کری تو سنت بہی قضا کری اور اگر دوپہر کی بعد قضا کری تو فقط فرض
ہی قضا کری اور بعضی مشائخ کی نزدیک بعد دوپہر کی بہی سنت قضا کری فوت کی
معنی یہہ ہین کہ نماز جاتی رہی اور قضا کی معنی یہہ ہین کہ اوسکا بدلہ نماز پڑہی اور سنت
ظہر کی ترک کری اگر جانی کہ سنت ادا کرینگی تو فرض ملی گا یا جانی کہ سنت ادا کرینگی
تو فرض نہ ملی گا دونو حالت مین سنت کو ترک کری اور جماعت مین ملی تب دونو
رکعت سنت جو فرض کی بعد ہی اوسکی پہلی چار رکعت ادا کری اور امام محمد کی نزدیک
دونو رکعت کی بعد ادا کری اور سوای فجر اور ظہر کی کسی سنت کی قضا
نہ کری **مسئلہ** اور جو شخص کہ مسجد مین آوی اور اوس مسجد مین نماز پڑہی گئی ہو

تو سنت پڑہی فرض کی پہلی اگرچہ اوسنی جماعت نہین پائی لیکن جب وقت تنگ ہووی تو سنت کو
ترک کری اور فرض کو ادا کری فرض کی فوت ہونی کی دہشت سی **مسئلہ** امام رکوع
مین گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اوسنی ہنی مین اسقدر دیر کی کہ امام نی سر اوٹہایا یا تو
اوسنی اوس رکعت کو نہین پایا

فصل اکیسوین فوت نمازون کی قضا پڑہنی کی بیان مین

پانچون وقت کی نماز اور وتر مین اگر فوت
ہو جاوین سب یا تہوڑی ترتیب فرض ہی خلاصہ یہہ ہی کہ اگر کسی کی پانچ وقت کی
نماز فوت ہووی تو اوس کو ترتیب نگاہ رکہنا ضرور ہی پہلی فوت نماز کی قضا پڑہ
لیوی تب وقتی پڑہی اور اگر فوت نماز کی پہلی قضا نہ پڑہی تو وقتی نماز درست نہ ہووی
اور اسی طرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہووی تو پہلی اوس کی قضا پڑہی بعد اوس کے
وقتی پڑہی اور اسی طرح اگر کسی کی وتر فوت ہوئی تو اوسکی فجر کا فرض درست نہ
ہووی جب تک کہ وتر کی قضا نہ پڑہی اور ترتیب کی معنی سید ہی کام کرنا یعنی پہلی
فوت نماز کی قضا پڑہی بعد اوس کی وقتی پڑہی اور تین چیز سی ترتیب جاتی رہتی ہی
ایک جب تنگ وقت ہووی تب ترتیب ضرور نہین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ اس قدر
وقت تنگ ہووی کہ اگر قضا پڑہی تو ادا نہ ملی تو اوس وقت ترتیب ضرور نہین ہی
اور اگر اسقدر وقت باقی ہووی کہ وقتی نماز کی ساتہہ بعضی فوت نماز بہی پڑہ سکی تو وہ
شخص جسقدر کہ وقت مین سماوی اوس قدر فوت نماز وقتی نماز کی ساتہہ ادا کری
جس طرح سی کسی کے عشا اور وتر فوت ہوئی اور فجر کا وقت باقی نہ رہا مگر اس قدر
کہ اوس مین پانچ رکعت سماوی تو اس صورت مین وتر کی قضا پڑہی اور فجر ادا
کری تب آفتاب نکلنی کی بعد عشا کی قضا پڑہی یا کسی کی ظہر اور عصر فوت ہوئی
اور مغرب کا وقت نہ باقی رہا مگر اسقدر کہ سات رکعت پڑہ سکی تو اس صورت مین
پہلی چار رکعت ظہر پڑہ کی تین رکعت مغرب پڑہی اور دوسری بہول جانی سی ترتیب جاتی

رہتی ہی یعنی اگر کسی کی تئین کوئی نماز فوت ہوئی تہی اور اوس نماز کو وہ بہول گیا
اور اوسی وقت کی نماز ادا کی تب اوسکو یاد آیا کہ اوس کی ایک وقت کی نماز فوت
ہوئی ہی تو وہ نماز وقتی جو پڑہ چکا ہی درست ہی اوس کو نہ دہراوی اور اوس فوت
نماز کی قضا پڑہی اور تیسری جب بہت نمازین فوت ہووین اور بہت نماز کی یہہ معنی
کہ چہہ سی کم نہ ہووی جب کسی کی چہہ نمازین فوت ہوئین تب ترتیب ضرور نہین خواہ
وہ فوت نماز پرانی ہووی خواہ نئی اوس کی یاد رکہتی ہوئی وقت کی نماز درست ہی
اور اگر بہت نماز کسی کی فوت ہووی اور ادا کرتی کرتی کم ہو جاوی تبہی اوس شخص کو
ترتیب ضرور نہین ہی مثلاً ایک شخص کے چہہ نمازین یا ایک مہینی کی نمازین فوت
ہوئین تہین اور اوسی قضا پڑہنا شروع کیا یہان تک کہ دو تین وقت کی باقی
رہین تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تہی وہ پہر نہ پہری گی اوس فوت نماز کی یاد رکہتی
ہوئی وقتی نماز ادا کرنا درست ہی مگر جب سب نماز کی قضا پڑہ چکی تب اوسکو ترتیب
نگاہ رکہنا فرض ہووی **مسئلہ** ایک شخص کے چہہ نمازین فوت ہوئین تہین
اور ایک مہینی کی بعد ایک وقت دوسرا بہی فوت ہوا تو اس ایک نماز کو اوس
چہہ مین ملا دیوی اور اوس ایک نماز کی یاد رکہتی ہوئی وقتی نماز ادا کرنا درست ہی
مسئلہ ایک شخص ظہر کی نماز مین تہا کہ اوسکو شک ہوا کہ مین نے فجر پڑہی ہے
یا نہین اور فراغت کی بعد یقین ہوا کہ فجر نہین پڑہی تو فجر پڑہی بعد اوسکی ظہر دہراوی
مسئلہ عمدۃ الاسلام مین عقیدۂ نجاح سی لکہا ہی کہ اگر ایک شخص اپنی
گناہون سی توبہ نصوحہ کری تو معاف ہو جاوی لیکن نمازین جو اوس سی فوت ہوئی
ہین تو جب تک کہ اوسکی قضا نہ پڑہی تب تک اوسکی گردن سی نہ اوترین مگر جس شخص نے
کہ وقت سی تاخیر کی ہی تو امید ہی کہ توبہ کرنی سی عفو ہووی اللہ تعالی کی کرم اور فضل سی

فصل بائیسوین سہو کی سجدی کی بیان مین نماز کی بیچ

واجب کو سہو سی ترک کرنی کی سبب سی دو سجدی سہو کی ایک سلام کی بعد واجب
ہین اور سجدی سہو کی یہہ ترکیب ہی کہ آخری قعدہ مین تشہد کی بعد ایک طرف سلام
پہیر کی دو سجدی کری تب بعد اوسکی بیٹہی التحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑہ کی
نماز سی فراغت کری **مسئلہ** شرح وقایہ مین لکہا ہی کہ سجدہ سہو کا واجب
ہوتا ہی جسوقت کہ نماز کسی رکن کو مقدم کری یعنی اوسکی ادا ہونی کی وقت سی
پہلے ادا کری جسطرح سی کہ رکوع قراءت کی پہلی یا کسی رکن کی ادا کرنی مین تاخیر کری یعنے
اوسکی ادا کرنی مین دیری کری جسطرح سی پہلی التحیات کی اوپر کچہہ زیادہ پڑہ گیا
اس سبب سی تیسری رکعت کی قیام مین دیری ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کری جسطرح
سی دو رکوع کری **سوال** اسمین تو کوئی واجب ترک نہین ہوا بلکہ ایک رکن اور زیادہ
ہوا سجدہ سہو کا اس مین کس واسطی واجب ہوا **جواب** شرح اوراد مین لکہا ہی جسوقت
کہ ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اوسکی پاس جو رکن ہی اوسکی ادا کرنی مین دیری کی اور
اوس رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کی واجب ہی تو اوسنی واجب ترک کیا اور ہر فرض اور
واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا واجب ہی جیسا کہ اوپر لکہہ چکی یا کسی واجب کو تغیر کیا
یعنی اوسکو بدل ڈالا جسطرح سی آہستہ پڑہنی کی مقام پر بلند پڑہا یا بلند کی مقام پر آہستہ
پڑہا یا کسی واجب کو سہو سی ترک کیا جسطرح سی پہلا قعدہ ترک کیا خلاصہ یہہ ہی کہ واجب
ترک کرنی سی سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی کوئی واجب ہووی مثلاً کسی نے دعا قنوت یا
عیدین کی تکبیر سہو سی ترک کی تو اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا **مسئلہ** فرض کی
ترک کرنی سی سہو سی ہووی یا قصد سی نماز باطل ہوتی ہی اور قصد سی واجب کی ترک کرنی
مین گناہ ہی اور نماز اوسکی بغیر سجدی سہو کی درست ہووی مگر نقصان کی ساتہہ اور
واجب کو سہو سی ترک کرنا نماز کی نقصان کا موجب ہی اور سجدہ سہو کا اوس نقصان کی
درست کرنی کی واسطی ہوتا ہی اور سنت ترک کرنا قصد سی موجب گناہ کا ہی اور ثواب کو

دور کرتا ہی اور اگر بہول کی سنت ترک کری تو اوسپر کچہہ نہین مسئلہ شرح وقایہ
مین ہی کہ مقتدی کی سہو سی سجدہ سہو کا واجب ہو وی بلکہ امام کی سہو سی سجدہ سہو کا
واجب ہو وی اور اگر امام سجدہ نہ کری تو مقتدی پر بہی نہ واجب ہو وی یعنی مقتدی
بہی نہ کری اور مسبوق بہی امام کی ساتہہ سجدہ سہو کا کری تب بعد اوسکی اپنی نماز پوری کری
مسئلہ شرح وقایہ مین ہی کہ اگر کوئی شخص پہلی قعدی کو سہو کری تو اگر وہ بیٹہنی کی
نزدیک ہی تو بیٹہہ جاوی اور اوسپر سہو کا سجدہ نہین ہی اور اگر قیام کی نزدیک ہی
تو کہڑا ہو جاوی اور سجدہ سہو کا کری اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچوین رکعت کے
واسطی کہڑا ہوا تو جب تک کہ پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی پہیر پہری اور بیٹہی اور
سجدہ سہو کا کری اور اگر پانچوین رکعت کا سجدہ کیا تو اوسکا فرض نفل ہو جاوی اور
چاہی تو ایک رکعت دوسری بہی ملا دی تا کہ چہہ رکعت نفل ہو جاوی اور اگر قعدہ
آخری مین بیٹہی اور سہو سی کہڑا ہو جاوی تو پہیر پہری جب تک کہ پانچوین رکعت کیواسطی
سجدہ نہین کیا ہی اور سلام پہیری اور اگر سجدہ کیا پانچوین رکعت کیواسطی تو اوسکا
فرض تمام ہوا چہٹی رکعت ملاوی تا کہ چار رکعت فرض ہو وی اور دو رکعت نفل اور
اگر اس نفل کو چہوڑ دیوی تو قضا بہی نہ کری اسواسطی کہ قصد سی شروع نہین کیا ہے
کہ اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاوی اور سجدہ سہو کا کری واجب ترک کرنی کی سبب سی
اسواسطی کہ نماز سی باہر آنا فرض ہی اور اوسمین اوسنی تاخیر کی تو واجب ترک ہوا
اور یہہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہی سو یہہ نائب نہ ہوگی اوس دو رکعت سنت
ظہر کی جو فرض کی بعد ہی یعنی ان دونو کو اوس مین نہ حساب کری بلکہ دوسری تحریمہ سی
دونو رکعت سنت پڑہ لیوی مسئلہ جب امام قعدہ اخیرہ مین التحیات کی موافق
بیٹہا بعد اوسکی سہو سی پانچوین رکعت کی طرف اوٹہا تو اس صورت مین مقتدی
تابعداری امام کی نہ کرین اسواسطی کہ جان بوجہہ کی خطا کرنا نہ چاہئی بلکہ انتظار کرین

بیٹھی ہوئی اگر سجدی کی پہلی پہرا اور سلام پہیرا تو اوسکی ساتھہ سلام پہیرین اور اگر
پانچوین رکعت مین سجدہ کیا تو مقتدی لوگ سلام پہیرین اور یہہ مسئلہ شرح اور
اور عمدۃ الاسلام مین ہی **مسئلہ** جس شخص پر سجدہ سہو کا ہی اوسنی اگر آخر
نماز مین سلام پہیرا تو اگر اوسنی اس سلام کی بعد سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاوی گا
کہ وہ نماز سی باہر نہین نکلا یہان تک کہ اگر اوسکی سلام پہیرنی کی بعد کسی نے اقتدا
کیا اب اوسنی سجدہ سہو کا کیا تو اوسکا اقتدا درست ہوا اور اگر اوسنی سجدہ سہو کا
نہ کیا بلکہ نماز کو سلام کی بعد چہوڑ دیا تو اوسکا اقتدا درست نہ ہوا کیونکہ وہ نماز سی
باہر نکلا اور اسیطرح اگر وہ سلام کی بعد قہقہہ مار کی ہنسا تب اوسنی سجدہ سہو کا
کیا تو حکم دیا جاویگا کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا اسواسطی کہ نماز کی بیچ مین قہقہہ پایا
گیا اور اگر سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کی بعد نماز چہوڑ دی تو اوسکا وضو نہین ٹوٹا
کیونکہ وہ نماز کی باہر ہنسا اور اسیطرح اگر سلام پہیرا اور سلام کی بعد اوسنی نیت
مقیم ہونیکی کی تو اگر اوسنی سجدہ سہو کا کیا تو اوسکی فرض چار رکعت ہو جاوینگی اس
واسطی کہ اوسنی مقیم ہونی کی نیت نماز کی بیچ مین کی اور اگر اوسنی سجدہ سہو کا
نہ کیا بلکہ سلام کی بعد نماز ہی چہوڑ دی تو اوسکی فرض چار رکعت نہ ہونگی اسواسطی
کہ اوسنی مقیم ہونی کی نیت نماز کی باہر کی اور یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی
مسئلہ اگر کئی بار سہو کیا تو دو ہی سجدی کفایت ہین اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو کا
ادا کیا اور دوسری بار پہر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پہر کری دوسری بار یہہ مسئلہ
عمدۃ الاسلام مین سراجی سی لکہا ہی **مسئلہ** جس شخص نے نماز مین شک کیا اور
وہ نہین جانتا ہی کہ کتنی رکعت پڑہین تو اگر شک کرنا اوسکی عادت نہین ہی
اوسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہی تو نماز کو پہر سی شروع کری اور اگر اوسکو بہت شک
ہوتا ہی تو دل مین ٹہراوی جو کچہہ کہ اوسکی دل مین ٹہری اور اوس پر عمل کری اسواسطی

کہ جب بہت شک ہوئی تب بار بار شروع کرنی مین حرج ہی اور اگر اوسکی دل مین کچھہ
نہ ٹہری تو کم کو اختیار کری یعنی اگر اوسکو شک ہوئی کہ ظہر کی تین رکعت پڑہین ہین یا
چار رکعت اور اوسکا دل کسی پر گواہی نہین دیتا ہی تو تین ہی رکعتکو اختیار کری
اور ایک رکعت دوسری پڑہی تاکہ چار رکعت کی شبہہ ہووی مگر اوس تین رکعت کی
بعد بیٹھہ لیوی تب چوتہی رکعت پڑہی اسواسطی کہ اگر وہ چوتہی رکعت رہی ہووی تو
آخری قعدہ جو فرض ہی وہ نہ ترک ہووی یہہ مسئلہ شرح وقایہ مین ہی

فصل تیئسوین بیماری نمازکی بیان مین

جو بیمار کہ کہڑا نہ ہوسکی مرض
کی سبب سی خواہ وہ مرض پہلی سی رہا ہووی خواہ اوسی نماز مین ہوا ہووی
تو نماز پڑہی بیٹھہ کی رکوع اور سجدی کی ساتہہ اور اگر رکوع اور سجدہ بہی نہ
کرسکی تو بیٹھہ کی سر کی اشاری سی نماز پڑہی اور سجدی کا اشارہ رکوع کی اشاری سی
زیادہ نیچا کری اور کوئی چیز سجدی کیواسطی اونچی نہ کی جاوی اوسکی آگی یعنی تکیہ وغیرہ
نہ رکہی سجدی کیواسطی اور اگر بیٹھہ بہی نہ سکی تو پیٹھہ کی اوپر لیٹی یعنی چت لیٹی اور
دونو پاؤن کو قبلہ کی طرف کری یا پہلو پر لیٹی یعنی کروٹ لیٹی اور اپنا منہہ قبلہ کی طرف
کری مگر پیٹھہ پر لیٹنا افضل ہی اور سر کی اشاری سی پڑہی اور اگر اشارہ بہی نہ کرسکی
تو نماز کی تاخیر کری اور آنکہہ اور بہون اور دل سی اشارہ نہ کری اور اگر رکوع سجدہ
نہ کرسکی اور قیام کرسکی تو بیٹھہ کی اشاری سی نماز پڑہی اور بیٹھہ کی اشاری کرنا کہڑی ہوکی
اشاری کرنی سی افضل ہی اسواسطی کہ بیٹھنا سجدی سی بہت نزدیک ہی اور سجدی ہی سی
مطلب ہی اسواسطی کہ سجدی مین نہایت تعظیم ہی اور اگر کوئی بیمار نماز کی درمیان
مین صحت پاوی تو اگر اشاری سی پڑہتا تہا تو نماز کو پہر سی شروع کری اور اگر
بیٹہا ہوا رکوع اور سجدی سی پڑہتا تہا تو نماز صحیح ہی اور باقی نماز کہڑا ہوکی تمام
کری یہہ سب مسئلہ شرح وقایہ سی لکہا ہی مسئلہ شرح وقایہ مین ہی کہ اگر کوئی

شخص دیوانہ ہوا یا اوسپر بیہوشی ہوئی ایک رات دن تو جو نماز کہ اوسکی فوت ہوئی ہی
اوسکی قضا پڑہی اور اگر ایک رات دن سی وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بہی زیادہ
گذری تو جو نماز کہ فوت ہوئی اوسکی قضا نہ پڑہی **فصل چوبیسوین کشتی**
مین نماز پڑہنی کی بیان مین شرح وقایہ مین لکہا ہی کہ بہتی کشتی مین بغیر
عذر بیٹہہ کی نماز پڑہی تو درست ہی اور اگر کنارے پر بندہی ہو تو بیٹہہ کی درست
نہین ہی مگر کوئی عذر ہو وی تو درست ہی **مسئلہ** محیط مین لکہا ہی کہ نماز کو
لائق ہی کشتی مین کہ قبلہ کی طرف منہہ کری جس جسطرح کہ کشتی پہری وہ اپنی منہہ کو
بہی قبلہ کیطرف پہیری نماز کا شروع ہو وی خواہ نماز کا درمیان قبلہ کیطرف
متوجہ ہونی مین سب برابر ہی اسواسطی کہ قبلہ کیطرف منہہ کرنا قدرت کی وقت
فرض ہی اور وہ قدرت رکہتا ہی تو پہر قبلہ کی طرف منہہ کری جیسا کہ اللہ تعالی نی
فرمایا ہی وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ اور جس جگہہ رہو تم سب
جب چاہو کہ نماز ادا کرو تو پہیرو تم سب اپنی مونہون کو کعبہ کی طرف بخلاف چارپائی
کی سوار کی اسواسطی کہ وہ قبلہ کی طرف منہہ کرنی سی عاجز ہی اسواسطی کہ اگر وہ قبلہ
طرف منہہ کری جس جسطرح کہ چارپایہ چلی تو پہر چلنا موقوف ہو وی یعنی اوسکو پہرنا
جانا ہی اور وہ قبلہ کی طرف منہہ کری تو اسمین اوسکا مطلب نہ ہو گا کیونکہ بغیر چارپائی
کی پہیری ہوئی منہہ قبلہ کی طرف نہ ہو سکیگا اور اسمین اوسکا حرج ہی تو اسواسطی
اوسپر سے عذر کا حکم دیا گیا قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہونی مین اور اگر چارپائی کا سوار
قبلہ کی طرف جاتا ہو وی تب اگر قبلہ سی منہہ پہیری تو اوسکی نماز درست نہین ہی اور
یہہ مسئلہ محیط کی چوبیسوین فصل مین ہی **فصل پچیسوین سجدۂ تلاوت**
کی بیان مین سجدۂ تلاوت کا ایک سجدہ ہی دو تکبیر کی بیچ مین یعنی اللہ اکبر
کہہ کر سجدی مین جاوی اور اللہ اکبر کہہ کر سر اوٹہا وی اور نماز کی شرطین اس سجدہ

کی واسطی بهی هین اسمین بدن چهپانا اور قبله طرف منهه کرنا اور طهارت سب داخل هی
اور اس سجدی مین هاتهه اوتهانا اور تشهد اور سلام نهین هی اور اس سجدی مین بهی
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین مرتبه کهی اور جو شخص که سجدی کی چوده هون آیتون مین سی کوئی
آیت پڑهی اوسپر سجدهٔ تلاوت کا واجب هوتا هی اور سجدی کی آیت سورهٔ اعراف اور سورهٔ
رعد اور سورهٔ نحل اور سورهٔ بنی اسرائیل اور سورهٔ مریم کی آخر مین هی اور سورهٔ حج مین دو
آیتین سجدی کی هین اوسمین سی پهلی آیة سجدهٔ تلاوت کی هی اور دوسری آیت مین جو ارکعوا واسجدوا کی
لفظ هی اوسمین سجده نهین هی بلکه اوسمین نماز کیواسطی رکوع اور سجده کرنی کا حکم هی اور سورهٔ
فرقان مین اور سورهٔ نمل اور سورهٔ الم تنزیل اور سورهٔ ص اور سورهٔ حم السجده اور سورهٔ
والنجم اور سورهٔ اذا السماء انشقت اور سورهٔ اقرا مین هی یا جو شخص که سجدی کی کوئی آیت سنی
اگرچه اوسکی سننی کا قصد نه کیا هووی اوسپر بهی سجدهٔ تلاوت کا واجب هوتا هی مسئله
امام نی آیت سجدی کی پڑهی تو مقتدی بهی اوسکی ساتهه سجده کری اگرچه نه سنا هووی
اور اگر مقتدی نی پڑها تو سجده نه کری نه تو نماز مین اور نه نماز کی بعد اور جو شخص که نماز کی
باهر هووی اور سنی تو وه سجده کری مسئله ایک نمازی نی اوس شخص سی آیت
سجدی کی سنی که جو اوسکی ساتهه نماز مین نهین هی تو سجده کری نماز کی بعد اور اگر نماز هی
مین سجده کیا تو سجده دهراوی نماز کو نه دهراوی مسئله ایک شخص نے آیت سجدی
کی سنی امام سی اور اوسکی ساتهه نماز مین نه داخل هوا یا دوسری رکعت مین داخل هوا
یعنی جس رکعت مین سنا تها اوس مین نهین دوسری رکعت مین داخل هوا تو سجده کری
مگر نماز مین نهین اور اگر اوسی رکعت مین داخل هوا تو اگر امام کی سجده کرنی کی پهلی داخل
هوا تو امام کی ساتهه سجده کری اور اگر اوسی رکعت کو امام کی سجده کرلی کی بعد پایا
تو سجده نه کری اور وه سجدهٔ تلاوت کا جس کا مقام نماز مین هی اوسکو نماز کی باهر
نه قضا کری مسئله ایک شخص نی آیت سجدی کی پڑهی تب بعد اوسکی نماز شروع کرنی

اور پہر دوسرا یا سجدی کی آیت کو تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہی اور اگر آیت
سجدی کی پڑہی اور سجدہ کیا تب نماز شروع کی اور پہر سجدی کی آیت دوہرائی تو دوسرا سجدہ
کری **مسئلہ** اور اگر ایک آیت سجدی کی ایک ہی مجلس مین بار بار پڑہی تو ایک ہی سجدہ
کفایت ہی اور اگر کئی آیت پڑہی ایک مجلس مین یا ایک آیت پڑہی کئی مجلس مین تو ایک سجدہ
کفایت نہین ہی مثلاً دو آیت ایک مجلس مین پڑہی یا ایک ہی آیت دو مجلس مین پڑہی
تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت نہ ہوگا بلکہ دو سجدی کریگا اور مجلس کی بدلنی
کی یہ حد ہی کہ مثلاً ایک جولاہا دو کہونٹیان گاڑی ہی اور تانا تنتا ہی تو اس کہونٹی سی
اوس کہونٹی تک جانی مین مجلس بدلتی ہی تو اگر ایک شخص آیت سجدی کی پڑہی اور وہ اوس
کہونٹی کی پاس سنی اور پہر اوس کہونٹی تک جاوی اور پہر آوی اور وہ شخص پہر وہی آیت
پڑہی تو اس صورت مین سننی والی پر دو سجدی واجب ہووینگی کیونکہ مجلس بدلی اور
پڑہنی والی پر ایک ہی کیونکہ وہ ایک ہی مجلس مین بیٹہا رہا یا ایک شاخ پر سی دوسری
شاخ پر جاوی تب بہی مجلس بدلتی ہی اور اگر پڑہنی والا مجلس بدلی اور سننے والا ایک ہی جگہہ پر
بیٹہا رہی تو پڑہنی والی پر دو سجدی ہووینگی اور سننے والی پر ایک ہی جانو تم تب
کہ اس مقام مین مجلس بدلتی ہی دوسرا کام شروع کرنی مین اور ایک مکان سی دوسری
مکان پر جانی مین مگر مسجد اور گہر کا گوشہ ایک ہی مکان کی حکم مین ہی اس دلیل سی
کہ اگر مسجد کی گوشی مین اقتدا کری تو اوسکا اقتدا درست ہی اور وہ ایک ہی مکان مین
داخل ہی اور ایک درخت کی شاخین جدا جدا مکان ہین **مسئلہ** اور مکروہ ہی کہ سجدی
کی آیت کو ترک کری اور باقی سورہ پڑہی اسواسطی کہ اوس سی انکار کا شبہہ معلوم
ہوتا ہی اور سجدی کی آیت پڑہنا اور باقی سورہ ترک کرنا مکروہ نہین ہی اور مستحب ہی
کہ ایک آیت یا دو آیت سجدی کی آیت کی پہلی ملا لیوی یعنی فقط اکیلی سجدی ہی کی آیت
نہ پڑہی اسواسطی کہ کوئی شبہہ نہ کری کہ اس آیت کو دوسری آیتون سی افضل جانتا ہی

اور بہتر ہی اوسکا آہستہ پڑہنا اسواسطی کہ اکثر سننے والی لوگ بی وضو رہتی ہین یہہ
سب مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ تیسیر الاحکام مین فتاوی حجت سی لکہا ہی
کہ اگر اوسی وقت سجدہ میسر ہووی تو مستحب ہی کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْر کہی بعد اسکی جب قادر ہووی تب سجدہ بجالاوی مسئلہ [illegible]
شلبی مین لکہا ہی کہ سجدہ تلاوت مین یہہ مستحب ہی کہ جب چاہی کہ ادا کری تب کہڑا ہووی
بعد اوسکی سجدہ کری پہر سر اوٹہاوی سجدی سی اور پہر کہڑا ہووی بعد اوسکی بیٹہی

فصل چہبیسوین مسافر کی نماز کی بیان مین

مسئلہ مسافر وہ
شخص ہی کہ جسنی تین رات دن کی چلنی کا قصد کیا میانی چال سی اور جدا ہوا اپنی
شہر کی بستی سی اور میانی چال جنگل مین اونٹ اور پیادی کی معتبر ہی اور دریا مین ہوا کا
موافق ہونا معتبر ہی اور پہاڑ مین جو کچہہ کہ پہاڑ کی لائق ہووی وہی معتبر ہی اور
مسافر کی واسطی اگرچہ اپنی سفر مین گناہ کرنی والا ہووی جب تک کہ اپنی شہر مین
نہ داخل ہووی یا آدہی مہینی رہنی کی نیت نہ کری کسی شہر مین یا گانو مین تب تک اوسکی
واسطی ہمیشہ رخصت ہی یعنی اجازت ہی کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کری اور قصر کی
معنی کم کرنا یعنی چار کی دو کری پہر اگر نیت کی مسافر نی آدہی مہینی سی کم رہنی کی یا نیت
کی اقامت کی مدت کی یعنی آدہی مہینی رہنی کی دو جگہہ مین یا کسی شہر مین داخل ہوا مگر اس
ارادی پر کہ وہان سی کل جاوی یا پرسون اور اسمین اوسکو دیر ہوگئی تو ان صورتون
مین قصر کری اور اسیطرح سی ایک لشکر ہی کہ وہ دار الحرب مین داخل ہوئی یا دار الحرب
کی قلعہ کو گہیر لیا یا اہل بغی کی تئین دار الاسلام مین شہر کی باہر گہیر لیا تو ان سب صورتون
مین اگرچہ وہ سب اقامت کی مدت کی نیت کرینگی مگر مقیم نہ ہونگی نماز کو قصر کرینگی اس
واسطی کہ وہ سب مقیم نہین ہوتی ہین اقامت کی نیت کرنی سی مگر بنجاری لوگ اپنی خیمون مین
اگر آدہی مہینی کی اقامت کی نیت کرینگی تو وہ مقیم ہو جاوینگی اسواسطی کہ اونکی اقامت

کی نیت شہر کی باہر درست ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** اقامت کی معنی رہنی کی ہین اور مقیم کی معنی رہنی والا اور فقہ کی علم مین اوس سی مراد ہی کہ جو شخص کہ آدہی مہینی یعنی پندرہ روز رہنی کی ایک شہر یا گانو مین نیت کری یعنی ارادہ کری کہ یہان پندرہ روز رہونگا تب وہ شخص مقیم ہو جاوی **مسئلہ** مسافر کی حق مین چار گانی نماز فرض آبادانی کی چہوڑتی ہی دوگانی ہو جاتی ہی اور رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنی کی رخصت ہو جاتی ہی اور اگر چاہی روزہ رکہی تو افضل ہی یہہ مضمون عمدۃ الاسلام تیسیر الاحکام کا ہی **مسئلہ** بندگی کا سفر جس طرحسی حج ہی اور گناہ کا سفر جس طرحسی رہزنی برابر ہی یعنی مسافر دونوسی ہوگا **مسئلہ** اور مسافرت اور اقامت کی نیت کرنی مین سردار معتبر ہی تابعدار نہین جس طرحسی عورت یا غلام یا سپاہی ان لوگون کی حق مین مالک کی نیت معتبر ہی مگر جب اصلی وطن مین آوین گے تب بغیر مالک کی نیت کی مقیم ہو جاوین گی یہہ دونو مسئلی تیسیر الاحکام سی لکہی **مسئلہ** یہہ اگر مسافرنی چارون رکعتین پوری پڑہین اور پہلی قعدہ مین بیٹہا تو اوسکا فرض تمام ہوا مگر گنہگار ہوا سلام کی تاخیر کرنی کی سبب سی اور اللہ تعالی کا صدقہ قبول نہ کرنی کی شبہہ سی اور دو رکعت جو اوسنی زیادہ پڑہین سو نفل ہوئین اور اگر بیچ مین نہ بیٹہا تو اوسکا فرض باطل ہوا پہلا قعدہ ترک کرنی کی سبب سی کیونکہ مسافر کی واسطی وہ آخری قعدہ ہی اور آخری قعدہ فرض ہی اور فرض کی ترک سی نماز باطل ہوتی ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** ایک مسافر ہی کہ اوسکی امامت مقیم نی کی نماز کے وقت مین تو مسافر چار رکعت ادا کری اور وقت کی بعد مقیم مسافر کی امامت نہ کری اسواسطی کہ وقت مین مسافر کا فرض بہی امام کی تابعداری کی سبب سی مسافر پر چار ہو جاتا ہی اور وقت کی بعد مسافر کا فرض ہرگز نہین بدلتا ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی یعنی اگر مسافر کی ظہر اور مقیم کی ظہر فوت ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر نہ کریگا اسواسطی

کہ اوس نماز کی وقت مسافر پر دو ہی رکعت فرض تہی پہر اگر فوت ہوئی تب بہی دو ہی
رکعت ہوا کری **مسئلہ** کنز مین لکہا ہی کہ مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا وقت مین اور
وقت کی بعد جائز ہووی اگر دونو کا فرض ایک ہی ہووی مثلاً فجر یا مغرب دونو کی
فوت ہووین تو اوس صورت مین اقتدا درست ہووی **مسئلہ** اور اگر مسافر
امام ہووی اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کری اور مقیم پوری پڑہی اور مستحب ہی کہ مسافر
کہہ دیوی اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنِّیْ مُسَافِرٌ یعنی تم لوگ اپنی نماز پوری پڑہ لو اور مین
تو مسافر ہون **مسئلہ** ایک شخص نی اپنی وطن اصلی کو چہوڑ کی دوسری جگہہ وطن اصلی
بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہو گا دونو وطن کی درمیان مین مدت سفر کی ہووی خواہ
نہ ہووی یہان تک کہ اگر وہ اوس پہلی وطن اصلی مین داخل ہوا تو بغیر اقامت کی
نیت کی مقیم نہ ہووی گا مگر وطن اصلی سفر کرنی سی نہین باطل ہوتا یہان تک کہ اگر مسافر
وطن اصلی مین داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوتی ہی مقیم ہو جاویگا اور لیکن وطن اقامت کا
یعنی جس مقام مین پندرہ روز رہنی کی نیت کی ہی وہ باطل ہوتا ہی دوسری جگہہ کی
وطن اقامت سی مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کا کسی جگہہ پر تہا پہر اوسنی دوسری
جگہہ وطن اقامت کا کیا اگرچہ اون دونو کی درمیان مین مدت سفر کی نہین ہی تو
اوس صورت مین پہلی جگہہ وطن اقامت کی نہ باقی رہی گی یہان تک کہ اگر وطن اقامت
مین پہر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت کی مقیم نہ ہووی گا اور اسی طرح سی اگر وطن اقامت
سی اپنی وطن اصلی کی طرف جاوی تو وطن اقامت باقی نہ رہی گا **مسئلہ** لو
سفر اور حضر دونو فوت نمازون کو نہین بدلتی ہین یعنی جس وقت کہ سفر کی فوت
نمازون کو حضر مین قضا کری تو قصر کری اور اگر حضر کی فوت نمازون کو سفر مین
قضا کری تو قصر نہ کری اور حضر کہتی ہین مقیم کی مکان کو یعنی سفر کی اولٹی حضر ہی
یہہ دونو مسئلی شرح وقایہ سی لکہی ہین **فصل ستائیسوین جمعہ کی نماز کی**

بیان مین جمعہ کی فرض ہونی کی واسطی نو شرطین ہین جس شخص مین وہ نوؤن شرطین موجود ہووین اوس شخص پر جمعہ فرض ہووی پہلی شرط یہہ ہی کہ شہر مین مقیم ہووی مسافر پر جمعہ واجب نہین اور دوسری شرط یہہ ہی کہ تندرست ہووی بیمار پر جمعہ واجب نہین اور تیسری شرط یہہ ہی کہ آزاد ہووی غلام پر جمعہ واجب نہین اور چوتھی شرط یہہ ہی کہ مرد ہووی عورت پر جمعہ واجب نہین اور پانچوین شرط یہہ ہی کہ بالغ ہووی لڑکون پر جمعہ واجب نہین اور چھٹی شرط یہہ ہی کہ عقل ہووی دیوانی اور لڑکی پر جمعہ واجب نہین اور ساتوین شرط یہہ ہی کہ اسلام ہووی اور یہہ ظاہر ہی اور آٹھوین شرط یہہ ہی کہ آنکھہ سلامت ہووی اندھی پر جمعہ واجب نہین اور نوین شرط یہہ ہی کہ پاؤن سلامت ہووی لنگڑی پر جمعہ واجب نہین اور اگر وہ شخص جس پر جمعہ واجب نہین ہی حاضر ہووی اور جمعہ ادا کری تو درست ہی اور ظہر کا فرض اوسکا ادا ہو جاوی اگرچہ جمعہ اوس پر واجب نہ تہا یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی اور جمعہ کی ادا ہونی کی واسطی چہہ شرطین ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ شہر ہووی خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر مین اختلاف ہی بعضون کی نزدیک شہر وہ جگہہ ہی کہ جس جگہہ مین میر اور قاضی ہووی کہ شرع کا حکم پہنچاوی اور حدون کو قائم کری اور بعضون کی نزدیک شہر وہ جگہہ ہی کہ جسوقت کہ وہان کی لوگ جمع ہووین تو وہان کی بڑی مسجد مین نہ سماوین اور شرح وقایہ مین اسی قول پر فتوی ہی خلاصہ یہہ کہ جو مقام ایسا ہی کہ اگر وہان کی لوگ سب جمع ہووین تو وہان کی جو سب سی بڑی مسجد ہووی اوسمین نہ سماوین تو وہ مقام شہر ہی اور شہر کی کناری کی یہہ تفسیر ہی کہ جو مقام کہ شہر کی متصل ہووی اور شہر کی فائدی کی واسطی مقرر ہووی مثلاً گہوڑ دوڑانی کی واسطی یا لشکر اوترنی کی واسطی یا تیراندازی کی واسطی یا مردہ

دفن کرنی کی واسطی یا جنازہ پڑہنی کی واسطی یا اسی طرح دوسری کامون کی واسطی مقرر ہووی تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہی اور جمعہ پڑہنا حج کی موسم مین منا مین خلیفہ کیواسطی اور امیر حجاز کیواسطی درست ہی اور امیر موسم کیواسطی اور عرفات مین درست نہین ہی اور دوسری شرط یہہ ہی کہ بادشاہ ہووی یا اوسکا نائب **فائدہ** جسطرح خطیب ہی ویسہی عمدۃ الاسلام مین لکہا ہی اور نائب کی معنی محیط مین لکہی ہین کہ امیر ہووے یا قاضی اور دونو ایک ہی بات ہی کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہے **مسئلہ** شرح اوراد مین لکہا ہی کہ مناسب نہین ہی کہ جمعہ مین خطیب کی سوا کوئی دوسرا امام ہووی **مسئلہ** فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ جس شہر مین بادشاہ کافر ہووی تو وہان مسلمانون کو جمعہ پڑہنا درست ہی جس شخص کو مسلمان لوگ قاضی ٹہراوین کی وہ قاضی ٹہریگا اور مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک مسلمان شخص کو اپنا سردار مقرر کرین اور **تیسری** شرط یہہ ہی کہ ظہر کا وقت ہووی یہان تک کہ اگر جمعہ کی نماز کی درمیان مین ظہر کا وقت جاتا رہی تو جمعہ باطل ہووی اور **چوتہی** شرط یہہ ہی کہ نماز کی پہلی خطبہ ہووی **مسئلہ** جمعہ مین دو خطبی سنت ہین اون دونو خطبون مین اللہ تعالی کی صفت اور مومنون کی واسطی دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہووی اور کوئی آیت قرآن کی پڑہی اور اون دونو خطبون کی درمیان مین تہوڑا سا بیٹہی اور بیٹہنی کا یہہ اندازہ ہی کہ تمام عضوون مین آرام آجاوی یعنی بدن سستا لیوی اور پہلا خطبی کہڑی ہوکر پڑہی اور دوسرے کو بہی مگر پہلی سی کم اور جاڑہی کی دنون مین خطبہ دراز پڑہنا مکروہ ہی اور کہڑا ہو کی طہارت کی ساتہہ خطبہ پڑہی اور اگر بیٹہہ کی بغیر طہارت کی کسی نی خطبہ پڑہا تو درست ہوا مگر مکروہ ہی یہہ سب **مسئلہ** شرح اوراد میں لکہا اور **پانچوین** شرط یہہ ہی کہ جماعت ہووی اور جماعت کی حد یہہ ہی کہ امام کی سوا تین مرد ہووین اور اگر امام کی سجدہ کرنی کی پہلی مقتدی بہاگ جاوین تو اس

صورت مین امام ظہر شروع کری اور اگر مقتدی بہاگین اور تین مرد رہ جاوین یا امام کے سجدہ کرنی کی بعد بہاگین تو ان دونو صورتون مین امام جمعہ تمام کری یہہ شرح وقایہ مین ہی اور چہٹی شرط یہہ ہی کہ اذن عام ہووی یعنی تمام لوگون کو حکم مسجد مین جانی کا ہووی اور جو شخص وہان جاوی وہ جانی پاوی یہان تک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین جمع ہووین اور دروازہ مسجد کا بند کرین اور جمعہ ادا کرین تو اس صورت مین جمعہ درست نہ ہووی اور اسیطرحسی اگر بادشاہ اپنی لشکر کی ساتہہ اپنی گہر مین جمعہ پڑہنی کا ارادہ کری تو اگر اپنی گہر کا دروازہ کہلا رکہی اور آدمیون کی واسطی اذن عام دیوی یعنی حکم دیوی کہ جو چاہی سو چلا آوی تو اوسکی نماز درست ہووی عوام لوگ حاضر ہووین خواہ نہین اور اگر دروازہ بند کری یا دربانون کو بٹہال دیوی دروازون پر تا کہ لوگون کو اندر آنی سی منع کرین تو اس صورت مین جمعہ درست نہ ہووی یہہ مضمون محیط کا ہی **مسئلہ** جس مقام کی شہر ہونی مین شک ہووی اور وہان کی لوگ جمعہ ادا کرین جمعہ کی سب شرطون کی ساتہہ تو مناسب ہی کہ وہان کی لوگ جمعہ کی بعد چار رکعت ظہر کی نیت سی احتیاط کیواسطی پڑہ لیوین اسواسطی کہ اگر جمعہ ادا نہوا ہووی تو ظہر پڑہنی سی اوسوقت کا فرض اوس سی بی شبہہ ادا ہو جاوی یہہ مضمون محیط کا ہی اور کنز العباد مین فتاوی واقعات سی لکہا ہی کہ قاضی بدیع الدین رحمہ اللہ نی کہا ہی کہ چار رکعت جو جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سی ہماری ملک مین پڑہی جاتی ہین اون چارون رکعت مین فاتحہ کی بعد سورہ بہی پڑہی اسواسطی کہ اگر وہ چارون رکعتین جو فرض ہو جاوینگے تو سورت پڑہنا کچہہ ضرر نہ کریگا اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہو گی اور یہہ چار رکعت سنت ہو جاوینگے تو سنت مین سورت پڑہنا واجب ہی **مسئلہ** شرح وقایہ مین لکہا ہی کہ جو شخص کہ جمعہ کی سوای سب نمازون مین امامت کی لائق ہی وہ جمعہ مین بہی امامت کی

لائق ہی **مسئلہ** فتاوی محیط مین لکہا ہی اور مسافر لوگ جب کہ جمعہ کی روز شہر مین
حاضر ہووین تو اکیلی اکیلی نماز ظہر کی پڑہ لیوین اور اسیطرح سی شہر کی لوگ جنکی اونکا
جمعہ فوت ہووی اور قیدی اور بیمار اکیلی اکیلی ظہر پڑہ لیوین کیونکہ اونکی واسطی جماعت
مکروہ ہی **مسئلہ** اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کی ساتہہ جمعہ کی روز شہر مین مکروہ
ہی جب کہ معذور کا حکم بیان کیا تب غیر معذور کی ظہر بلاشبہہ مکروہ ہوئی یہہ شرح وقایہ کی
مضمون کا خلاصہ ہی **مسئلہ** اور گنوین کی لوگ اور جنگلی لوگ جن پر جمعہ واجب نہین ہی
وی جمعہ کی روز ظہر جماعت کی ساتہہ پڑہین اذان اور اقامت کہہ کر یہہ مضمون شرح
اوراد کا ہی **مسئلہ** اور جس شخص کو عذر نہین ہی اوس شخص کو جمعہ کی نماز کی
پہلی شہر مین ظہر پڑہنا مکروہ ہی اور پہر ظہر پڑہ کی جمعہ کی نماز کیواسطی دوڑنا جسوقت کہ امام
جمعہ کی نماز مین مشغول ہووی ظہر کو باطل کرتا ہی جمعہ کی نماز پاوی یا نہین یعنی ظہر
پڑہ لیوی پہلی جو پڑہی تہی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ جمعہ کی نماز مین تشہد مین
یا سہو کی سجدی مین ملی تو وہ شخص جمعہ کی نماز پوری کری ظہر نہ پڑہی اوسنی جمعہ پایا
یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہی کہ جب پہلی اذان
ہووی تب سب کوئی خریدنا بیچنا چہوڑ دیوین اور جمعہ کی نماز کیواسطی دوڑین
اور شرح اوراد مین لکہا ہی کہ جسوقت کہ موذن جمعہ کی روز دوپہر ڈہلی پہلی اذان کہی
تب خریدنا اور بیچنا چہوڑ دیوین اور جمعہ کی طرف متوجہ ہووین جیسا کہ اللہ تعالی نی
فرمایا ہی اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ
ذَرُوا الْبَیْعَ یعنی جب اذان کہی جاوی نماز کی واسطی جمعہ کی روز دوڑو تم سب
اللہ کی یاد کرنی کی طرف اور چہوڑو تم سب خریدنا اور بیچنا اور بیع کی لفظ جو آیت
مین ہی اوس سی یہہ مراد ہی کہ بیع ہووی خواہ دوسری چیز کہ جس مین آدمی مثل
بیع کی مشغول ہو جاوی اور جمعہ بہول جاوی لیکن بیع کا ذکر اسواسطی کیا کہ بیع

آدمی کی مقصدون مین بڑا مقصد ہی اور اوسمین آدمی کا فائدہ ہی سو خبردار
کرنی کی واسطی اللہ تعالی نی فرمایا ہی **مسئلہ** شرح اوراد مین فتاوی حجت سی
لکہا ہی کہ اصل یہہ ہی کہ اذان جمعہ کی روز منارہ پر ہووی اسواسطی کہ اذان دور
نزدیک کی آدمی کو خبر کرنی کیواسطی ہی جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ
وَذَرُوا الْبَیْعَ معنی اسکی یہہ ہین کہ ای شرع کی حکمون پر ایمان لانی والی لوگو جب
کہ اذان کہی جاوی نماز کیواسطی جمعہ کی روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنی کی طرف
اللہ کی یاد کہا نماز اور خطبہ کو یعنی خواہش کرو نماز اور خطبی کیطرف اور اوسکی
واسطے دوڑو اور کوشش کرو اور چہوڑدو خریدنا اور بیچنا **مسئلہ** شرح
وقایہ مین لکہا ہی کہ جب امام خطبہ پڑہنی کو اوٹہی تب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے
جب تک کہ خطبہ تمام نہ ہووی اور جب امام منبر پر بیٹہی تب اذان کہی جاوی دوسری
بار امام کی آگی اور لوگ امام کیطرف سنہہ کر کی خطبہ سنین اور امام کہڑا ہو کے
باطہارت دو خطبہ پڑہی ان دونو کی بیچ مین ایک بار بیٹہی اور جب خطبہ تمام ہووے
تب اقامت کہی جاوی اور امام آدمیون کی ساتہہ دو رکعت نماز پڑہی **مسئلہ**
کنز العباد مین لکہا ہی کہ ایک مرد ہی کہ وہ جمعہ کی روز خطبہ پڑہتی وقت یاد
کری کہ مین نی فجر کی نماز نہین پڑہی تو اوٹہی اور فجر کی نماز کی قضا پڑہی اور
خطبہ نہ سنی جیسا کہ پیغمبر علیہ السلام نی فرمایا ہی مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ اَوْ
نَسِیَهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا یعنی جو شخص کہ
نماز کی وقت سو گیا یا اوس نماز کو بہول گیا اور اس سبب سی وسکی نماز قضا
ہو گئی تو چاہیی کہ اوس نماز کو پڑہی جس وقت کہ اوسکو یاد کیا اسواسطی
کہ جسوقت کہ اوسنی یاد کیا ہی وہی اوس نماز کا وقت ہی اور دوسری اس اسطی

کہ اگر وہ خطبی کی بعد فجر کی قضا پڑہیگا تو اوسکا جمعہ فوت ہوگا اور فتاوی محیط مین بہی لکہاہی **فائدہ** کنز العباد مین ینابیع سی لکہاہی کہ مستحب ہی جمعہ کی روز کہ امام پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسری مین سورۂ منافقون پڑہی **مسئلہ** کنز العباد مین ہی کہ جمعہ کی روز غسل کرنا سنت ہی **مسئلہ** کنز العباد مین صلوۃ مسعودی سی لکہاہی ہماری عالمون کی قول کی موافق اون پر اللہ کی رحمت ہوجیو کہ حدث حدث مین مل جاتاہی یعنی اگرچہ کئی حدث ہوئی لیکن ایک ہی مین داخل ہوجاتاہی جسطرحسی ایک مسلمان ہی کہ اوسکو حدث ہوا اور پہر جنابت بہی ہوئی اور عید کا روز تہا یا عرفی کا یا جمعہ کا تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اوس سی ادا ہوجاوینگی **مسئلہ** کنز العباد مین سراجیہ سی لکہاہی کہ جو شخص کہ جمعہ مین جاوی اوسکی واسطی مستحب ہی کہ خوشبو مل لیوی اور اچہا کپڑا پہر لیوی اور ذخیرہ سی لکہاہی کہ جمعہ اور عیدین مین سوار ہوکی جانا ہشت نہین ہی مگر پیدل چلنا افضل ہی

فصل اٹہائیسوین عیدین کی نماز کی بیان مین

مسئلہ مستحب ہی کہ عید فطر کی روز نماز کی پہلی کہانا کہاوی اور مسواک کری اور خوشبو ملی اور اپنا اچہا کپڑا پہری اور صدقہ فطر کا ادا کری اور مسجد کی طرف تکبیر آہستہ آہستہ کہتا ہوا جاوی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگی کرینگی **مسئلہ** اور عید کی نماز کی پہلی نفل نہ پڑہی اور جو شرط کہ جمعہ کی واسطی ہی وہی شرط عید کی واسطی بہی ہی واجب ہونی اور ادا ہونی کی حق مین یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہی عید بہی واجب ہی اور جس شہر مین جمعہ ادا ہووی عید بہی ادا ہووی مگر خطبہ عیدین مین سنت ہی اور جمعہ مین فرض یہہ شرح وقایہ سی لکہا **مسئلہ** اور عید کی نماز کا وقت شروع ہوتاہی جب آفتاب ایک یا دو نیزی کی برابر بلند ہوتاہی اور باقی رہتاہی

جب تک کہ آفتاب نہین ڈہلتا ہی اور جب آفتاب ڈہلا تب پہر وقت نہین رہتا ہی یہہ مختصر قدوری اور فتاوی محیط مین ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** اور امام مقتدیون کی ساتہہ دو رکعت نماز پڑہی اسطرح سی کہ پہلی تکبیر تحریمہ کی کہے تب ثنا پڑہی بعد اسکی تین تکبیرین کہی تب فاتحہ اور سورہ پڑہی تب رکوع کری تکبیر کہتا ہوا اور دوسری رکعت مین پہلی قرآن پڑہنا شروع کری تب بعد قراءت کی تین تکبیر کہی اور رکوع کی واسطی دوسری تکبیر کہی اور یہہ تکبیرین جو زیادہ ہین اون مین ہاتہہ اوٹہاوی اور نماز کی بعد دو خطبہ پڑہی اون دونون مین صدقہ فطر کا احکام بتلاوی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور اگر امام نی نماز عید کی پڑہی اور کسی شخص نی اوسکی نماز نہ پڑہی تو وہ شخص اوس کی قضا نہ پڑہی یہہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری مین ہی **مسئلہ** اور اگر عید کی نماز کسی عذر سی پہلی روز نہ پڑہی گئی تو دوسری روز پڑہی اور تیسری روز نہ پڑہی یہہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور فتاوی محیط اور عمدۃ الاسلام کا ہی **مسئلہ** اور عید اضحی کے احکام عید فطر کی موافق ہین مگر عید اضحی مین مستحب ہی کہ جب تک نماز نہ پڑہی جاوی تب تک کہانا نہ کہاوی اور نماز سے پہلے کہانا کہانا مکروہ نہین ہی اور اسی پر فتوی ہی اور عید اضحی مین بلند آواز سی راہ مین تکبیر کہی اور خطبی مین تکبیر تشریق اور قربانی کی احکام بتلاوی اور اگر کسی عذر سی یا بغیر عذر کی نماز نہ پڑہی گئی تو تین روز تک نماز درست ہی اور بعد اوسکی نہین اور عرفہ کی روز واقفون کی مشابہت کی واسطی جمع ہونا کچہہ معتبر چیز نہین ہی کہ اوس سی ثواب ہووی سو واسطی کہ ایک مکان خاص جسکو عرفات کہتی ہین اوسمین حاضر ہونی کا حکم اسکی نزدیکی کی واسطی پایا گیا ہی اور عرفات کی سوای دوسری مکان مین نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی **فائدہ** اور واقفین کہتی ہین اون لوگون کو جو ذی الحجہ کی نوین تاریخ کو عرفات مین حاضر ہوتی ہین **مسئلہ** اور تکبیر تشریق کی یعنی الله اکبر

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد عرفی کی فجر سی ہر فرض کی بعد جو مردون
کی جماعت کی ساتہہ پڑہا جاوی شہر کی مقیم پر اور اوس عورت پر جسنی مرد کی ساتہہ اقتدا
کیا ہی اور اوس مسافر پر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کی آخر روز کی عصر تک واجب
ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی **فائدہ** اور ایام تشریق کا نوین ذی الحجہ کی فجر سی تیرہوین
ذی الحجہ کی عصر تک ہی **مسئلہ** اور مقتدی تکبیر تشریق کی ترک نہ کری اگرچہ
امام ترک کری **مسئلہ** فتاوی محیط مین ہی کہ باہر نکلنا عید گاہ کی طرف عید کی نماز کی
واسطی سنت ہی اگرچہ جامع مسجد مین سب آدمی سماوین **مسئلہ** محیط مین ہی کہ
شہر سی دور نہ جاوین بلکہ شہر کی کناری مین عید کی نماز پڑہین اسواسطی کہ عید کی نماز
درست ہونی کی شرط شہر ہی اور شہر کا کنارا ہی شہر ہی **فصل اونتیسوین خوف**
کی نماز کی بیان مین مختصر قدوری مین لکہا ہی کہ جسوقت کہ دشمن کا خوف
زیادہ ہووی تو اوسوقت امام دو گروہ کری ایک گروہ کو دشمن کیطرف کری
اور دوسری گروہ کو اپنی پیچہی اور اس گروہ کی ساتہہ ایک رکعت پڑہی دو سجدی کے
ساتہہ اور جب دوسری سجدی سی سر اوٹہاوی تب یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوین
اور دوسرا گروہ جو دشمن کیطرف گیا تہا وہ آوی تب امام اون سبہون کی ساتہہ
ایک رکعت پڑہی دو سجدی کی ساتہہ اور تشہد پڑہی اور سلام پہیری اور یہہ گروہ
سلام نہ پہیرین اور دشمن کیطرف جاوین اور پہلی گروہ آوین اور نماز پڑہین اکیلی
اکیلی ایک رکعت دو سجدی کی ساتہہ بغیر قرارت کی اور تشہد پڑہین اور سلام پہیرین
اور دشمن کی طرف جاوین تب دوسری گروہ آوین اور ایک رکعت دو سجدی کی
ساتہہ باقرارت اور تشہد پڑہین اور سلام پہیرین یہہ مسافر کا مسئلہ ہی اور اسی سی
فجر کا مسئلہ بہی بوجہا گیا پہر اگر امام مقیم ہوئی تو پہلی گروہ کی ساتہہ دو رکعت پڑہی اور
دو رکعت دوسری گروہ کی ساتہہ اور مغرب مین پہلی گروہ کی ساتہہ دو رکعت پڑہی

اور دوسری کی ساتهه ایک رکعت اور نماز پڑہینی کی حالت مین لڑائی نہ کرین اور اگر
لڑائی کرین گی تو نماز باطل ہوگی اور اگر اسقدر خوف ہووی کہ گهوڑی سی اوتر نہ سکین
تو اکیلی اکیلی سوار ہوئی نماز پڑہین رکوع سجدہ اشاری سی کرین اور اگر قبلہ کی طرف
منہہ نہ کرسکین تو جسطرف چاہین منہہ کرین یہان تک مضمون مختصر قدوری کا ہی
مسئلہ شرح وقایہ مین لکہا ہی کہ باطل کرتا ہی نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا
اور سوار ہونا خلاصہ یہہ ہی کہ یہہ کام نماز پڑہتی ہوئی منع ہین کہ نماز پڑہتی جاوین
اور یہہ کام کرتی جاوین اور اسطرحسی کہ ایک رکعت پڑہکی جانا دشمن کیطرف اور
پہر آکی اوسی نماز کو تمام کرنا تو درست ہی ہی جیسا کہ لکہہ چکی **فصل تیسوین** ۵۸
جنازی کی احکام کی بیان مین **مسئلہ** تیسیر الاحکام مین لکہا ہی
کہ جب مریض مرنی کی قریب ہووی تب سرنو توبہ کری اور اگر اوسپر کسی کا
کچہہ حق ہووی تو اوسکو ادا کری اور جو کسی سی کچہہ دشمنی ہووی تو اوسکو
خوش کری اور جو سنت ہووی جسطرحسی مونچہہ کی بال کم کرنا اور ناخن ترشوانا
وغیرہ ہی اوس پر مستعد ہووی **مسئلہ** جو شخص مرنی کی قریب ہووی اوسکی
واسطی سنت ہی کہ اوسکا منہہ قبلہ کی طرف کیا جاوی داہنی کروٹ اور کلمہ
شہادت کا سکہلا دیا جاوی یہہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور
ہدایہ کا ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ اوسکی نزدیک بیٹہہ کی کلمہ شہادت کا کہین اور
کلمہ شہادت کہنی کا اوسکو حکم نہ کیا چاہئی شاید کہ تنگدلی اور بیخبری سی دوسری
بات کہہ دیوی اور یہی تیسیر الاحکام مین بہی لکہا ہی کہ اوسکی نزدیک کلمہ شہادت کا
زور زور کہی ہی اوسکا یاد دلانا ہی **مسئلہ** اور جب مری تب اوسکی ڈاڑہی
باندہی اور اوسکی آنکہہ بند کری اور خوشبو آگ پر رکہہ کی اوسکا تخت اور کفن باسی ١
اور باسنی کا شمار طاق ہووی یعنی ایک یا تین یا پانچ مرتبہ اور باسنی مین تعظیم مردے کی ہی

اور تخت پر رکھی اور کپڑی اوتاری اور اوسکا عورت چہپاوی اور ایک بیٹی کپڑی کی
جو اوسکی عورت غلیظہ چہپانی تکی اوسکی عورت پر رکھی اسی پر فتوی ہی آسانی کی واسطی
اور عورت غلیظہ دبر اور ذکر اور خصیون کو کہتی ہین اور وضو کرداوی بغیر کلی اور بغیر
استنشاق کی اور اوس مردی کی اوپر وہ پانی جاری کری کہ جسکو بیر کی پتی یا اشنان گہول کر
ڈال کی جوش کیا ہووی یہہ زیادہ صفائی کیواسطی ہی اور اگر بیر کی پتی یا اشنان کا پانی
نہ ہووی تو فقط خالص پانی کفایت ہی اور اوسکا سر اور ڈاڑہی گل خیرو سی دہووی
تاکہ خوب صاف ہوجاوی بعد اوسکی مردی کو بائین کروٹ لٹاوی اور غسل دیوی اسقدر
کہ جو بدن تخت سی ملا ہووی اوسکو پانی پہنچی تب بعد اسکی دہنی کروٹ لٹاوی اور
اوسی طرح غسل دیوی اور پہلی بائین کروٹ لٹانا اسواسطی کہا ہی جسمین داہنی طرف سی
غسل شروع ہووی تب اوسکو ٹیکی دیکی بٹہالی اور اوسکی شکم کو نرم نرم ملی اور
جو کچہہ نکلی اوسکو دہووی اور اوسکی وضو اور غسل کو نہ دہراوی تب بعد اسکی
ایک کپڑی سی پانی پونچہی اور اوسکا ناخن نہ تراشی اور اوسکی بال مین کنگہی نہ کری
اور اوس کی سر اور ڈاڑہی پر خوشبو ملی اور سجدی کی عضو پر کافور ملی اسواسطی
کہ خوشبو سنت ہی اور سجدی کی عضوین خوشبو ملنی کی واسطی بہت بہتر ہین بسبب
زیادہ بزرگی کی یہہ شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا مضمون ہی **فائدہ**
اور سجدی کی عضو یہہ ہین پیشانی اور ناک اور دونو ہاتہہ اور دونو زانو اور دونو
قدم **مسئلہ** شرح وقایہ مین لکہا ہی کہ سنت کفن کی مردی کیواسطی ازار اور
لفافہ ہی اور لفافہ کہتی ہین اوس چادر کو جو سب کپڑون کی اوپر لپیٹی جاتی ہی اور متاخرین
نی عمامہ بہی پسند رکہا ہی مگر خوب نہین اور عورت کی واسطی پیراہن اور ازار اور
داسنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سی اوسکی پستان باندہی جاوین سنت ہی اور
مرد کیواسطی ازار اور لفافہ بہی کفایت ہی اور عورت کی واسطی ازار اور لفافہ اور

دامنی بہی کفایت ہی **مسئلہ** اور ضرورت کی وقت جو کچہہ موجود ہووی کفایت
ہی یہہ عمدۃ الاسلام مین ہی **مسئلہ** ہدایہ مین لکہا ہی کہ مرد کو ایک ہی کفن پنہا
کر وہ ہی مگر ضرورت کی وقت درست ہی **فائدہ** لفافہ اسقدر ہووی کہ سر کی بال
سی قدم تک چہپاوی اور ازار بہی سر کی بال سی قدم تک ہووی یہہ مضمون محیط کا
ہی **فائدہ** اور دامنی اوسکو کہتی ہین جو سیر پر اوڑہائی جاتی ہی وہ دو گز کی
لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہووی اور سینہ بند تین گز کی لانبی اور بغل سی
زانو تک کی چوڑی ہووی یہہ مضمون چلپی کا ہی اور پیراہن گردن کی جڑ سے
قدم تک ہووی یہہ مضمون شرح اوراد کا ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین
سراجی سی لکہا ہی کہ ایک مرد مر گیا اور اوسکو مقدور کفن کا نہ تہا تو خلق پر
فرض ہی کہ اوسکو کفن دیوین اور اگر بعضون کو مقدور نہ ہووی تو وہ
لوگ مقدور والون سی کفن طلب کرین **مسئلہ** اور پہلی لفافہ بچہا دی تب
اوسکی اوپر ازار تب مردی کو پیراہن پہنا کی ازار پر رکہی اور ازار کو پہلی بائین
طرف سی لپیٹی تب داہنی طرف سی لپیٹی تب بعد اوسکی لفافہ بہی اسیطرح لپیٹی
اور عورت کو پہلی پیراہن پہناوی اور اوسکی سر کی بال کو دو حصہ کرکے
اوسکی چہاتی پر پیراہن کی اوپر رکہہ دیوی تب اوسکی اوپر دامنی اوڑہا دی
تب اوسکی اوپر لفافہ لپیٹی اور اگر کہل جانی کا خوف ہووی تو کفن کو باندہ دیوی
یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور سینہ بند عورت کا سب کفنون کی اوپر
بہا اوین یہہ برجندی کا مضمون ہی **مسئلہ** شرح اوراد مین ینابیع سے
لکہا ہی کہ جو کپڑا کہ آدمی کی واسطی زندگی مین پہننا حلال ہی مرد ہووے
خواہ عورت تو اوس کپڑی کا کفن دینا بہی حلال ہی مرنی کی بعد اور افضل ہی
سفید کپڑا کورا ہووی خواہ دہوبا ہی مضمون محیط کا ہی **مسئلہ** اور اوسپر نماز پڑہنا

پڑہنا فرض کفایہ ہی یعنی ایک شخص کے پڑہنے سی تو سب سی ساقط ہو جاوی اور اگر کوئی نہ ادا کری تو سب گنہگار رہوویں اور نماز جنازہ کی یہہ ہی کہ پہلی تکبیر کہی دونو ہاتہون کو کان تک اوٹہاتا ہوا پہر بعد اسکی ہاتہہ اوٹہاوی اور ثنا پڑہی پہر دوسری تکبیر کہی اور درود بہیجی نبی علیہ السلام پر پہر تیسری تکبیر کہی اور دعا پڑہی پہر چوتہی تکبیر کہی اور سلام پہیری اور اس نماز مین قراءت اور تشہد نہین ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** اور نماز جنازی کی چار تکبیرین ہین اور جنازی کی نماز ادا کرنی کی یہہ ترکیب ہی کہ پہلی نیت کری اسطرح پر نویت ان اؤدی اربع تکبیرات صلوة الجنازة الثناء للہ تعالی والصلوة علی النبی والدعاء لهذا المیت متوجها الی جهة الکعبة الشریفة اللہ اکبر اور اگر عورت ہووی تو لهذه المیت کہی اور امام ہووی تو نیت امام ہونی کی کری اور مقتدی ہووی تو نیت اقتدا کی کری اور نیت کی بعد پہلی تکبیر کہی ہاتون کو کان تک اوٹہاتا ہوا اور پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک وجل ثناءک ولا اله غیرک پڑہکی دوسری تکبیر کہی اور دوسری تکبیر کی بعد یہہ درود پڑہی اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وسلمت وبارکت ورحمت وترحمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اور درود پڑہ کی تیسری تکبیر کہی اور تیسری تکبیر کی بعد یہہ دعا پڑہی اللهم اغفر لحینا ومیتنا وشاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان یہہ پڑہ کر چوتہی تکبیر کہی اور اگر وہ مردہ لڑکا ہووی تو تیسری تکبیر کی بعد اللهم اجعله لنا فرطا واجعله لنا شافعا ومشفعا یہہ پڑہکی چوتہی تکبیر کہی اور اگر مردہ لڑکی ہووی تو اجعله کی جگہہ پر اجعلها کہی اور شافعا اور مشفعا کی جگہہ پر شافعة ومشفعة کہی اور تکبیرین بلند کہی

تب چوتھی تکبیر کی بعد داہنی بائین سلام کہی اور ان تکبیرون مین ہاتھہ نہ اوٹھاوی اور
اگر امام پانچ تکبیر کہی تو مقتدی اوسکی تابعداری نہ کری **مسئلہ** ور جنازی کی
نماز مین ثنا اور درود اور دعا کوئی چیز جہر سی نہ پڑہی یہہ شرح اورادسی لکھا ہی
مسئلہ ہدایہ مین لکھا ہی اور جو شخص کہ نماز پڑہی وہ مردی کی سینہ کی برابر
کہڑا ہووی مردہ عورت ہووی خواہ مرد اسواسطی کہ سینہ دل کی جگہہ ہی اور دل
مین ایمان کا نور ہی تو سینہ کی برابر کہڑا ہونا شفاعت کی طرف اشارہ ہی اوسکی
ایمان کی سبب **مسئلہ** شرح اوراد مین صلوۃ مسعودی سی لکھا ہی کہ اگر جنازی کے
نماز مین قہقہہ مار کی ہنسی تو طہارت باقی ہی نماز کو دہرا کی شروع کری **مسئلہ**
اور بہتر ہی امامت کی واسطی بادشاہ تب قاضی تب امام محلہ کا تب ولی میت کا
عصبات کی ترتیب سی اور ولی میت کی اجازت سی امامت کرنا درست ہی اور اگر ولی
میت کی سوای دوسرون نی نماز پڑہ لی تو اگر ولی میت چاہی تو دہراوی اور اگر
ولی میت نی پڑہ لی تو دوسری لوگ نہ دہراوین اور جو مردہ بغیر نماز پڑہی ہوے
دفن کیا گیا تو اوس کی قبر پر نماز پڑہی جاوی جب تک کہ شبہہ ہووی کہ وہ مردہ سڑا
نہین ہی اور اوسکا اندازہ تین روز تک کا ہی یعنی تین روز تک نماز پڑہی جاوی یہہ
مضمون شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** عصبہ بعضی قرابت والی کا نام ہی اور عصبات کا
بیان فرائض کی کتاب مین مفصل ہی مگر اس مین ضرورت کی موافق بیان کرتی ہین
سو جس عصبہ کو ہم پہلی لکھین گی سو امامت کیواسطی ہی پہلی مقرر ہوگا اور جسکو پیچھی
لکھین گی سو امامت کی واسطی پیچھی مقرر ہوگا اور پر جو ترتیب لکھی ہی اوسکی
یہی معنی ہین عصبہ کی قسم یہہ ہی پہلی میت کی اولاد جسطرح بیٹا تب بعد اوسکی پوتا اور
نیچی جہان تک حساب کرو دوسرے میت کی جڑ جسطرح باپ تب بعد اوسکی
دادا تیسری میت کی باپ کی اولاد جسطرح بہائی تب بعد اوسکی بہتیجا اور جہان تک

نیچی حساب کرو چوتہی دادا کی اولاد جسطرح چہاپ بعد اوسکی چہپا پہاہی اور چہاپ تک
نیچی حساب کرو **مسئلہ** اور جو لڑکا کہ پیدا ہوا اور مرگیا تو اگر رویا ہو وی تو اوسکا
نام رکہا جاوی اور غسل دیا جاوی اور اوسپر نماز پڑہی جاوی اور اگر نہ رویا ہو وی
تو ایک پارچہ کپڑی مین لپیٹا جاوی اور نماز نہ پڑہی جاوی اور غسل دیا جاوی یہہ شرح
وقایہ مین ہی **مسئلہ** ایک کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان تہا تو اوسکا ولی غسل دیوی
جس طرح نجس چیزین دہوئی جاتی ہین مسلمان کی طرح سی نہین یعنی اوسکی غسل کو وضو
سی شروع نہ کری اور داہنی طرف سی شروع نہ کری اور اوسکو ایک پارچہ کپڑی مین
لپیٹی اور ایک غار کہودی اور اوسکو اوس مین ڈال دیوی یہہ شرح وقایہ مین ہی
مسئلہ اور سنت ہی جنازی کی اوٹہانی مین چار آدمی اسطرح یہہ کہ اوسکی آگی کی
پایہ اور پیچہی کی پایہ کو اپنی داہنی کندہی پر رکہین تب اوسکی دوسری طرف کی آگی کی پایہ اور
پیچہی کی پایہ کو اپنی بائین کندہی پر لیوین اور جنازی کو جلدی لیجاوین اور دوڑی نہین
یہہ شرح وقایہ مین ہی یہہ جنازہ اوٹہانی کی ترکیب جو شرح وقایہ سی لکہا اسیطرح
محیط مین سنت ہی اور لکہا ہی کہ یہہ سنت ہی جس وقت کہ بہت سی اوٹہانی والی
ہووین کہ ایک سی ایک لیوین تو اوسکی ترکیب یہہ ہی کہ اوٹہانی والا شروع
کری مردی کی داہنی طرف کی آگی کی پایہ سی اور وہ پایہ اوٹہانی والا کا بہی داہنا
ہووی اور جنازہ کندہی پر سی رکہنی کی پہلی بٹہنا مکروہ ہی اور جنازی کی پیچہی چلنا
مستحب ہی اور قبر کہودی اور لحد بناوی اور مردی کو لحد مین جو قبر سی قبلہ طرف ہی
رکہی اور اوسکا رکہنی والا کہی بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ اور مردیکا
منہہ قبلہ کی طرف کر دیوی اور جو کفن کہلنی کی خوف سی کفن مین گرہ باندہی تہی سو
کہول دیوی اور کچی اینٹ اور بانس قبر مین برابر رکہی اور دفن کی وقت عورت کی
قبر پر کپڑی سی پردہ کری مرد کی قبر پر نہین اور پختہ اینٹ اور لکڑی قبر مین بچہانا مکروہ ہی

پہر انیٹ اور بانس بچہانی کی بعد مٹی دیوی اور قبر کو اہی پشت کری اور مربع نہ کری یہہ
شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** قرابتی محرم عورت کے قبر مین اوترین عورت کی دفن کرنی کی
واسطی اور اگر قرابتی محرم نہ ہووین تو بیگانی لوگ جو بڈہی اور نیک ہووین وہ
اوترین اور اگر بڈہی نہ ہووین تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہووین وہ
اوترین یہہ مضمون کنز العباد کا ہی **مسئلہ** کنز المسترشدین مین منافع سی لکہا ہی کہ جنازہ
قبر سی قبلہ طرف رکہی اور مردی کو اوسمین سے اوٹہا وی تب لحد مین رکہی **مسئلہ**
اور جو شخص کہ سمندر مین کشتی یعنی جہاز مین مر گیا تو اوسکو غسل دیوی اور کفن دیوی
اور اوسپر نماز پڑہی اور سمندر مین اوسکو ڈال دیوی اسواسطی کہ اوسکی دفن مین
عذر ہی یعنی سمندر مین جہان زمین نہ ہووی یہہ کنز العباد مین سراجیہ سی لکہا ہے
مسئلہ اور قبر آدمی کی قد برابر طول ہوئی اور آدمی کی آدہی قد برابر چوڑی
اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہووی یہہ مضمون کنز العباد کا ہی
مسئلہ اور بلا اذن ولی میت کی دفن کی پہلی پہر نہ آوین **مسئلہ** کنز العباد مین
لکہا ہی کہ ایک شخص کی تئین جنازی کی نماز کی تکبیر فوت ہوئی تو تکبیرون کو جو
فوت ہوئی ہین قضا کری بغیر دعا کی جب تک کہ جنازہ زمین پر رکہا ہوا ہے
اسواسطی کہ اگر قضا کریگا دعا سمیت تو مردی کو اوٹہا لیجاوین گی تب اوسکی
تکبیر فوت ہو گئی اور جب مردہ اوٹہا لیجاوین تب تکبیر موقوف کر دیوین اسواسطی کہ
نماز مردی پر ہوتی ہی اور مردہ نہین ہی

فصل اکتیسوین شہید کی بیان مین

جو شخص کہ طاہر اور بالغ ہوئی اور تیز چیز سی مارا جاوی ظلم کی راہ سی
اور اوس مارنی کی بدلی مین مال دینا واجب نہ ہووی یعنی وہ قتل خطا سی ہووی
یا کافرون کی لڑائی کی میدان مین مردہ زخمی پایا جاوی تو وہ شخص شہید ہی اور اسکا
یہہ حکم ہی کہ جو کپڑا کہ مردی کی واسطی مقرر ہی اوسکی سوای جو کچہہ ہووی جسطرح پوستین

اور قبا اور تاج اور ہتیار اور موزہ ہی تو اوسکو اوتار لیوین اور اگر کفن کی قسم کی کوئی
چیز کم ہووی جسطرح ازار وغیرہ ہی تو اوس مین زیادہ کری تاکہ کفن اوسکا پورا
ہو جاوی اور اگر کفن کی قسم سی کوئی چیز زیادہ ہووی تو اوسکو اوتار لیوی اور
اوسکو غسل نہ دیوی اور اوسپر نماز پڑہی اور اوسکو خون سمیت دفن کری یہہ مضمون
شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** قتل خطا یہہ ہی جسطرح سی ایک مسلمان نی مشرکون کی
طرف تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کی لگا تو یہہ قتل خطا ہی اس مین مال دینا
واجب ہوتا ہی **مسئلہ** وہ شہید ہی جسکو مشرکون نی مارا یا لڑائی کی میدان مین زخمی
مردہ پایا گیا یا مسلمانون نی ظلم کی راہ سی قتل کیا اور اوس قتل کی بدلی مال
نہین واجب ہی تو اوسکو کفن دیوی اور اوسپر نماز پڑہی اور غسل نہ دیوی
یہہ مضمون ہدایہ کا ہی **مسئلہ** اور جس شخص کو اہل حرب یا اہل بغی یا رہزنون
نی قتل کیا کسی ہتیار سی قتل کیا ہو وہ شہید ہی یہہ مضمون ہدایہ کا ہی **فائدہ**
اہل بغی وہ شخص ہی جو مسلمان بادشاہ سی برخلاف ہووی **مسئلہ** اور
اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت اور جو شخص کہ شہر مین
مارا ہوا پایا جاوی اور اوسکا قاتل نہ معلوم ہووی اور جو شخص کہ حد یا قصاص
کیواسطی مارا جاوی اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچہہ زندگی کا فائدہ لیا جسطرح
سو یا یا کہایا یا پیا یا علاج کیا یا اوسکو خیمہ مین جگہہ دی یا لڑائی کی میدان سی زندہ
باہر نکلا یا ایک نماز کی وقت تک ہوش سی رہا یا کچہہ وصیت کی ان سکو غسل
دیا جاوی اور ان پر نماز پڑہی جاوی اور اگر بغی ہونی کی سبب سے یا رہزنی کی
سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوی اور اوسپر نماز پڑہی جاوے

فصل تئیسوین کعبہ مین نماز پڑہنی کی بیان مین

کعبہ مین فرض اور نفل پڑہنا درست ہی اگرچہ مقتدی کی پیٹہہ امام کی پیٹہہ کی طرف ہووی

مگر اوسکی نماز نہ درست ہوگی جس کی پیٹہہ امام کی منہہ کیطرف ہوگی اسواسطی کہ وہ امام کی آگی
ہوگیا اور مکروہ ہی نماز پڑہنا کعبہ کی اوپر اوسکی تعظیم کی واسطی **مسئلہ** ایک امام کی
ساتہہ لوگون نی اقتدا کیا کعبہ کی گرد حلقہ باندہ کی اور اون مین سی بعضی امام سی
زیادہ نزدیک ہین کعبہ کیطرف یعنی امام دو گز کی فرق پر ہی اور مقتدی ایک گز کے
فرق پر کعبہ سی تو اس صورت مین وہ شخص اگر اوسی طرف ہی جس طرف امام ہی تو نماز
نہ ہوگی اور اگر دوسری طرف ہی تو درست ہوگی خلاصہ یہہ ہی کہ کعبہ مین چار طرف ہین چار
دیوار کی حساب سی تو پہر جو شخص کہ اوس طرف کہڑا ہی کہ جس طرف امام ہی تو وہ
شخص جسوقت کہ کعبہ کیطرف امام سی زیادہ نزدیک ہی وہ امام کی آگی ہی بخلاف
دوسری تین طرف کی کہڑی ہونی والون کی کیونکہ جو شخص کہ اون مین امام سی زیادہ
کعبہ کی نزدیک ہی وہ امام سے آگی نہین ہی یہہ شرح وقایہ مین ہے

چوتہا باب روزی کی بیان مین اور

اسباب مین سات فصلین ہین **پہلی فصل روزی کی بیان مین**
کہانا پینا جماع ترک کرنا فجر سی آفتاب ڈوبنے تک نیت کے ساتہہ اسکو روزہ
کہتے ہین اور روزہ رمضان کا فرض ہی سب مسلمانون عاقل اور بالغ پر اور
اوسکا ادا کرنا فرض ہی اور اگر کسی عذر سی ترک ہوا ہووی تو اوسکا قضا رکہنا
فرض ہی اور روزہ نذر کا اور کفارہ کا واجب ہی اور اسکی سوای باقی سب نفل ہی
یہہ شرح وقایہ مین ہی اور رمضان کی روزی اور نذر معین کی روزی کی نیت
کرنا رات سی دوپہر کی قبل تک درست ہی اور دوپہر کو درست نہین اور اگر فقط
نیت روزی کی کری کہ مین روزہ اللہ کا رکہتا ہون اور مقرر نہ کری رمضان کے
واسطی یا نیت نفل کی کری تو روزہ رمضان کا درست ہی اور اگر رمضان کی مہینی مین دوسری

واجب کی نیت کی تو رمضان کا روزہ اوسی نیت سی ادا ہو جاویگا اور اگر مریض
یا مسافر رمضان مین دوسری واجب کی نیت کریگا تو وہی روزہ ادا ہو گا جسکی
نیت کی اور اگر ایک شخص نی ایک روزہ رکہنی کی نذر کی یعنی نذر کی کہ مین فلانی روز
روزہ رکہونگا اور اوس روز دوسری واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہوگا
جسکی نیت کی خواہ مسافر ہووی خواہ مقیم اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہی نفل کی
نیت سی اور صرف نیت سی کہ مین روزہ رکہونگا اور نیت قبل دوپہر کی کری اور
دوپہر کی بعد نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کیواسطی شرط ہی رات سی
نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ مین فلانا روزہ رکہتا ہون یعنی دل مین مقرر کری کہ مین فلانا
روزہ رکہونگا یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور جس شخص نے رمضان کا
یا عید کا چاند اکیلی آپ ہی دیکہا تو روزہ رکہی دونو صورتون مین اگرچہ اوسکا
قول قبول نہ ہوگا اور اگر افطار کری تو قضا کا روزہ رکہی یہہ شرح وقایہ مین ہے
مسئلہ اگر آسمان مین بدلی یا غبار ہووی تو رمضان کی مہینی مین
ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہی اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہووی
یا زنا کی تہمت کسیکو اوسنی لگائی ہووی اور اوسکی بدلی مین وہ دری مارا
گیا ہووی اور پہر اوسنی توبہ کی ہووی اور شوال اور ذی الحجہ مین دو مرد یا
ایک مرد اور دو عورت ازاد خبر دین کہ ہمنی چاند دیکہا اور بغیر بدلی کی شرط ہی
تینون مہینی کی واسطی کہ بہت سی آدمی گواہی دیوین تو اونکا قول قبول کیا جاوے
اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نی بہت آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہی اور
بعضون نی قاضی کی عقل پر چہوڑ دیا ہی اور یہی بہتر ہی یہہ مضمون شرح وقایہ
اور تیسیر الاحکام کا ہی **دوسری فصل روزہ کی فاسد
ہونی کی بیان مین اور اوسکی قضا اور**

کفارے کی بیان مین جو شخص کہ قصداً جماع کری یا جماع کیا جاوے قبل یا دُبر مین یا کچھہ کہاوی یا کچھہ پیوی خواہ غذا کیواسطی خواہ دوا کیواسطی یا سینگہی لگاوی یعنی پچھنا لیوی اور معلوم کری کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور پہر قصداً کہا لیوی تو ان سب صورتونمین قضا کا روزہ رکہی اور کفارہ دیوی ظہار کی کفارہ کی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصداً فاسد کرنی کی واسطی ہی دوسری روزی کیواسطی نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی **فائدہ** اور کفارہ ظہار کا یہہ ہی کہ ایک غلام آزاد کری اس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندہا اور اوسکے دونو ہاتہہ اور دونو انگوٹہی کٹی اور دونو پانو کٹی ہوئی نہ ہووین یا ایک ہی طرف کا ایک ہاتہہ اور ایک پانو کٹا ہوا نہ ہووی اور وہ غلام مکاتب جو تہوڑا مال دی چکا ہی نہ ہووی اور مدبر اور ام ولد نہ ہووی یہہ شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا مضمون ہی **فائدہ** مکاتب کہتی ہین اوس غلام کو جسکو اوسکی مالک نی لکہہ دیا ہی کہ تو اگر اسقدر مال دیوی تو مین تجہکو آزاد کرون اور مدبر کہتی ہین اوس غلام کو کہ جسکو اوسکی مالک نی لکہہ دیا ہی کہ میری مرنی کی بعد تو آزاد ہی اور ام ولد کہتی ہین اوس لونڈی کو کہ جسکی لڑکا ہوا ہووی اوسکی مالک کا جنا ہوا ✦

مسئلہ کفارہ روزی کا یہہ ہی کہ ایک بردہ آزاد کری مسلمان ہووے یا کافر غلام ہووی یا لونڈی چہوٹا ہووی یا بڑا اور بہرا ہووی یا کانا یا اوسکا ایک ہاتہہ ایک طرف کا اور پانو دوسری طرف کا کٹا ہووی یا مکاتب ہووے اور کچھہ مال نہ دیا ہووی تو ان سبکا آزاد کرنا درست ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** اور اگر غلام آزاد کرنی سی عاجز ہووی تو دو مہینی برابر روزی رکہی رمضان کی مہینی کی سوای اور پانچ روز جو اون مین روزہ رکہنا منع ہی اوسکی سوای اور اگر ان دونو عذر کی سوای اون دونو مہینی کی بیچ مین

ایک روزہ بہی توڑی تو پہر سی سر نو روزہ شروع کری اور اگر روزی سی بہی عاجز ہووی تو ساٹہہ مسکین کو آپ کہانا کہلاوی یا کسی کو نائب کردی وہ کہلا دیوی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین سراجی سی لکہا ہی کہ اگر ایک عورت روزہ کفاری کا ادا کرتی ہی اور اوس دو مہینی مین اوسکی حیض کی ایام حریت گی تو پہر اوسکا روزہ برابر نہ ٹہری کا تو اس صورت مین وہ کیا کری تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اوسکی حق مین روزہ افطار کرنا مباح ہی اور اوسکی حق مین تتابع شرط نہین ہی اسواسطی کہ وہ معذور ہی اور یہی مضمون شرح اوراد مین لکہا ہی **فائدہ** تتابع کی یہہ معنی برابر لگتا ر **مسئلہ** اور اگر خطا سی روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تہا اور کلی کرنی لگا تب اوسکی حلق مین بغیر قصد کئی ہوئی پانی گیا یا کسی نی اوسکو زبردستی افطار کروادیا یا حقنہ لیا یا ناک یا کان مین دوائی ڈالی یا سر کی زخم مین دوائی لگائی اور اوسکی دماغ مین دوا گئی یا شکم کی زخم مین دوا لگائی اور اوسکی پیٹ مین دوا گئی یا اوسی سنگ ریزہ نگلا یا پہر مٹہہ ر اپنی خواہش سی کی یعنی آپ سی ر دلایا یا سحر کہایا یا افطار کیا اس شبہہ سی کہ رات ہی ہوہ دن تہا یا سہو سی کچہہ کہایا اور شبہہ کیا کہ میرا روزہ افطار ہو گیا تب پہر قصداً کہایا یا عورت سوتی تہی اور اوسکی مردنی جماع کیا سوتی مین یا رمضان کی تمام مہینی مین نہ روزہ رکہنی کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک روزی کی نیت نہ کی تہا اور کچہہ کہایا تو ان سب صورتون مین فقط قضا کری اور اگر کہایا یا پیا یا جماع کیا اور اوسکو یاد نہ تہا کہ مین روزہ ہون یا سویا اور اوسکو احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کی اور انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ یا غیبت کی یا اوسپر قی غالب ہوئی اور اوسنی قی کی یا تہوڑی تہوڑی قی کی یا جنب تہا صبح ہو گئی اور غسل نہ کیا یا اپنی ذکر کی سوراخ مین تیل ڈالا یا اپنی کان مین

پانی ڈالا یا غبار یا دہوان یا مکہی اوسکی حلق مین داخل ہوئی توان سب صورتون مین
روزہ نہ گیا اور اگر منہہ برستا ہی یا برف پڑتی ہی اور اوسکی منہہ مین جاوی تو اوسکا
روزہ فاسد ہو دی اور اگر وطی کیا مردی یا چارپائی سی یا فرج کی سوا ای دوسری
بدن مین جسطرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مساس کیا توان سب صورتون مین
اگر انزال ہوا تو قضا کری اور اگر انزال نہ ہوا تو قضا نہ کری ایک شخص نی
گوشت کہایا جو اوسکی دانت مین چنی برابر رہا تہا تو فقط قضا کری اور وہ گوشت
اگر چنی سی کم رہا ہوگا تو قضا نہ کری مگر جسوقت کہ اوس گوشت کو منہہ سی نکال
کی ہاتہہ مین لیا تب کہایا اگرچہ چنی سی کم تہا مگر قضا کری فقط اور اگر کسی شخص نی
ایک تل نگلا تو اوسکا روزہ فاسد ہوا مگر جسوقت کہ اوس تل کو کوچی گا تو
اوسکی منہہ مین جہتیرا کی ناچیز ہو جاویگا اوسکا روزہ نہ فاسد ہوگا اور بہت سی
قی یعنی بہر منہہ قی آگی پہر جاوی یا وہ آپ سی پہیری تو روزہ فاسد ہوگا اور تہوڑی
سی قی سی دونو حالت مین فاسد نہ ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ نی کہا کہ قی کو آپ سی
پہیری اگرچہ تہوڑی ہو تو فاسد ہوگا اور قی کی پہر جانی سی اگرچہ بہت ہو فاسد نہ
ہوگا تو بہت سی قی کی آپ سی پہیرنی مین بالاتفاق فاسد ہوگا اور تہوڑی سی
قی کی پہر جانی سی بالاتفاق فاسد نہ ہوگا اور تہوڑی سی قی کو آپ سی پہیرنی مین ابو یوسف
کی نزدیک فاسد نہ ہوگا خلاف محمد رحمہ اللہ کی اور بہت سی قی کی پہر جانی سی ابو یوسف
کی نزدیک فاسد ہوگا امام محمد کی نزدیک نہین یہہ سب مسئلہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ
ایک صائم ریشم کا کام کرتا ہی اور اوسنی ریشم منہہ مین ڈالا اور سبزی یا زردی یا
سرخی رنگ کی نکلی اور تہوک مین ملی اور تہوک سبز یا زرد یا سرخ ہوگیا تب اوس
تہوک کو اوسنی نگلا اور اوسکو روزہ اپنا یاد ہی تو اوسکا روزہ فاسد ہوگا
یہہ کنز العبادین ہی

فصل تیسری روزی کی مکروہات کی بیان مین

مسئله مکروه هی روزه دار کی واسطی کسی چیز کا مزه چکهنا اور چبانا مگر لڑکی کی
واسطی جسوقت که ضرورت پڑی یعنی کوئی چیز اسطرح کی نه ملی که بغیر چبائی هوئی
لڑکی کو کهلا سکی اور مکروه هی بوسه لینا جسوقت که جماع سی بی دهشت نه
هووی مسئله اور سرمه دینا اور موچهه مین تیل لگانا اور مسواک کرنا اگرچه
ظهر کی بعد هووی مکروه نهین هی یهه شرح وقایه مین هی مسئله مسواک کرنا
تر هوئی خواه خشک ظهر کی قبل خواه بعد کچهه دهشت نهین هی یهه شرح اوراد
مین هی مسئله اگر کسی عورت کا مرد بدخو هووی که نمک کی زیادتی کی واسطی
لڑائی کری تو اوسوقت اگر نمک چکهی تو مکروه نه هووی یهه عمدة الاسلام مین
ظهیری سی لکها هی اور یهی مضمون شرح اوراد کا هی مسئله مکروه هی دو روزے
رکهنا اسطرح پر که اون دونو کی بیچ مین افطار نه کری اور مکروه هی صوم صمت
اور اوسکی یهه معنی هین که روزه رکهی اور بات نه کری چپ رهی اسواسطی که یهه
مجوس کا کام هی یهه مضمون شرح اوراد مین هی مسئله مکروه هی روزه دار
کو بغیر وضو کی کلی کرنا یهه شرح اوراد مین سراجیه سی لکها هی مسئله جو بڈها
ضعیف که کمزوری کی سبب روزه رکهنی سی عاجز هووی تو وه روزه نه رکهی
اور هر روز ایک مسکین کو کهانا دیوی عید فطر کی صدقه کی طرح اور عید الفطر کی
صدقی کا بیان آگی آویگا انشاء الله تعالی اور جب اوس بڈهی کو روزه رکهنی
کی طاقت هووی تب اوس روزی کی قضا ادا کری یهه شرح وقایه مین هی مسئله
اور عورت حامله اور عورت دوده پلانی والی جسوقت که اپنی جان یا بچی کی جان کا
خوف رکهی یا مریض هووی اپنی مرض کی زیادتی کا خوف کری یا مسافر هووی تو
یی چارون افطار کرین اور جب ان چارونکا عذر رفع هووی تب روزی کی قضا
ادا کرین بغیر صدقی کی یهه شرح وقایه مین هی مسئله اور جب مسافر کو روزه رکهنا

نقصان نہ کری تو اوسکو روزہ رکہنا مستحب ہی اور نقصان کری تو اوسکو
افطار کرنا واجب ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور جو شخص کہ سفر مین یا
مرض مین مرگیا تو اوسکی روزی کی بدلی مین صدقہ نہ دیا جاویگا اور اگر بیمار تہا
اور اچہا ہوا تب مرا یا مسافر تہا اور مقیم ہوا تب مرا تو اوسکی روزی کی بدلی
مین اوسکا ولی صدقہ دیوی اسطرح پر کہ اگر وہ شخص صحت اور اقامت کی بعد اوسکی
جتنی روزی فوت ہوئی تہی اوتنی روز جیکی مرا ہووی تو اوسکی سب روزی کی بدلی
صدقہ دیوی اور اگر اوتنی روز نہین جیا تو جتنی روز تندرست اور مقیم رہا اوتنی
ہی روزکی روزی کا صدقہ دیوی اوسکی صورت یہہ ہی کہ مثلاً ایک شخص کی دس روزی
سفر مین یا بیماری مین فوت ہوئی اور وہ شخص رمضان کی بعد دس روز مقیم یا تندرست
رہا تب مرا تو اوسکی دسون روزی کی بدلی صدقہ دیا جاویگا اور اگر رمضان کی بعد
پانچ روز مقیم یا پانچ روز تندرست رہا تب بعد اسکی مرا تو اوسکی پانچ ہی روزی کی بدلے
صدقہ دیا جاویگا اور صدقہ دینی کی واسطی یہہ شرط بہی ہی کہ وہ شخص مرتی وقت کسی
وصیت کر گیا ہووی کہ میری روزی کی بدلی صدقہ دینا اور اوسنی جسقدر مال چہوڑا ہی
اوسکی مال کی تیسری حصّی مین سی ادا کیا جاویگا یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ**
اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روزی کی صدقی کی برابر ہی یعنی ہر وقت کی نماز کی
بدلی ایک روزی کی صدقہ برابر صدقہ دیوی یعنی کوئی شخص مرگیا اور اوسکی نمازین فوت
ہوئی تہین تو اوسکی ولی اسقدر صدقہ دیوین اوسکی مال مین سی اور اسمین یہہ
شرط ہی کہ وصیت کر گیا ہووی مرتی وقت **مسئلہ** اور رمضان کی قضا
چاہی برابر لگتا تار ادا کری اور چاہی تہوڑا تہوڑا کر کی ادا کری اور اگر دوسرا
رمضان آجاوی تو اوسی رمضان کا روزہ رکہی تب بعد رمضان کی پہلی روزی کی
قضا کری بغیر صدقہ کی یعنی اوس کو صدقہ دینا نہو گا یہہ شرح وقایہ مین ہے

مسئلہ مگر مستحب ہی کہ برابر لگتا تار قضا ادا کری جسمین اوسکی گنہ ہی سی واجب جلدی ساقط ہو جاوی یہہ مضمون عمدۃ الاسلام کا ہی **مسئلہ** اور مردی کا ولی مردی کی روزی کی بدلی روزہ نہ رکہی اور اوسکی نماز کی بدلی نماز نہ پڑہی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور نفل کا روزہ جب کسی نی شروع کیا تب اوسپر اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہی اور اگر اوس روزی کو توڑی تو اوسپر قضا اوس روزی کی فرض ہووی مگر جسب ایام مین روزہ رکہنا منع ہی اگر اوس ایام مین نفل کا روزہ رکہی گا تو اوسکا تمام کرنا فرض نہ ہووی گا اسواسطی کہ اوس ایام مین روزہ رکہنا گناہ ہی پہر گناہ کرنا کسطرح فرض ہووی اور جس ایام مین روزہ رکہنا منع ہی وہ پانچ روز ہین ایک عید الفطر کی دن اور دوسری عید الضحی کی دن اور تین روز اوسکی بعد یعنی ذی الحجہ کی دسوین گیارہوین بارہوین تیرہوین **مسئلہ** اور نفل کا روزہ بغیر عذر نہ توڑی اور ضیافت کی عذر سی نفل کا روزہ توڑنا مباح ہی اور یہہ حکم ضیافت کرنیوالی اور ضیافت کہانیوالی دونو کی واسطی ہی یعنی نفل کا روزہ افطار کرنا ضیافت کی عذر سے دونو کی واسطی ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اگر رمضان مین دن کو ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اوس روز باقی روز نہ کچہہ کہاوی نہ پیوی رمضان کی بزرگی کی سبب سی اور اوس روز کی روزی کی قضا نہ ادا کری اگرچہ دوپہر کی پہلی بالغ ہوا تہا یا مسلمان ہوا تہا اور نیت روزی کی کی تہی اور بعد نیت کی کچہہ کہایا تب بہی نہ قضا کری اسواسطی کہ صبح کو اوسپر فرض نہ تہا اور اگر عورت حیض سی پاک ہوئی یا مسافر اپنی گہر آیا تو یہہ دونو باقی روز نہ کچہہ کہاوین نہ پیوین اور اوس روز کی روزی کی قضا ادا کرین یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** ایک مسافر نی افطار کی نیت کی بعد اسکی اپنی گہر آیا تب نفل روزی کی نیت کی اور نیت

کرنی کا وقت تہا یعنی دوپہر کی پہلی تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا
مہینا تہا تو اوسپر اوس روزی کا پورا کرنا واجب ہوگیا اور اگر اوسنی افطار
کیا تو کفارہ نہین ہی اور اسیطرحسی اگر مقیم نی رمضان مین دن کو سفر کیا تو
اوسپر بہی اوس روزی کا پورا کرنا واجب ہوگیا اور اگر اوسنی افطار کیا تو کفارہ
نہین ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** چہہ عذر ہین کہ روزہ دار کو افطار
کرنا مباح کردیتی ہین پہلی سفر اور دوسری وہ مرض جو روزی سی زیادہ ہووی یا
اوسکو ہلاک کری تیسری عورت کا حاملہ ہونا چوتہی دودہ پلانا مگر جب روزی سی
ان دونو عورتون کی جان کو یا اونکی لڑکی کو نقصان ہووی اور پانچوین بڑی شدت کی
پیاس جس سی ہلاک ہونی کا خوف ہووی اور چہٹی بڑی شدت کی بہوک جس سی ہلاک
ہونی کا خوف ہووی یہہ مسئلہ شرح اوراد سی لکہا **مسئلہ** جسوقت غازی
رمضان کی مہینی مین دشمن کی مقابل ہووی اور خوف کری کہ اوسکو روزہ کمزور
کردیوی گا تو اوسکی واسطی افطار کرنا افضل ہی اسواسطی کہ کمزوری کی سبب
جو خلل کہ دین مین ہوویگا یعنی وہ شخص کفارون کی قتل کرنی سی باز رہیگا تو اوس
خلل کا بدلہ بغیر اوسوقت کی نہ ہوسکیگا اور جو خلل کہ افطار کی سبب سی رمضان کی
روزی مین ہووی گا تو اوسکا بدلہ دوسری ایام مین ہوسکیگا تو اسیواسطی افطار
کرنا افضل ہوا یہہ شرح اوراد مین سی لکہا **فائدہ** غازی کہتی ہین اون مسلمانون کو
جو کفارونسی دین کیواسطی لڑائی کرتی ہین **مسئلہ** مستحب ہی روزہ رکہنا
ایام بیض مین اور ایام بیض کہتی ہین ہر مہینی کی تیرہوین چودہوین پندرہوین کو مگر ذی الحجہ
کی تیرہوین کو نہ رکہی یہہ شرح اوراد سی لکہا **فصل چوتہی اعتکاف**
کی بیان مین اعتکاف سنت موکدہ ہی اور اعتکاف کی معنی یہہ ہین کہ اعتکاف کی
نیت کرکی دیر تک رہنا روزہ دار کا مسجد مین جسمین جماعت ہوتی ہی اور بہت کم

مدت اوسکی ایک روز ہی تو پھر جو کوئی اعتکاف کری اور ایک روز تمام ہونی کی پہلی
چہوڑ دیوی تو اوسپر اوسکی قضا ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ اعتکاف
سنت موکدہ ہی اسواسطی کہ نبی علیہ السلام اعتکاف کرتی تہی رمضان کی اخیر عشرہ مین
یہہ مضمون شرح اوراد اور ہدایہ مین ہی مسئلہ محیط مین لکہا ہی کہ اعتکاف
دو قسم ہی پہلی قسم نفل اور نفل کی یہہ معنی کہ اعتکاف شروع کری اور اپنی اوپر
واجب نہ کری اور دوسرا واجب اور اوسکی یہہ معنی ہین کہ اپنی اوپر اعتکاف واجب
کری خلاصہ یہہ ہی کہ واجب وہ ہی کہ اعتکاف کی نذر کری مثلاً کہی کہ مین اللہ کے
واسطی اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک مہینی یا ایک برس اور نفل وہ ہی کہ مسجد مین
اعتکاف کی نیت سی داخل ہوئی اور اپنی اوپر واجب نہ کری اور یہی مضمون شرح
اوراد کا ہی مسئلہ اور معتکف مسجد مین سی باہر نہ نکلی مگر حاجت انسانی کے
واسطی جس طرح پیشاب یا حاضر وری یا جمعہ کی واسطی آفتاب ڈہلی نکلی اور جسکا مکان
جامع مسجد سی دور پڑی تو وہ ایسی وقت جاوی کہ جمعہ پاوی اور سنتین پڑہی جمعہ کی
پہلی چہہ رکعت دو تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت
سنت قبل جمعہ اور جمعہ کی بعد چہہ رکعت سنت پڑہی خواہ چار ہی رکعت مسئلہ
اور اسقدر سی زیادہ دیری کرنا معتکف کا جامع مسجد مین اعتکاف کو فاسد نہین کرتا ہی
یہہ شرح وقایہ مین ہی اور یہی ہدایہ مین ہی کہ اگر معتکف جامع مسجد مین جمعہ اور اوسکی
قبل کی بعد کی سنت پڑہنی سی زیادہ ٹہرا رہا تو اوسکا اعتکاف فاسد نہ ہوگا اسواسطی
کہ جامع مسجد بہی اعتکاف کی جگہہ ہی مگر یہہ مستحب نہین ہی سو اسطی کہ اوسنی ایک ہی
مسجد مین اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تہا سو دو مسجد مین بغیر ضرورت کی اعتکاف نہ
ادا کری مسئلہ اور اگر بغیر عذر کی مسجد مین سی ایک ساعت بہی باہر نکلی تو
اعتکاف باطل ہووی اور کہاوی اور پیوی اور خرید کری مسجد مین بغیر سودا حاضر

گئی ہوئی یعنی سودا لاکی بیچی اور معتکف کی سوا کوئی دوسرا یہہ کام نہ کری اور چپ نہ رہی
اعتکاف مین اور نہ نیک بات کی سوای کچہہ بولی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** مکروہ ہی
اعتکاف مین چپ رہنا اور مستحب ہی اللہ کا ذکر یہہ کنز العباد مین سراجیہ سی لکہا ہے
مسئلہ اور اعتکاف کو باطل کرتی ہی وطی اگرچہ رات کو ہوئی یا سہو سی اور معتکف کا
وطی کرنا غیر فرج مین اور بوسہ لینا اور عورت کا چہونا اگر وہ منزل ہووی تو اعتکاف کو
باطل کرتا ہی اور اگر منزل نہ ہووی تو اعتکاف باطل نہین ہوتا اگرچہ یہہ کام اعتکاف مین
حرام ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی اور یہی مضمون ہدایہ کا ہی **فائدہ** وطی کہتی ہین جماع کو
مسئلہ اور عورت کی واسطی اعتکاف اوسکی گہر مین کی مسجد مین ہی اور گہر مین کی
مسجد سی وہ مقام مراد ہی جو نماز کی واسطی مقرر ہی سو چاہی کہ اوس عورت کی واسطی اوس
مکان مین بڑا پردہ ہی اور اگر اعتکاف کری جماعت کی مسجد مین تب بہی درست ہی یہہ
کنز العباد مین کافی سی لکہا ہی **مسئلہ** عورت کو نہین لائق ہی کہ اپنی شوہر کی بغیر
اذن اعتکاف کری یہہ کنز العباد مین سراجیہ سی لکہا ہی اور جس شخص نی اپنی اوپر
اعتکاف کئی روز کا واجب کیا تو اون روزون کی رات مین بہی اسکو اعتکاف
کرنا واجب ہو گیا برابر لگتا تار اگرچہ اوسنی برابر لگتا تار اعتکاف کرنی کی
نیت نہین کی تہی یہہ مضمون شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہی **مسئلہ**
اور دو روز کی نیت کی تو دو نو روز کی رات بہی داخل ہو جاوی گی

فصل پانچوین صدقۂ فطر کی بیان مین

مسئلہ صدقۂ فطر کا گیہون یا اوسکی آٹی یا
اوسکی ستو سی یا سوکہی انگور سی آدہی صاع اور خرما یا جو یا اوسکی آٹی سی ایک
صاع اور وہ صاع جسمین آٹھہ رطل ماش یا مسور سما دی یہہ شرح وقایہ مین ہی
فائدہ اور اس صاع سی مراد صاع عراقی ہی اور صاع عراقی چار من کا ہی
اور من چالیس استار کا اور استار ساڑہی چار مثقال کا اور استار کی معنی سیر تو

اس جا

اس حساب سے مین ایک سو اسی مثقال کا ٹہرا یہہ شرح وقایہ مین ہی **فائدہ** اور
مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہی اور قیراط پانچ جو کا یہہ شرح وقایہ کی باب زکوۃ الاموال
مین ہی **فائدہ** صاع آٹہہ رطل کا ہی اور ہر رطل بیس کا اور ہر استار ساڑہی چہہ درم
شرعی کا تو اس حساب سے صاع ایک ہزار اور چالیس درم شرعی کا ٹہرا اور ایک درم
چودہ قیراط کا ہی اور ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب سے ایکدرم ستر جو کا ہی اور
گہونگچی کے حساب سے ایکدرم مین تیس گہونگچی کا ہی یہہ مضمون شرح اوراد کا ہی **فائدہ**
ایک صاع کا بہتر ہزار اور آٹہہ سے جو ہوا اور اسقدر جو کے چوبیس ہزار دو سو
چہیاسٹہہ رتی ہوئین دو جو اور پرا اور رتی ہوتی ہی تین جو کی اور اسقدر رتی کا
تین ہزار اور تین تیس ماشہ ہوا دو رتی اور دو جو اور پرا اور ماشہ ہوتا ہی آٹہہ
رتی کا اور اسقدر ماشہ کا دو سے باون تولی ہوا نو ماشہ اور دو رتی دو جو اور پرا
اور تولہ ہوتا ہی بارہ ماشہ کا اور اسقدر تولہ کا تین سیر ہوا اڑہائی چہٹانک تین ماشہ
دو رتی دو جو اور پرا یعنی ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولہ نو ماشی دو رتی دو جو
اور پرا اور یہہ حساب جونپوری سیر کا ہی اور جونپوری سیر چہیانوی روپی بنارسی کا ہی
اور بنارسی روپیہ دس ماشہ کا ہی اسیطرح سے اپنی شہر کی سیر کا حساب جو چاہی سو
تولی سے لگا لیوے اسواسطے ہمنی تولہ بہی لکہہ دیا ہی کیونکہ تولی سے سیر بنا لینا
آسان ہی اور تولہ سب شہر والی سمجہہ جاتی ہین **مسئلہ** اور صدقہ فطر کا واجب ہی
اوس شخص پر جو حر ہووی یعنی آزاد ہووی کسی کا غلام نہ ہووی اور مسلمان ہووی اور وہ شخص
مالک ہووی نصاب زکوۃ کا اور وہ نصاب زیادہ ہووی اوسکی رہنی کی گہر سی
اور اوسکی لباس سے اور اوسکی گہر کی اسباب سے اور اوسکی سواری کی گہوڑی سے
اور اوسکی ہتیار سی اور اوسکی غلام سی جو خدمت کیواسطی ہین اگرچہ اوس شخص کو
مال پر ہوئی ایک برس نہ گذرا ہووی بخلاف اوس نصاب کی جسمین زکوۃ دینا

واجب ہوتا ہی کیونکہ اوس نصاب مین شرط ہی کہ مال ملنی کی روزسی ایک برس گذری
تب زکوۃ دیوی اور صدقہ فطر دینی کیواسطی شرط نہین ہی اور ایسی شخص پر جسپر
صدقہ فطر کا واجب ہی صدقہ زکوۃ کا لینا حرام ہی یہہ مضمون ہدایہ اور شرح
وقایہ کا ہی **فائدہ** اور نصاب زکوۃ کہتی ہین سونی کی حساب سی بیس مثقال
سونی کو اور ایک مثقال سو جو کا اور چاندی کی حساب سی دوسو درم گز تو پھر
جو شخص اسقدر مال کا مالک ہووی تو اوسپر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا
واجب ہوتا ہی **مسئلہ** اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہی وہ ادا کری
اپنی جان کیواسطی اور اپنی چھوٹی لڑکی کی طرف سی اگر وہ لڑکا مالک نصاب کا
نہ ہوئی اور اپنی غلام لونڈی کی طرف سی جو خدمت کیواسطی ہین اگرچہ مدبر
ہوئی یا ام ولد ہوئی یا کافر ہوئی اور اپنی جورو کی طرف سی اور بڑی لڑکی کی
طرف سی صدقہ نہ دیوی اور اپنی چھوٹی لڑکی کی طرف سی جو مالک نصاب کا ہی
نہ دیوی بلکہ اوسکی مال مین سی دیوی اور مکاتب کی طرف سی اور اوس غلام کی
طرف سی جو سوداگری کی واسطی ہی نہ دیوی اور اوس غلام کی طرف سی جو
بھاگ گیا ہی نہ دیوی مگر جب وہ بھاگنی کی بعد پھر آیا ہووی تو اوسکی طرف سی
دیوی اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو شریک کی بیچ مین ہووین تو ان
غلامون کی طرف سی کسی شریک پر صدقہ واجب نہ ہووی اور صدقہ فطر کا
واجب ہوتا ہی عید الفطر کی صبح ہونی سی تو پھر جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا
ہوا عید الفطر کی صبح ہونی کی پہلی تو اوسکی واسطی واجب ہوتا ہے
اور صدقہ فطر کا واجب نہین ہوتا ہی اوسکی واسطی جو عید الفطر کی رات کو مرا
یعنی صبح ہونی کی پہلی چاندرات کو مرا یا مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کی
صبح ہونی کی بعد تو ان دونو پر صدقہ واجب نہین ہوتا ہی اور اگر صدقہ فطر کا

پہلی سی دیوی تو درست ہی اور مستحب ہی صدقہ فطر کا صبح ہونی کی بعد جلدی دینا
اور اگر تاخیر کری صدقہ دینی مین تو اوسکی گندہی سی صدقہ ساقط نہ ہووی بغیر دئی
ہوئی مسئلہ اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودہ پلانی
والی روزہ رمضان کا افطار کری تو ان سبہون کی گندہی سی صدقہ فطر کا ساقط
نہ ہووی یہہ عمدۃ الاسلام مین ہی مسئلہ عمدۃ الاسلام مین سراجی سی لکہا ہی کہ
صدقہ فطر کا دینی مین تین چیز کا فائدہ ہی ایک تو قبول ہونا روزی کا اور دوسری
نجات پانا موت کی وقت جان کندنی کی ایذا سی اور تیسری لی دہشت ہونا قبر کی
عذاب سی **فصل چہٹی قربانی کی بیان مین** **مسئلہ** ایک
بکری قربانی کرنا ایک ہی آدمی سی درست ہی اور ایک گای اور ایک اونٹ
ایک آدمی سی بہی درست ہی اور اگر سات آدمی تک شریک ہوکر ایک گای
یا ایک اونٹ قربانی کرین تب بہی درست ہی مگر جب کہ ساتون آدمی برابر ساتوان
ساتوان حصہ قیمت کا دیوین اور اگر ساتون شریک مین سی ایک بہی ساتوین حصہ سی
کم قیمت دیوی گا تو کسی کی قربانی نہ درست ہوگی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ**
اور قربانی اونٹ اور گای اور بکری اور بہینس سی درست ہی یہہ قدوری مین ہی **فائدہ**
دنبہ اور بہیڑ بکری کی جنس مین داخل ہی اور بہینس گای کے جنس مین داخل ہی **مسئلہ**
اور قربانی کا گوشت شریک لوگ تول کر تقسیم کرین اٹکل سی نہین مگر جب گوشت کی
ساتہہ پایہ اور چمڑا بہی ملا کی تقسیم کرین تو درست ہی اس طرح پر کہ ہر ایک کی حصی مین
کچہہ گوشت اور کچہہ چمڑا ملکر ہووی اور خواہ ایک حصہ مین گوشت اور پایہ
ہووی اور دوسری حصہ مین گوشت اور چمڑا ہووی یہہ شرح وقایہ مین ہے
مسئلہ اور اگر ایک شخص نی قربانی کی واسطی ایک گای خریدی اور خریدنی
کی بعد چہہ آدمی اور بہی شریک ہوگئی تو درست ہی اور یہہ شریک ہونا خریدنی کی

پہلی مستحب ہی کیونکہ خریدنی کی بعد شریک ہونا مکروہ ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ**
اور قربانی واجب نہین ہی مگر اوسی پر جسپر صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ
فطر کی واجب ہونی کا بیان اوپر گذر چکا اور قربانی جو واجب ہی سو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی فرمانی سی کہ آپ نی فرمایا **مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ**
مُصَلَّانَا تک اسکی یہہ معنی کہ جو شخص کہ مقدور والا ہووی اور قربانی نکری تو وہ
ہماری مسجد مین نہ آوی اور قربانی اپنی ہی جان کی بدلی کری اپنی چہوٹی لڑکی کی طرف سی
نہین بلکہ لڑکی کی طرف سی لڑکی کی مال سی اوسکا باپ یا اوسکا وصی قربانی کری اور لڑکا آپ ہی گوشت
کہاوی اور جو اوسکی کہانی سی باقی رہی تو اوس گوشت کو اون چیزون سی کہ اون چیز سی لڑکا
فائدہ پاوی مثلاً لباس یا موزہ بدلی یہہ شرح وقایہ مین ہی **فائدہ** اور وصی کے
یہہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکی کی باپ مرگئی اور کسی شخص کو وہ لڑکا سونپ گئی تو جسکو
لڑکا سونپا ہی وہی شخص وصی ہی **مسئلہ** اور قربانی کا اول وقت عید اضحی کی
نماز کی بعد ہی اگر شہر مین قربانی کری اور اگر شہر کی سوای دوسری مکان مین قربانی
کری تو نحر کی روز کی صبح ہونی کی بعد اور نحر کا روز ذی الحجہ کی دسوین تاریخ کو
کہتی ہین اور قربانی کا آخر وقت ذی الحجہ کی بارہوین تاریخ تک ہی آفتاب ڈوبنی کی
تہوڑا سا پہلی تک اور جو شخص کہ قربانی کی اول ایام مین صاحب مال تہا اور آخر
ایام مین فقیر ہوگیا تو اوسپر قربانی نہ واجب ہووی گی اور اگر پیدا ہوا ایام کی
شکم سی قربانی کی آخر روز مین تو اوسپر قربانی واجب ہووی گی اور اگر قربانی کی
آخر روز مین مرگیا تو اوسپر قربانی نہ واجب ہووی گی یہہ شرح وقایہ کا مضمون ہی
مسئلہ شرح وقایہ مین ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا رات کی وقت اور یہی مضمون
کنز العباد مین ہدایہ سی لکہا ہی کہ رات کو ذبح کرنا درست ہی مگر مکروہ ہی اسواسطی
کہ شبہہ ہی کہ اندہیری رات مین ذبح کرنی مین غلطی ہووی **مسئلہ**

اور اگر

اور اگر قربانی ترک کی اور اوسکا ایام گذر گیا تو جس شخص نی نذر کی ہووی کہ مین قربانی کرونگا یا فقیر ہووی اور قربانی کی واسطی جانور خرید کیا ہووی اس صورت مین ایہہ دونو زندہ جانور صدقہ کرین اور اگر صاحب مال ہووی تو قیمت جانور کی صدقہ کری جانور خرید کیا ہووی یا نہین اسواسطی کہ اوسکی اوپر قربانی واجب ہی خرید کری خواہ نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور درست ہی چھہ مہینی کا دنبہ قربانی کرنا اور چھہ مہینی سی کم کا دنبہ درست نہین اور اونٹ پانچ برس سی کم کا درست نہین اور گای دو برس یا زیادہ کی اور دو برس سی کم کی درست نہین اور بکری ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سی کم کی درست نہین اور اگر قربانی کا جانور منڈا ہووی یعنی بی سینگہہ کا یا بدہیا ہووی یا دیوانہ ہووی تو قربانی کرنا درست ہای اور اگر اندہا ہووی یا کانا ہووی یا بہت لاغر ہووی یعنی اسقدر لاغر ہووی کہ اوسکی ہڈیون مین مغز نہ ہووی یا لنگڑا ہووی اسقدر کہ قربانی کرنی کی جگہہ تک نہ جاسکی تو ان سب جانورون کو قربانی کرنا نہین درست ہی اور لاغر کی معنی بلا یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور جس جانور کا ایک ہاتھہ یا ایک پانو کٹا ہووی یا اوسکا کان تیسری حصہ سی زیادہ کٹا ہووی یا اوسکی دم تیسری حصہ سی زیادہ کٹی ہووی یا اوسکی آنکھہ تیسری حصہ سی زیادہ گئی ہووی یا اوسکا چوتڑ تیسری حصہ سی زیادہ کٹا ہووے تو ان سب جانورون کو قربانی کرنا درست نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور قربانی کرنی والا قربانی کی گوشت مین سی آپ کہاوی اور غنی اور فقیر کو کہلاوے اور جمع کر رکہی یہہ قدوری اور ہدایہ کا مضمون ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** تو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے تو اوسکو لینا درست ہی **مسئلہ** اور مستحب ہی تصدق کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور عیالدار کو صدقہ نہ کرنا اسواسطی کہ لڑکی بالی فراغت سی کہاوین اور ذبح کرنا اپنی

ہاتھہ سی اگر بخوبی ذبح کرنی سکی اور اگر بخوبی ذبح نہ کرسکی تو دوسری کو حکم کری یہہ مضمون شرح
وقایہ کا ہی **مسئلہ** اور قبلہ کیطرف اوس جانور کا منہہ کر دیوی اور ذبح کیوقت کہی
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَاِلَیْکَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ
مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور فلان بن فلان کی جگہہ پر قربانی کرنی والی او
اوسکی باپ کا نام لیا جاوی مثلاً اسطرح پر کہی اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدٍ
اور ذبح کرکی چہوڑ دیوی جب سرد ہوئی تب اوسکی کہال کہینچی اور گوشت بناوی یہہ مضمون
کنز العباد کا ہی

فصل ساتوین عقیقہ کی بیان مین

مسئلہ شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ عقیقہ کا یہہ حق ہی کہ بیٹا پیدا ہووی
تو دو بکری اور بیٹی پیدا ہووی تو ایک بکری ذبح کری اور نبی علیہ السلام نی اپنی طرف سی
عقیقہ کیا ہی نبی ہونی کی بعد اور عقیقہ کی ذبح کرتی وقت کہی اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ
اِبْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ
وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِابْنِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اور فلان کی جگہہ پر اوس لڑکی کا نام لیوی اور عقیقہ کی ہڈی نہ توڑی یعنی اوسکو
پکاوی پورا پورا عضو اور دائی کو ایک ران دیوی اور اوسکو تصدق کری اور یہہ عقیقہ
پیدا ہونی کی ساتوین روز یا چودہوین روز یا اکیسوین روز کری اور لڑکی کا سر مونڈاوی
اور اوسکی بال کی وزن برابر چاندی تصدق کری **مسئلہ** اور جو شرط اور احکام کہ
قربانی کی جانور مین ہی وہی عقیقہ مین ہی اور لڑکی کی داہنی کان مین اذان اور بائین مین
اقامت کہی جاوی اور ذرا سا خرما یا دوسری میٹہی چیز منہہ سی کچل کی اوسکی تالوین لگا
دیوی یہہ شرح مشکوۃ مین ہی **مسئلہ** کنز العباد مین لکہا ہی کہ بیٹا پیدا ہووی
تو دو بکری اور لڑکی ہووی تو ایک بکری کری اور اگر بیٹا پیدا ہونی مین ایک ہی بکری کری

توبہی

تو کچہہ دہشت نہین **مسئلہ** مستحب ہی کہ جب لڑکا بولنی لگی تب پہلی لا الٰہ الا اللہ
اوسکو سکہلاوی اسواسطی کہ اوسکی پہلی بات کلمہ ہووی واللہ اعلم بالصواب

اس فقیر گنہگار نی اس کتاب کو تصنیف کرنی کی کئی برس بعد حج کی سفر سی پہیرے
ہوئی سن بارہ سو تین تالیس ہجری مین چہپوایا تہا سو اب بعضی مقام پر مضمون
صاف ہونی کی لئی کچہہ لفظین زیادہ کم کین اور دو چار مسئلی ضروری جو چہوٹ
گئی تہی سو اونکو اونکی مقام پر داخل کیا اب جسکی پاس یہہ کتاب ہووی وہ اسکی
موافق اپنی کتاب کو درست کری یا رب العالمین جو اس کتاب مین سہو خطا
ہوئی ہو اوسکو بخش دی اور اس کتاب کی پڑہنی والون کو اپنا مقبول کر
اور اونکی گناہون کو بخش اور اونکی ذہن کو کہول دی اور اونکو مسئلہ دان کر اور اونکا
دونو جہان مین بہلا کر اور اوپر اور سب مومن مردون اور عورتون پر رحمت کر آمین رب العالمین

خاتمة الطبعة

بیحد شکر و سپاس جناب احدیت اور نعت و ثنا مالک ملک رسالت اور منقبت و مدح
آل و اصحاب سراپا خیر و رشادت کی اوپر لوگون انصاف دوست کی چہپا رہی
کہ کتاب مفتاح الجنت کو مولوی کرامت علی صاحب جونپوری نی کہ مصنف اسکی
ہین شہر کلکتہ مین اول دفعہ سن بارہ سی تین تالیس (۱۲۴۳) ہجری مین اور دوسری بار سن
بارہ سی باون (۱۲۵۲) ہجری مین چہپوایا تہا اور حاجی عبد القادر صاحب نی بعد اسکی پہر
اسکو اسی شہر مین چہپوایا سن بارہ سی ستاون (۱۲۵۷) ہجری مین سو اس بندہ گنہ گار
امیدوار مغفرت پروردگار محمد مصطفی خان بیٹی حاجی محمد روشن خان مرحوم نی اون
تینون نسخون کو مع چوتہی نسخہ چہپوائی ہوئی محمد فیض اللہ صاحب کی سن بارہ سی
اڑتالیس (۱۲۴۸) ہجری مین لیا تہہ کمال جد و جہد کی ایک جگہہ سی جمع کر اور اول سی آخر تک

ہر ایک کو بنظر تدقیق دیکھہ اور مفرد اور جمع اور تذکیر اور تانیث موافق
اردوی معلی کی درست کر واسطی خیر خواہی بہائیون مسلمانون کے بیچ بیت السلطنت
لکھنؤ کی محلہ محمود نگر مین پیچہے اکبری دروازہ کی مطبع اپنی مین کہ ساتہہ مصطفائی کی مشہور ہی
پچیسوین مہینی جمادی الآخری سن (١٢٦٠) بارہ سی ساٹہہ ہجری مین چہپوایا اب جو شخص اون
چارون کو اکہٹا کر سیر اسکی کری وی سبب بخوب ترین وجہ روشن ہو جای کہ یہہ نسخہ
صحت و متانت و موافقت روزمرہ مین فی الحقیقت لاجواب ہی ور دوسرا ہونا دشوار ہی

الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً